ماہنامہ
لاہور
نعت
الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ
طرحی نعتیں
اپریل 2011

باقاعدہ اشاعت کے 24 ویں سال کا پہلا شمارہ

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 24 اپریل 2011 شمارہ 4,5

طرحی نعتیں (۲۴واں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشرز: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

پوسٹ کوڈ: 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

(۲۴واں حصہ)

مرتبہ:

راجا رشید محمود

زیرِ نظر شمارہ اپریل مئی کا مشترکہ شمارہ ہے:

جون کا شمارہ "طرحی نعتیں (۲۵واں حصہ)" ہوگا۔

بعد میں "لقائے نعت" (مدیرِ اعلیٰ کا ۵۵واں مجموعۂ نعت) چھپے گا۔

اکتوبر ۲۰۰۹ (آٹھویں سال کا دسواں)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

چوپال، ناصر باغ، لاہور

۳۔اکتوبر ۲۰۰۹۔نمازِ مغرب کے بعد

....

صاحبِ صدارت: محمد یونس حسرت امرتسری

مہمانِ خصوصی: محمد یوسف ورک قادری

مہمانِ اعزاز: سید ہمایوں رشید

قاریِ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری (امیر تبلیغِ اسلامی)

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

چیئرمین "سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل"

جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن"، رجسٹرڈ

معتمدِ عمومی "انجمن خادمانِ اُردو"

....

مصرعِ طرح:

"ہاں ایک کرن، نیّرِ تابانِ رسالت"

شاعر:

خواجہ امیر احمد صبا اکبر آبادی

(وفات: ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۱)

۳۔اکتوبر ۲۰۰۹ کا طرحی مشاعرہ

''ہاں، ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت''

صبا اکبرآبادی صفحہ ۵

حمدِ ربِّ ارحم جل شانہ العظیم

نعتِ رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

غیر مردّف نعتیں

''تابان، دامان، فیضان'' قوافی۔ ''رسالت'' ردیف

''کرن، حسن، لگن'' قوافی۔ ''نیرِ تابانِ رسالت'' ردیف

گرہ بند نعت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو تیرگی دل پہ بھی احسانِ رسالت
ہاں، ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت

قرآن تو الہامِ خداوند ہے لیکن
ہر لفظ ترے لب کا ہے قرآنِ رسالت

تسلیم کہ ہر ایک نبی پھول تھا لیکن
تم آئے تو مہکا ہے گُلستانِ رسالت

ناکام رہی کُفر کی ہر کوششِ باطل
دراصل خدا خود تھا نگہبانِ رسالت

قائم عمل و صدق و رسالت ترے دم سے
اے جانِ عمل، جانِ صفا، جانِ رسالت

کافر ہے جو انکار کرے حکمِ نبی (ﷺ) سے
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ رسالت

ہے فرش سے تا عرش محمد (ﷺ) کی حکومت
کیا ہے جو نہیں تابع فرمانِ رسالت

صدیقؓ ہوں فاروقؓ ہوں عثمانؓ و علیؓ ہوں
اُمت کے ہیں آقا یہ غلامانِ رسالت

خورشیدِ قیامت کا صبا ڈر نہیں ہم کو
چھپ جائیں گے ہم تو پسِ دامانِ رسالت

خواجہ امیر احمد صبا اکبرآبادی

حمدِ ربِ ارحم جل شانہ العظیم

مخلوق پہ ہر آن ہے اللہ کی رحمت
احسان ہے اللہ کا سرکار (ﷺ) کی بعثت

دُنیا سے مٹانی تھی خُدا کو جو ضلالت
بطحا میں ہُوئی نُورِ مجسّم (ﷺ) کی ولادت

"اقرأ" کا دیا تاج' یہ فرمایا خُدا نے
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت"

اللہ کا انعام ملا ارضِ عرب کو
جلوے سے نبی (ﷺ) کے ہوئی کافُور ہے ظُلمت

نعمت ہے یہ اللہ کی' قُرآں جو ملا ہے
انساں کے لیے اس میں ہے تنویرِ ہدایت

رزّاق ہے' دیتا ہے وہی رزق سبھی کو
ہے عام ہر اک کے لیے خُمِ خانۂ نعمت

آنکھیں تو ذرا کھول' نظر آئے گی تُجھ کو
ہے انفس و آفاق میں اللہ کی قدرت

آکاش سے دھرتی کو ہے گھیرا مِرے رب نے
تاروں کی رِدا دے کے اسے بخش دی زینت

جنّت کا دیا گوشہ مدینے کی زمیں کو
اے پھولؔ! چلو طیبہ میں اور دیکھ لو جنّت

تنویر پھولؔ (نیویارک)

یا رب! تری ہر شخص پہ لازم ہے عبادت
جُز اس کے' عمل جو ہے' سراسر ہے وہ غفلت

ہے شرم و حیا تیری' نہ ہے خوف و خشیّت
مولا! مِرے دل سے بھی ہو یہ دُور شقاوت

کافر ہو کہ مشرک ہو کہ ملحد ہو کہ زندیق
ان سب پہ بھی فرماتا ہے تو رحمت و رافت

اک پتّا جو ہلتا ہے جہاں بھر میں کہیں بھی
ہلتا ہے یقیناً ترے با اذن و اجازت

جتنے ہیں جمادات و نباتات و بہائم
تسبیح تری کرنا ہی ان کی ہے عبادت

ایماں ہے یہی میرا کہ صورت سے ہے تُو پاک
ہر شے سے تو ظاہر ہے مگر تیری ہی صورت

صد شکر خدایا! جو ہمیں بخشی ہے تُو نے
سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی غلامی کی سعادت

دنیا میں بھی' برزخ میں بھی' عُقبیٰ میں بھی مولا!
ہم سب کو ہے درکار تری رحمت و رافت

منظور دعا ہو یہ ربیعہؓ کے تصدُّق
جنّت میں عطا کر ہمیں آقا (ﷺ) کی رفاقت

یا ربِّ علا! تجھ سے یہی میری دعا ہے
روشن ہو مِرا دل بھی پئے ماہِ رسالت

اللہ! بچا ذلّت و رسوائی سے مجھ کو
بخشے تُجھی عزّت ہے' تُجھی دیتا ہے ذلّت

عاجزؔ کو بھی محبوب (ﷺ) کے صدقے میں عطا کر
اے مالک و مختار! تُو پروانۂ جنّت

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

سر تا بہ قدم دینِ پیمبر (ﷺ) نے محبّت
یہ دین ہے آمیختۂ امن و اُخُوّت

ہے شیوۂ مردانِ خدا درگزر و عفو
ہے بندوں کے اوصاف میں ایثار و مروّت

محتاج اُسی کے سبھی زردار و گدا ہیں
وہ چاہے تو ہو جائے گدا صاحبِ ثروت

غفّار کی غفّاری بھی ویسے ہی ہے جیسے
اُس قادِر و قہّار کی قہّاری و قدرت

لہرانے لگا کعبہ میں توحید کا پرچم
ہونے لگی واں ربِّ حقیقی کی عبادت

وہ ذاتِ کریمانہ کہ جوّاد ہے نیّر
بے مثل ہے اُس ذات کا ہر رنگِ سخاوت

ضیا نیّرؔ (لاہور)

جو شخص ہُوا غوطہ زنِ بحرِ عقیدت
اللہ نے کی اس کو عطا دانش و حکمت

کچھ شبہہ نہیں، قدرتِ قادِر کی بدولت
گہرائی ہے دریاؤں کی، کُہساروں کی رفعت

پتّا بھی نہیں ہلتا بغیر اذنِ خدا کے
ہر چیز پہ اللہ کا ہے قبضۂ قدرت

گر تیری تمنّا ہے کہ رب تک ہو رسائی
درکار ہے اس کے لیے آقا (ﷺ) کی وساطت

کشکولِ دعا میرا، بھرا دیکھ لے دنیا
اللہ عطا کر دے جو خیراتِ اجابت

در رب کی عنایات و عطایا کا کُھلا ہے
اور چہرۂ کعبہ پہ عبارت ہے سخاوت

آیات ہیں اللہ کی، نفسوں میں ہمارے
پائی ہے لطافت تو ہوئی دور کثافت

ہے ظاہر و باطن کا وہی جاننے والا
خالق ہی سے ہے نورفزا دیدۂ فطرت

پا سکتا کوئی کیسے بِلم ذاتِ خدا کو
بیکار ہے اِس باب میں سب فہم و فراست

جب ہم کو وجود اس کے کرم ہی سے ملا ہے
تو حشر میں بھی لطفِ خدا کی ہے ضرورت

اللہ کے محبوب (ﷺ) کی کملی کا ہے سایہ
کیا خوف، بڑھے جتنی قیامت کی تمازت

رب چاہے تو اک دم میں مسلمان کے عنقا
ہوں رنج و غم و کُلفت و اندوہ و صُعُوبت

انسان ہو تم، اشرفِ مخلوق ہوئے ہو
تسبیحِ الٰہی میں نہ کرنا کبھی غفلت

الفاظ و معانی کا ہے خالق تو خدا ہے
محمودؔ کے اشعار بھی ہیں اس کی عنایت

راجا رشید محمود

نعتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

سرکار (ﷺ) کی توصیف ہے اللہ کی سُنّت
قرآن میں کرتا ہے خُدا شاہ (ﷺ) کی مدحت

دیکھا ہے کوئی اُن (ﷺ) کے سوا چشمِ فلک نے؟
بدلے میں جو پتھر کے، لُٹائے گُلِ رحمت

جو پھینکتی کُوڑا تھی شہِ دیں (ﷺ) کے بدن پر
بیمار پڑی، آپ (ﷺ) نے کی اُس کی عیادت

دَر آئی ہیں تاریکیاں اُمّت کے دلوں میں
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

دَر سُورۂ توبہ یہ کہا رب نے ہے، اُن (ﷺ) کی
بے مثل ہے مومن کے لیے رحمت و رافت

مُوسیٰؑ کا غضب دیکھ لو اور نُوحؑ کا غُصّہ
آقا (ﷺ) کا مگر کام ہے غم خواریٔ اُمّت

جنّت سے بہت دُور، بہت دُور رہے گا
جس دل میں نہیں سرورِ کونین (ﷺ) کی اُلفت

وہ (ﷺ) نُورِ مُبیں، نُورِ مُبیں، نُورِ مُبیں ہیں
تنویرِ نبی (ﷺ) سے ہے مِٹی دہر کی ظلمت

اے پھولؔ! یہ فیضان ہے طیبہ کے چمن کا
آتی ہے تری نعت کے اشعار سے نکہت

تنویر پھولؔ

ملتی ہی نہیں دیکھ کے روضے کو طراوت
ہوتی ہے فزوں بلکہ ان آنکھوں کی بصارت

سرکارؐ! عطا کیجیے پھر مجھ کو اجازت
آ جاؤں میں دربار میں پھر بہرِ زیارت

اس شخص سے ہے جنگ کا اعلان خدا کا
جس شخص کی محبوبِ خدا (ﷺ) سے ہے عداوت

ارشادِ نبی (ﷺ) پر جو ربیعہؓ نے تھی مانگی
سرکار (ﷺ) نے بخشی انھیں جنّت کی بشارت

جو بات بھی فرمائی شہِ دیں (ﷺ) نے کسی سے
دشمن نے بھی دی اُس کی صداقت کی شہادت

ہر ایک یتیم آپ کی آنکھوں کا ہے تارا
کرتے رہے یُوں آپ سدا ان کی کفالت

سرکار (ﷺ) کے روضے پہ جو مانگو گے دعائیں
کر دیں گے عطا تم کو وہ گُلہائے اجابت

محسوس ہوئی، گنبدِ سرسبز جو دیکھا
فرقت میں سُلگتی ہوئی آنکھوں میں طراوت

ہو جائے سکُوں یاب مِرا قلبِ تپیدہ
پھر جا کے جو روضے کی ذکیؔ! کر لُوں زیارت

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

چھائی ہے بہ ہر سمت مِرے، کفر کی ظلمت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

یہ گنبدِ اُخضر کے ہے دیدار کا اعجاز
آنکھوں کی بجھی پیاس، ملی اِن کو طراوت

اُس شخص کی نسبت، نہ تعلق ہے نبی (ﷺ) سے
جو شخص بھی ہوتا نہیں پابندِ شریعت

روضے پہ پہنچ کر ہی بہلتا ہے مِرا دل
رکھتا ہے یہ روضے سے کچھ ایسی ہی محبت

ٹپکے گا مدینے میں ندامت سے جو آنسو
کام آئے گا محشر میں وہی اشکِ ندامت

دیدارِ مدینہ کو ترستی ہیں یہ آنکھیں
سرکارؐ! عطا کیجیے پھر اِس کو اجازت

تا زیست میں لکھتا رہوں سرکار (ﷺ) کی نعتیں
رکھتا ہوں میں یا رب! یہ دلِ زار میں حسرت

دنیا کا اُسے خوف، نہ محشر کا اُسے غم
اپنائی ذکیؔ! جس نے بھی سرکار (ﷺ) کی سیرت

ہو جائے سیہ خانۂ دل میرا بھی روشن
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

اشکوں میں درخشاں ہے تری دید کی حسرت
سینے میں مچلتی ہے تمنائے زیارت

جُز رب کے نہ جانے کوئی آقا (ﷺ) کی حقیقت
جُز ربّ کے عیاں کس پہ محمد (ﷺ) کی فضیلت

اے ابرِ کرم چھینٹا کوئی کشتِ طلب پر
زحمت کی فضاؤں میں ہے رحمت کی ضرورت

وُہ سیّدِ کونین ہیں، وُہ رہبرِ عالم
دیتی ہے خراج اُن کو زمانے کی قیادت

بعد اُن کے نبی کوئی ہو پیدا، نہیں ممکن
اللہ نے سرکار (ﷺ) پہ کی ختم نبوّت

گمراہ کریں گے مجھے کیا کفر کے سائے
لکھے ہیں مِرے قلب پہ قرآن و شریعت

بس ایک نظر ہجر کے بیمار پہ آقاؐ!
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

بھٹکوں نہ کبھی درد کے تاریک سفر میں
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

دیکھا درِ آقا (ﷺ) پہ تصوّر میں جو خود کو
آنکھوں سے چھلک اُٹھا ہے احساسِ ندامت

کیوں کر نہ بشیرؔ اُن کی کرے مدح سرائی
حاصل ہے سرِ حشر اسے اُن کی شفاعت

بشیر رحمانی (لاہور)

رکھتا ہے جو محبوبِ الٰہی (ﷺ) سے ارادت
اللہ کی اُس شخص پہ ہوتی ہے عنایت

اللہ نے کی شانِ نبی (ﷺ) یوں بھی نمایاں
ان کی جو اطاعت کو کہا اپنی اطاعت

گر چھوڑ کے سُنّت کوئی اپناتا ہے فیشن
یہ اس کی حماقت ہے، حماقت ہے، حماقت

آدمؑ ہو براہیمؑ ہو موسیٰؑ ہو کہ عیسیٰؑ
محبوبِ خدا (ﷺ) کرتے ہیں ان سب کی قیادت

ہے چہرۂ سرکار (ﷺ) تو قرآن کا مصداق
کیا خوب صحابہؓ نے ہے کی اس کی تلاوت

ہے ایک ہی قانون، وہ حاکم ہو کہ محکوم
سرکار (ﷺ) نے ایسی ہمیں بخشی ہے عدالت

وہ دشمنوں میں رہ کے بھی کرتے رہے تبلیغ
کیا خوب تھی محبوبِ الٰہی (ﷺ) کی شہادت

مردود ہے، ملعون ہے، ناری ہے وہ بدبخت
جس شخص کے دل میں ہے پیمبر (ﷺ) سے عداوت

جو آپ کو بخشی گئیں وَالَّیل کی زلفیں
ہوں سایہ فگن ہم پہ وہی روزِ قیامت

مجھ عاصی و مجرم کے سیہ دل پہ خدارا
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

چھایا ہے مرے دل پہ گناہوں کا اندھیرا
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

جب ذکرِ نبی (ﷺ) ذکرِ خدا ٹھہرا ہے عاجزؔ
کیونکر نہ ہو پھر ذکرِ نبی (ﷺ) اعلیٰ عبادت

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

میں کرنے لگا سیّدِ ابرار (ﷺ) کی مدحت
اور ہونے لگا میرا قلم غرقِ عقیدت

ہو رحمتِ خواجہ (ﷺ) کی بیاں کس طرح وسعت
بے پایاں کرم آپ (ﷺ) کا ہے اور عنایت

تہذیب و تمدّن سے منوّر ہوئے آفاق
اور دیکھتے ہی دُور ہوا دورِ جہالت

کافور ہوئیں ظلمتیں عالم کی یکایک
فاراں پہ ہویدا جو ہوا نورِ نبوّت

دے نور کی خیرات شہا! ظلمتِ شب میں
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

سکھلائے فقیروں کو جو شاہی کے قرینے
شرمندہ کرے شاہوں کو وہ فقر کی دولت

سب فلسفے باطل ہیں کہ ہے آپ (ﷺ) کا فرمان
فرمودۂ حق، مظہر و عکّاسِ حقیقت

صادِق اور امیں ہونے کی، بعثت سے بھی پہلے
خوشبو کی طرح پھیل گئی آپ (ﷺ) کی شہرت

لاریب خدا تک ہمیں پہنچاتی ہے نیّر
وہ ذات کہ ہے منبعِ عرفان و صداقت

ضیا نیّر (لاہور)

کیا کوئی بیاں کر سکے آقا (ﷺ) کی فضیلت
اللہ نے بخشا اُنھیں طُغرائے شفاعت

ہے حشر میں بھی بخششِ اُمت کی ضمانت
دیکھے تو کوئی حیطۂ فیضانِ رسالت

کیا جان سکیں بندے تو معراج کی بابت
"مَا زَاغ" بصارت تھی تو "اَوْ اَدْنٰی" تھی قربت

پہنچو تو مدینے میں لیے وفرِ عقیدت
پاؤ گے وہاں ایک عجب کیفِ لطافت

محمودؔ جو یہ وردِ درود اپنی ہے عادت
یہ جانِ عبادت ہے، یہ ہے مغزِ عبادت

تم ڈھونڈنے نکلے ہو جو سرکار (ﷺ) کی سُنّت
ہے سادگی و عجز تو ہے صبر و قناعت

ظلماتِ معاصی میں نہیں باقی بصارت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

از روزِ ازل تا بہ ابد، کوئی نہیں ہے
آقا (ﷺ) کے سوا واقفِ اسرارِ حقیقت

مدّاحِ رحمان جو سرکار (ﷺ) نے کی ہے
ممدوحِ خداوندِ تعالیٰ بھی ہیں حضرتؐ

دو ٹوک یہی فقرۂ قرآنِ مبیں ہے
اللہ کی طاعت ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت

ہار آ نہیں سکتی کسی میداں میں بھی تم کو
ہو پُشت پہ آقا (ﷺ) کا اگر دستِ حمایت

اذن اس کا کہیں لوگ جو سرکار (ﷺ) سے مانگیں
طے ہو گی نہ کیوں شہرِ پیمبر (ﷺ) کی مسافت

ہو جائے جو تُو قبۂ سرکار (ﷺ) پہ حاضر
آنکھوں سے چھلک جائیں ترے اشکِ ندامت

ہم اور کوئی خلد کہاں ڈھونڈنے جائیں
آقا (ﷺ) کے سرھانے تو ہے اک گوشۂ جنّت

اپنی تو گزرتی ہے وہاں امن و سکوں سے
طیبہ میں بہت پائے ہیں شمشادِ مروّت

خالق نے مُبَشّر جنھیں بھیجا ہے بنا کے
سب پہلے نبیؑ دیتے رہے ان کی بشارت

تکوینِ دو عالم کا جو باعث ہیں پیمبرؐ
انسان کی ہستی بھی ہے اعجازِ رسالت

آسان ہے جانا تو وہاں فضلِ خدا سے
مشکل ہے مگر طیبۂ سرکار (ﷺ) سے رَجعت

مومن جو کریں قولِ پیمبر (ﷺ) سے تمسّک
تو ان کی عزیمت سے ہے کافر کی ہزیمت

قائم بھی تھی، قائم بھی ہے، تا حشر رہے گی
شیخینؓ کی سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) سے سنگت

مَیں ناعتِ سرکار (ﷺ) ہوں، وصّافِ علیؓ ہوں
ہے بُرجِ اَسَد میرے لیے بُرجِ سعادت

تصویر ہی قُبّہ کی رکھو سامنے اپنے
اور پیش کرو ہدیۂ تسلیم و تحیت

بدبختی سے ہم اس کو بھلا بیٹھے ہوئے ہیں
سرور (ﷺ) نے دیا ہم کو جو تھا درسِ اُخوّت

جب حکمِ پیمبر (ﷺ) سے چُراتے ہیں ہم آنکھیں
وہ سامنے آتا ہے نظر قعرِ مذلّت

محشر میں بھی محمودِ مکرّم کو یقیں ہے
دے دے گا خدا مدحتِ سرور (ﷺ) کی اجازت

راجا رشید محمود

دل جب سے ہے وابستۂ دامانِ رسالت
حاصل ہے مسلسل مجھے فیضانِ رسالت

اللہ نے کی ہے جو بیانِ شانِ رسالت
لاریب وہی شان ہے شایانِ رسالت

مجمع ہے فرشتوں کا، کہیں نور کی بارش
یہ عرشِ معلّٰی ہے کہ ایوانِ رسالت

سجدے کو مچلتا ہے بہرگام یہاں دل
ہے کعبۂ عُشاق خیابانِ رسالت

مدّاحِ نبی (ﷺ) خالقِ کونین تو ہے ہی
جبریل بھی ہیں معترفِ شانِ رسالت

موقوف ہے اس بات پہ انساں کی ترقّی
کس درجہ ہے انسان کو عرفانِ رسالت

سرکار (ﷺ) نے فرمایا اسے پاک بتوں سے
پہنچا تو ہے کعبے کو بھی فیضانِ رسالت

حرف آئے تو کیسے کوئی سرکار (ﷺ) پہ آئے
ہے ذاتِ اَحد آپ نگہبانِ رسالت

سایہ سرِ ناعت پہ ہے جبریل کے پر کا
مولا کی اماں میں ہے ثناخوانِ رسالت

آیاتِ الٰہی کے ہیں سرکار (ﷺ) مُفسّر
فرمان ہے اللہ کا فرمانِ رسالت

ہو جائے ثمر بار ہرا نخلِ تمنّا
برسے جو کبھی قلب پہ بارانِ رسالت

قرآن میں خالق نے قسم کھائی ہے اس کی
ایمان کی جاں یونہی نہیں جانِ رسالت

بے تاب ہے کھِلنے کو مرے دل کی کلی بھی
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

حسنینؓ جو ہیں سیّدہ زہراؓ کے دُلارے
دنیا میں ہیں دونوں گُل و ریحانِ رسالت

ہونٹوں پہ نئی نعت کے اشعار سجائے
ہے زمزمہ خواں بلبلِ بُستانِ رسالت

بُوصیریِ لاہور بھی ہے طالبِ بردہ
گو اس کا قصیدہ نہیں شایانِ رسالت

شہزادؔ انھیں فخر مگر اس پہ نہیں ہے
ہیں سرورِ دیں (ﷺ)، سیّد و سلطانِ رسالت

شہزادؔ مجددی (لاہور)

ثابت ہے یہی بات بہ فرمانِ رسالت
اصحاب (ﷺ) ہیں سب اخترِ ذیشانِ رسالت

ملتا جو ہمیں عہدِ درخشانِ رسالت
ہم دیکھتے بس چہرۂ تابانِ رسالت

ہر سمت ہیں خورشیدِ نبوّت کی ضیائیں
ہر سُو ہے رواں چشمۂ فیضانِ رسالت

کیوں فلسفۂ غیر کی تقلید کروں میں
ہے پیشِ نظر جلوۂ فرمانِ رسالت

حق نعتِ پیمبر (ﷺ) کا ادا کس سے ہُوا ہے
اندازِ ثنا کس کا ہے شایانِ رسالت

نام اُن کا ہے تحریر سَرِ لوح زمانہ
کس شان کے مالک ہیں فدایانِ رسالت

ظلماتِ زمانہ سے ہراساں مَیں نہیں ہوں
ضو ریز ہے خورشیدِ درخشانِ رسالت

توحید کے جلووں سے دل و جاں ہیں منوّر
ہے سب سے بڑا ہم پہ یہ احسانِ رسالت

اب اور نبی کوئی بھی مبعوث نہ ہو گا
ہر عہد ہے بس عہدِ درخشانِ رسالت

ہیں زیرِ اثر اِس کے ازل اور ابد بھی
اللہ غنی! وسعتِ دامانِ رسالت

ہے میری شبِ غم کو اُجالوں کی ضرورت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

اشجار نے دی اُن کی نبوّت کی گواہی
ہیں شمس و قمر تابعِ فرمانِ رسالت

ہر دَور میں، ہر عہد میں، ہر حال میں نازشؔ
ذی مرتبہ ہیں مدح سرایانِ رسالت

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

ذی جاں ہی نہیں تابعِ فرمانِ رسالت
بے جاں بھی کیا کرتے ہیں اعلانِ رسالت

آپ آئے تو دُنیا میں ہُوا نُور کا تڑکا
دیکھا تھا جہاں بھر نے یہ فیضانِ رسالت

تا شام گیا پھیل اُجالا ہی اُجالا
مکّے میں ہوئی جیسے ہی تبیانِ رسالت

اَقصیٰ میں خدا نے جو رسولوںؑ کو دکھائی
وہ عظمتِ محبوب (ﷺ) تھی اور شانِ رسالت

ہر کافر و مُشرک پہ عجب برق سی کوندی
سرکار (ﷺ) نے فرمایا جو اعلانِ رسالت

روضے پہ فرشتوں کا بندھا رہتا ہے تانتا
سردارِ ملائک جو ہے دربانِ رسالت

صدّیقؓ کو حاصل ہوئی خوشنودی خدا کی
سب کچھ جو کیا آپ نے قُربانِ رسالت

پل بھر میں بنا ہے وہی شخص صحابی
قسمت میں ہُوا جس کے بھی عرفانِ رسالت

حاصل اُسے دارین میں ہوتی ہے بزرگی
ہو پیشِ نظر جس کے بھی فرمانِ رسالت

ایمان کی تکمیل ذکیؔ! ہو نہیں سکتی
جب تک نہ ہو سب کچھ ترا قُربانِ رسالت

رفیع الدین ذکی قریشی

آقا (ﷺ) ہیں مرے سرورِ ذیشانِ رسالت
جبریلِ امیںؑ بن گئے دربانِ رسالت

سرکار (ﷺ) کو پیارے ہیں بہت اپنے نواسےؓ
فرمایا انھیں آپ (ﷺ) نے ریحانِ رسالت

جو جائے وہاں، قلب کی پاتا ہے گواہی
طیبہ میں ہے زائر کے لیے خوانِ رسالت

اللہ کے الفاظ ہیں سرور (ﷺ) کی زباں سے
قُرآن جہاں کے لیے فُرقانِ رسالت

اعجاز یہ زندہ ہے مرے پیارے نبی (ﷺ) کا
ہر آیۂ قُرآں ہوئی بُرہانِ رسالت

سرتاج رسُولوں کا بنایا اُنھیں رب نے
جنت میں بڑا سب سے ہے ایوانِ رسالت

تاریکیٔ قسمت مری کافور ہو جلدی
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

طیبہ یہ بنا، پا گیا فردوس کا گوشہ
یثرب کو ملا بخت سے فیضانِ رسالت

اللہ نے فرمایا "رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ"
قُرآن کی آیت سے عیاں شانِ رسالت

نبیوں کی امامت شبِ معراج میں کر کے
آقا (ﷺ) کو ملا عہدۂ سلطانِ رسالت

"لَوْلَاکَ لَمَا" کہ کے بتایا یہ خُدا نے
تخلیقِ دو عالم کا سبب جانِ رسالت

اللہ نے رحمت کہا قُرآن میں اُن (ﷺ) کو
عالم کی ہر اک شے پہ ہے احسانِ رسالت

دیکھو یہ ذرا آپ (ﷺ) کے اُخلاق کا عالَم
طیبہ میں یہودی بھی ہے مہمانِ رسالت

شادابی ہے درکار جو عُقبیٰ کے چمن میں
اے پھولؔ! رہو تابعِ فرمانِ رسالت

تنویر پھولؔ

انساں سے ہو کس طرح بیاں شانِ رسالت
جبریلؑ سے قُدسی تو ہیں دربانِ رسالت

وہ ختمِ رُسُل، مصدرِ انوارِ ہُدیٰ ہیں
قرآن ہے منشورِ دبستانِ رسالت

ہاتھ ان کے یدُ اللہ، لِسانُ اللہ زُباں ہے
فرمانِ خداوند ہے فرمانِ رسالت

تقدیر اندھیروں کی اُجالوں میں بدل دی
بخشا ہے خدا نے جو قلمدانِ رسالت

بھٹکے ہوئے اِنساں کو ملی منزلِ تاباں
احسانِ رسالت ہے یہ احسانِ رسالت

جھک جھک کے بہاریں اُسے دیتی ہیں سلامی
یکتا ہے دو عالم میں گلستانِ رسالت

وحدت کے، شریعت کے، طریقت کے، سخا کے
پھُولوں سے ہے آراستہ گُلدانِ رسالت

ظلمت کی فصیلوں کو گرانا ہے ضروری
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

آنکھوں میں سما سکتا نہیں جلوۂ کامل
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

رحمت ہے، عبادت ہے سحر عجز و وفا ہے
یہ قصرِ نبوّت میں ہے سامانِ رسالت

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

سب پر ہے عیاں نورِ درخشانِ رسالت
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

تجھ سا کوئی آئے گا‘ یہ ممکن ہی نہیں ہے
اے جانِ جہاں‘ جانِ زماں‘ جانِ رسالت!

دنیا کو پیامِ ابدی دے کے گیا ہے
اللہ سے باندھا گیا پیمانِ رسالت

ہر چند رسولؐ اور بھی آئے ہیں جہاں میں
اک تیرے سوا کون ہے سلطانِ رسالت

اپنوں پہ تو کیا‘ غیر پہ بھی لطف و کرم ہے
یہ شانِ رسالت ہے‘ یہی شانِ رسالت

وہ شہر ہو‘ صحرا ہو‘ معطّر کرے سب کو
پھیلی ہوئی خوشبوئے گلستانِ رسالت

میں نعتِ رسولِ عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھتا رہوں گا
صد شکر‘ ہے قائم مرا ایمانِ رسالت

دیکھیں تو حقیقت ہے ازل اور ابد کی
اللہ کی بُرہان ہے بُرہانِ رسالت

ہم بھٹکے ہوؤں کو جو ملی راہ خدا کی
سچ پوچھیے‘ ہم پر ہے یہ احسانِ رسالت

دنیا میں بھی اور عالمِ عُقبیٰ میں بھی حسرتؔ
عُشّاقِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ ہے فیضانِ رسالت

محمد یُونُس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

آماج گہِ خلق ہے کاشانِ رسالت
سرشار سدا رہتے ہیں مہمانِ رسالت

انساں ہے مکرّم تو ہے احسانِ رسالت
ہے عظمتِ انسان بہ فیضانِ رسالت

غافل ہیں‘ نہیں تابعِ فرمانِ رسالت
ہم کہنے کو ہیں صاحبِ ایقانِ رسالت

نادان بھی داناؤں کے ہم پلّہ وہاں پر
سرچشمۂ دانش ہے دبستانِ رسالت

گمراہ بھی آئیں تو رہِ راست پہ آئیں
وا سب کے لیے مکتبِ فیضانِ رسالت

دشمن بھی چُراتے ہیں گل و لالہ کی خوشبو
مہکاتا ہے کونین کو بستانِ رسالت

جو کہنا تھا اللہ نے‘ کہلایا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
فرمانِ خداوند ہے فرمانِ رسالت

انسان کے بس میں ہی نہیں مدحِ پیمبرؐ
پھر کیسے کرے کوئی بیاں شانِ رسالت

پھُوٹی جو حرا سے‘ ہوئے ہر سمت اُجالے
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

قیصرؔ ترے سر پر جو سجا تاجِ حضوری
تجھ بے سر و ساماں پہ ہے احسانِ رسالت

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

رحمت کی نظر کیجیے سلطانِ رسالتؐ
"ہاں ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت!"

واللہ فقط ایک ہی سکّہ کے دو رُخ ہیں
توحید کا فرمان ہے فرمانِ رسالت

اللہ کے رستے پہ سدا چلتے رہے ہیں
تقویٰ ہی رہا ہے سروسامانِ رسالت

آیا ہے، نہ آئے گا کوئی اور پیمبر
سرسبز ہے بس آپ (ﷺ) سے بستانِ رسالت

جتنے بھی صحیؓ آئے ستاروں کی طرح ہیں
اور آپ (ﷺ) ہیں خورشیدِ درخشانِ رسالت

ہم نعت سرائی پہ بھلا فخر کریں کیا
ہوتی ہے بیاں ہم سے کہاں شانِ رسالت

مقصد تو فقط نعت ہے، انداز ہو کچھ بھی
خانانِ نبوّت میں ہیں خاقانِ رسالت

کچھ اور مری شان میں ہوتا ہے اضافہ
اشعار جونہی ہوتے ہیں شایانِ رسالت

رزمیؔ ہے رسالت ہی تو قرآن سراسر
اللہ تعالیٰ ہے نگہبانِ رسالت

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

مومن وہ نہیں جو کہ ہیں انجانِ رسالت
سچ پوچھیے، ہے بعدِ خدا شانِ رسالت

اللہ کی طاعت ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ رسالت

جو بھی ہو یہاں فیصلہ، منظورِ خدا ہو
ایوانِ خدا ہے کہ ہے ایوانِ رسالت

آقا (ﷺ) کی غلامی کا تو اک یہ بھی اثر ہے
مُردوں کو جِلاتے ہیں غلامانِ رسالت

ایمان میں کامل وہ کبھی ہو نہیں سکتا
جس شخص نے پایا نہیں عرفانِ رسالت

ہم فائدہ اس سے نہ اُٹھائیں تو غضب ہے
جاری تو جہاں بھر میں ہے فیضانِ رسالت

ہو گی نہ شفیقؔ اور دلیل اس سے تو افضل
قرآن کی تفسیر ہے بُرہانِ رسالت

شفیق بریلوی (کراچی)

قُرآن سے ثابت ہے یہ فرمانِ رسالت
ممکن نہیں اب کوئی بھی امکانِ رسالت

کیوں کر نہ دو عالم میں بہاروں کا سماں ہو
گُل بار نبی (ﷺ) سے ہے گلستانِ رسالت

دیکھیں گے مجھے رشک سے جبریلِ امیںؑ بھی
قسمت سے جو بن جاؤں میں دربانِ رسالت

ناکام بہرگام ہیں باطل کے پرستار
خود ربِّ دو عالم ہے نگہبانِ رسالت

آ جاؤ گنہگارو! جو درکار ہے بخشش
ہر لمحہ کُھلا پاؤ گے دامانِ رسالت

جو رحمتِ عالم (ﷺ) کے تصدّق میں ہوئے ہیں
بُھولے گا بشر کیسے وہ احسانِ رسالت

تبلیغ ہمیشہ تری وحدت ہی کی ہو گی
یہ روزِ ازل حق سے تھا پیمانِ رسالت

سرکار (ﷺ) کا جب ابرِ کرم جوش میں آیا
باطل کی زمیں پر ہُوئی بارانِ رسالت

ہر دَور میں، ہر درس گہِ علم و عمل میں
لاریب نمونہ ہے دبستانِ رسالت

کیوں کر نہ بشیرؔ اُن پہ فدا ہوں دل و ایماں
وہ رُوحِ رسُولاں ہیں، وُہی جانِ رسالت

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

مل جاتا ہے جب جس کو بھی عرفانِ رسالت
کر جاتا ہے گھر قلب میں ایقانِ رسالت

ٹھہرے جو دیارِ رہِ طیبہ مِری قسمت
"سَو جان سے ہو جاؤں میں قربانِ رسالت

مَیں پیش سلام اپنا کروں اتنے ادب سے
روکے نہ کبھی بھی مجھے دربانِ رسالت

ہو جاتی ہے ایماں کے اجالے سے مُزیّن
پڑھ لیتی ہے جو آنکھ بھی عنوانِ رسالت

پژمُردہ ہے کشتِ دلِ اُمّت مِرے آقا (ﷺ)!
اے کاش کہ برسے کبھی بارانِ رسالت

وہ جس کا اجالا کہ ازل تا بہ ابد ہے
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

اپناتا ہے، جو آپ (ﷺ) کا اُسوہ سرِ دنیا
ہر حال میں پاتا ہے وہ فیضانِ رسالت

ہو گی مِری محشر میں شفاعت، یہ یقیں ہے
ٹوٹے گا نہ ہرگز کبھی پیمانِ رسالت

رہتی ہے ہمیشہ ہی مجھے فکر یہ لاحق
میں کر سکوں مدحت کبھی شایانِ رسالت

غم دنیا کے پاس آنے سے گھبراتے ہیں انجم
ہم ایسے ہیں وابستۂ دامانِ رسالت

محمد افضال انجم (لاہور)

بے شک ہیں وہ رشکِ چمنستانِ رسالت
خالق نے بنایا جنھیں سُلطانِ رسالت

توحید قبول اس کی ہی فرماتا ہے خالق
جس شخص کے ہو قلب میں ایمانِ رسالت

ربِ مُعطی نعمت ہے، نبی (ﷺ) قاسمِ نعمت
ہر وقت بچھا رہتا ہے یوں خوانِ رسالت

اِسرا میں گئے تھے جو نبی (ﷺ) عرش سے بالا
افلاک نے دیکھی تھی عجب شانِ رسالت

بدکار ہی کیا، مُتّقی بھی روزِ قیامت
چاہیں گے سبھی سایۂ دامانِ رسالت

آدمؑ ہو، براہیمؑ ہو، موسیٰؑ ہو کہ عیسیٰؑ
ان سب نے ہے مانا انھیں سلطانِ رسالت

جو اسمِ خدا نقش کرے دل پہ مِرے وہ
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

جو قلب سیہ کو مِرے پُرنُور کرے وہ
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

غفلت کے اندھیروں میں ہے درکار ہمیں آج
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

"چھوٹوں پہ کرو رحم، بڑوں کی کرو توقیر"
کرنا نہ فراموش یہ فرمانِ رسالت

"کرتا ہے ملاوٹ جو، وہ ہم میں سے نہیں ہے"
سن کان لگا کر تو یہ فرمانِ رسالت

"جو فائدہ دے دوسروں کو، تم میں ہے بہتر"
ڈالو نہ پس پُشت یہ فرمانِ رسالت

جنّت میں چغلخور نہیں جائے گا عاجزؔ
سن غور و تدبّر سے یہ فرمانِ رسالت

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہی ہیں سلطانِ رسالت
اور ختم ہُوا ان پہ ہی عنوانِ رسالت

اس دل کو ضرورت ہے بہت نور کی آقاؐ
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

خالق نے رسولوں کا امام ان کو بنایا
بجتی ہے فقط آپ کو ہی شانِ رسالت

ہم کیسے اسے حامل توحید کہیں گے
جو شخص نہیں حاملِ ایمانِ رسالت

پائے گا وہی خالقِ واحد کی بھی تائید
جس شخص کے ہاتھوں میں ہے دامانِ رسالت

اللہ کے محبوب (ﷺ) وہی سب سے حسیں ہیں
وہ ختمِ رُسُل، سرورِ کُل، جانِ رسالت

ہے ختمِ رسالت بھی ریاضؔ آپ (ﷺ) کا منصب
سرکار (ﷺ) کو ہی بجتی ہے بس شانِ رسالت

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

ادراک میں کیا آئے بھلا شانِ رسالت
جبریلِ امیںؑ جب کہ ہو دربانِ رسالت

تیرہ شبِ دوراں میں پکار اُٹھا ہے انساں
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

توحید بجا دیں کی ضرورت ہے اساسی
بنیاد ہے ایمان کی ایمانِ رسالت

اصحابؓ ہیں رخشندہ گہر صورتِ انجُم
ہیں معدنِ رخشندہ گہر کانِ رسالت

ہیں مہکی ہوئی آج بھی عالم کی فضائیں
ہر رنگ ہے جوبن پہ گلستانِ رسالت

ہے زیست چہل سالہ بھی خود شاہدِ عادل
سورج سے بھی رخشندہ ہے بُرہانِ رسالت

سرکار (ﷺ) کی طلبی پہ ہی حاضر ہے وہ نیّرؔ
ہر زائرِ طیبہ جو ہے مہمانِ رسالت

ضیا نیّرؔ (لاہور)

ظلمت کو مٹانے کا ہے سامانِ رسالت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

قرآن تو مجسّم ہے محمد (ﷺ) ہی کی صورت
ہے اصل میں قرآن تو جُزدانِ رسالت

جی جان سے ہر قولِ نبی (ﷺ) جس نے بھی مانا
محفوظ ہے اُس شخص کا ایمانِ رسالت

جو آلِ پیمبر (ﷺ) سے محبت کا ہے داعی
ہے صرف اسی شخص کو عرفانِ رسالت

کوثر سے پلائیں گے مُحبّوں کو وہ خود مے
تا حشر نہ بدلے گا یہ پیمانِ رسالت

اے خاکِ مدینہ! مری آواز بھی سُن لے
اِس بار بنا یارؔ کو مہمانِ رسالت

سہیل یارؔ (لاہور)

محمودؔ جو کرتا ہے بیان شانِ رسالت
اللہ کے محبوب (ﷺ) ہیں عنوانِ رسالت

الفاظ جو چاہو کہ ہوں شایانِ رسالت
ہو پیشِ نظر خطبۂ رحمانِ رسالت

سرکار (ﷺ) نے فرمایا ظہور اپنا یہاں پر
دنیا پہ ہُوا لطفِ فراوانِ رسالت

سیراب زمیں ہو گئی، گُل خوشیوں کے مہکے
جاری جو ہُوا چشمۂ فیضانِ رسالت

چاہو جو پئے خُلد رسائی، تو کرو یاد
اَسباقِ دلآرائے دبستانِ رسالت

ہیں باعثِ تخلیق بھی، رحمت بھی پیمبرؐ
یہ سارے جہانوں پہ ہے احسانِ رسالت

آ جائے وہ کملی کے تلے روزِ قیامت
ہے خاطی و عاصی کو یہ اعلانِ رسالت

تُو معرفتِ ربِّ جہاں پائے یقیناً
پی لے جو کہیں بادۂ عرفانِ رسالت

جنت کو چلے جائیں گے میزان سے پہلے
وہ بندے جو دل سے ہیں مُطیعانِ رسالت

اللہ نے بھیجے پئے امداد فرشتے
تھے بدر کے غزوے میں جو اعوانِ رسالت

دامن میں اُحُد کے تھے کچھ اعیان کے ہمراہ
طلحہؓ بھی، نُسیبہؓ بھی فدایانِ رسالت

شبیرؓ نے جاں دے کے رکھا دین کو زندہ
تھے وہ جو گُلِ گلشنِ خندانِ رسالت

پہلے بھی رہے حُرمتِ سرور (ﷺ) کے محافظ
عامرؒ بھی بالآخر ہُوا قربانِ رسالت

اندھیاروں میں ڈوبی ہوئی اِس نوعِ بشر پر
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

اعزاز یہ ایسا ہے کہ ہے فخر بھی جائز
محمودؔ کو کہتے ہیں سخندانِ رسالت

راجا رشید محمودؔ

تنویرِ سخن نیّرِ تابانِ رسالت
تابانیٔ فن نیّرِ تابانِ رسالت

فریاد کُناں ہے شبِ عصیاں کی سیاہی
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

سائل کی ضرورت کے لیے گھر کی کوئی چیز
رکھتے تھے رُہن نیّرِ تابانِ رسالت

کرنے کو فدا آپ کی عزت پہ ملے ہیں
یہ جان و بدن نیّرِ تابانِ رسالت

اک نعت لکھوں آپ کی میں خونِ جگر سے
ہے دل میں لگن نیّرِ تابانِ رسالت

پڑھتے ہیں دُرود آپ کو دیتے ہیں دعائیں
یہ سرو و سمن نیّرِ تابانِ رسالت

کھلتے ہوئے پڑھتے ہیں سبق "صلِّ علیٰ" کا
گل ہائے چمن نیّرِ تابانِ رسالت

لکھتے ہی ثنا دور نکل جاتے ہیں دل سے
سب رنج و محن نیّرِ تابانِ رسالت

بے تاب فدا ہونے کو رہتے ہیں ہمیشہ
سب اہلِ سُخن نیّرِ تابانِ رسالت

فرماتے رہے ہیں شبِ بدعت کا ازالہ
با نورِ سُنن نیّرِ تابانِ رسالت

پڑھتا ہی رہے نعت کا شہزاد وظیفہ
ہے ایک ہی دُھن نیّرِ تابانِ رسالت

محمد شہزاد مجددی

ظلمات شکن نیّرِ تابانِ رسالت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

تابانی و رخشانی کی فرمائے گا پوری
اُمید حسن نیّرِ تابانِ رسالت

طیبہ میں حضوری کی لگا دیتا ہے مجھ کو
رخشندہ لگن نیّرِ تابانِ رسالت

اللہ نے چاہا تو کیے جائے گا روشن
اکنافِ وطن نیّرِ تابانِ رسالت

اندھیاروں کی تغلیط کی خاطر ہے جہاں کو
مرغوبِ سخن نیّرِ تابانِ رسالت

دُور اُمّتِ عاصی کے مقدر سے کرے گا
درپیش گھٹن نیّرِ تابانِ رسالت

دکھلاتا ہے سب آج کے ظلمت زدگاں کو
منہاجِ کہن نیّرِ تابانِ رسالت

اُجلائے گا محمودِ بھی بخت تمھارا
آئینۂ فن نیّرِ تابانِ رسالت

راجا رشید محمود

اندھیارے سے اَے کاش نکلنے کی ہو صُورت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

ناپید ہے جب روشنی بیکار ہیں آنکھیں
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

کہتا ہے خُدا آپ (ﷺ) ہیں مصباحِ منوّر
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

دُنیا نے کبھی آپ (ﷺ) کا سایہ نہیں دیکھا
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

"وَالشَّمس" کے صدقے میں اِدھر چشمِ کرم ہو
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

تنویرِ نبُوّت سے منوّر ہو مرا دل
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

آنکھوں میں بسا پھول کی ہے گنبدِ خضرا
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت!"

تنویر پھول

"سیدہجویرنعت کونسل" کا ۹۴واں

آٹھویں سال کا گیارھواں ماہانہ حمدیہ ونعتیہ طرحی مشاعرہ

چوپال (ناصر باغ) لاہور

۷نومبر ۲۰۰۹ (نمازِ مغرب کے بعد)

صاحبِ صدارت: علامہ شہزادمجددی

مہمانِ خصوصی: علامہ محمد بشیر رزمی

مہمانِ اعزاز: شہباز بیگ (ایوانِ درود وسلام کے معزز رکن)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:

"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

شاعر

سید فیض الحسن فیضی

(وفات: ۲۵ نومبر ۲۰۰۰)

نومبر ۲۰۰۹ کا حمدیہ ونعتیہ طرحی مشاعرہ

"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

سید فیضی صفحہ ۳۸

تحمیدِ کبریا جل وعلا

شہزادمجددی (لاہور)۔۳۹
رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔۳۹، ۴۰
تنویر پھول (نیویارک)۔۴۰، ۴۱
محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔۴۱، ۴۲
وسیم قریشی (سکھر)۔۴۲، ۴۳
گلزار احمد راہی (سکھر)۔۴۳

راجا رشید محمود۔۴۳، ۴۴

تنعیتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

شہزادمجددی۔۴۵
محمد بشیر رزمی (لاہور)۔۴۶
عبدالحمید قیصر (لاہور)۔۴۶، ۴۷
غلام علی عاصم (ملتان)۔۴۷، ۴۸
تنویر پھول۔۴۸، ۴۹
رفیع الدین ذکی قریشی۔۴۹۔۵۲
محمد ابراہیم عاجز قادری۔۵۲، ۵۴
غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔۵۴، ۵۵
شفیق بریلوی (کراچی)۔۵۵
گوہر ملسیانی (خانیوال)۔۵۵، ۵۶
محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)۔۵۶، ۵۷
محمد افضال انجم (لاہور)۔۵۷، ۵۸
ریاض احمد قادری (فیصل آباد)۔۵۸
محمد سلطان کلیم (لاہور)۔۵۸، ۵۹
گلزار احمد راہی (سکھر)۔۵۹
وسیم قریشی (سکھر)۔۵۹، ۶۰

راجا رشید محمود۔۶۰۔۶۲

"مصطفیٰ، آشنا، رہنما" قوافی۔ "کا نام ہے نامِ خدا کے بعد" ردیف

تنویر پھول۔۶۲
راجا رشید محمود۔۶۳

گرہ بند نعت

تنویر پھول۔۶۳، ۶۴

"نام، سلام، دوام" قوافی۔ "ہے نام خدا کے بعد" ردیف

شہزادمجددی۔۶۴، ۶۵
راجا رشید محمود۔۶۵، ۶۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
اور جس قدر بھی نام ہیں، سب مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

وہ صدرِ آخری تھے رسالت کی بزم کے
کوئی نہ صدر بن سکا صدرُ العلیٰ کے بعد

تم ہی بتاؤ، خُلقِ عظیم اور کون ہے
خیرُ البشر ہُوا کوئی خیرُ الوریٰ (ﷺ) کے بعد؟

شقّ القمر کا معجزہ کیا پھر بھی ہو سکا
پلٹا ہے آفتاب رسولِ خدا (ﷺ) کے بعد؟

سب انبیاءؑ میں اوّلِ تخلیق تھے حضور (ﷺ)
لیکن حضور (ﷺ) آئے تو سب انبیاءؑ کے بعد

ذکرِ حبیب (ﷺ) ہو جہاں وجہِ نشاطِ دل
زیب زباں ہو کیا وہاں "صَلِّ علیٰ" کے بعد

لوح و قلم کا ایک یہی نقشِ اوّلیں
ہر ابتدا سے پہلے ہے، ہر انتہا کے بعد

فیضی جبینِ شوق ہے اور اُن کا نقشِ پا
کیا اور چاہیے مجھے اِس نقشِ پا کے بعد

سید فیضی

تحمیدِ کبریا جلّ وعلا

ہو گا نصیب خلد میں روزِ جزا کے بعد
ملتا ہے جو سرُور خدا کی رضا کے بعد

"صَلِّ علیٰ" کا ذکر ہے حمد و ثنا کے بعد
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

مجھ پر وہ مہربانیاں کرتا ہے اور بھی
عرضی جو بھیجتا ہوں نئی ہر دعا کے بعد

سنتا ہے سب کی عرض سمیع و بصیر خُود
گو سیلِ التجا ہے ہر اک التجا کے بعد

جائے گا اس کے پاس جو توبہ کیے بغیر
ہو گا بری عذاب سے لیکن سزا کے بعد

توّاب ہے وہ ذات، غفور و رحیم ہے
بخشش کی ہے اُمید اُسی سے خطا کے بعد

کعبہ کے اردگرد فضائے مطاف میں
رحمت کا سلسلہ تھا کرم کی ہُوا کے بعد

وقتِ اجل بھی حمد کی توفیق ہو مجھے
مدحِ نبی (ﷺ) ہو لب پہ ثنائے خدا کے بعد

شہزاؔد کر وسیلۂ صدّیقؓ اختیار
پہلے امام تو ہیں وہی مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

شہزاد مجددی (لاہور)

یا رب! زباں پہ شکر تھا تیری ثنا کے بعد
پہنچا جو میں مدینے قبولِ دعا کے بعد

رب کو بہت عزیز ہیں آنسو وہی ترے
آئیں جو تیری آنکھ میں جرم و خطا کے بعد

یا رب! یہ التماس ہے، مجھ کو بھی ہو عطا
دو گز زمین شہرِ نبی (ﷺ) میں قضا کے بعد

یا رب! ترے حضور میں سائل جو آ گیا
سب کچھ عطا کیا اُسے عرضِ گدا کے بعد

اک میں ہی کیا، حضورِ خدا جو بھی آ گیا
اُس نے گدا ہے سب کو دی، عرضِ گدا کے بعد

یا رب! تو اُس کی سنتا ہے، پڑھتا ہے جو درود
ہر اک دعا سے قبل بھی اور ہر دعا کے بعد

یا رب! میں در پہ شاہوں کے جاؤں تو کس لیے
دامن جو بھر گیا مرا تیری عطا کے بعد

خیر اُس کی چاہتا ہوں میں یا رب! بہ صدقِ دل
کی بے وفائی جس بھی میری وفا کے بعد

یا رب! عطا ذکی کو ہو توفیق اِس قدر
لکھتا رہے وہ نعت ہی تیری ثنا کے بعد

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

اُس سے ہی لو لگانا ہے عہدِ وفا کے بعد
اظہارِ بندگی بھی ہو "قالُوا بَلٰی" کے بعد

دُنیا کی زندگی میں ہمارا وُہ پاسباں
وُہ پاسباں رہے گا ہمارا، قضا کے بعد

تخلیقِ کائنات ہو، کلمہ ہو یا اذان
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

اللہ جس کا نام، صبور و حلیم ہے
کرتا ہے وہ گرفت مگر انتہا کے بعد

گھیرے ہے اس زمین کو اُس کا یہ آسماں
قاصر نظر ہماری ہے سقفِ سما کے بعد

آرام اور سکون میں بھی اُس کا ذکر ہو
آتا ہے یاد بندوں کو جو ابتلا کے بعد

اس کا حصول ہو کہ یہ نعمت ہے بے بہا
سب کچھ ملے گا تُجھ کو خُدا کی رضا کے بعد

بیمار جب میں ہوتا ہوں، دیتا ہے وہ شفا
حاجت نہیں طبیب کی، اُس کی شفا کے بعد

توفیق پا کے پھولؔ یہ کہتا چمن میں ہے
رطبُ اللّساں ہُوں حمد میں، اُس کی عطا کے بعد

تنویر پھولؔ (نیویارک)

یا رب! دعا ہے دینِ متیں کی عطا کے بعد
گمراہ دل نہ ہو مرا رُشد و ھُدیٰ کے بعد

دیتا ہے زندگی بھی تُجھی اور موت بھی
زندہ تُجھی کرے گا سبھی کو فنا کے بعد

یا رب! یہ تیرے لطف و کرم سے بعید ہے
تُو دے عذاب عفو و کرم اور عطا کے بعد

مل جائے گر ہمیں بھی تری دائمی رضا
درکار ہو نہ کچھ ہمیں پھر اِس عطا کے بعد

عادی گناہ گار ہوں میں، بہرِ مصطفیٰ (ﷺ)
یا رب! معاف کرنا مجھے ہر خطا کے بعد

مولا! ترے کرم کے ہیں انداز بھی عجیب
دیتا ہے قرب اپنا تُو رنج و بلا کے بعد

اچھے کہاں ہیں میرے سب اعمال یا خدا!
میں کیسے منہ دکھاؤں گا تجھ کو قضا کے بعد

اے غمزدو! نہ غم کرو، یہ امتحان ہے
دے گا جزا خدا تمھیں صبر و رضا کے بعد

دن رات ہوں کہ ہفتہ ہو یا ماہ و سال ہوں
آتے ہیں یہ جہان میں حکمِ خدا کے بعد

عاجزؔ پڑھو درود کہ اللہ کی رضا
ہو گی عطا وظیفۂ "صَلِّ عَلیٰ" کے بعد

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

ہر کام، نام رب سے کرو ابتدا کے بعد
پاؤ گے اس کا فضل و کرم ہر دعا کے بعد

مالک! تری عطا سے کھڑا ہوں مطاف میں
حسرت نہیں ہے کوئی حرم کی فضا کے بعد

کشتی بچی ہے نوحؑ کی، ادریسؑ بچ گئے
تیرے کرم سے اور ترے فیصلہ کے بعد

خالق ہے تُو جہان کا، مالک ہے سب کا تُو
ہر ابتدا سے پہلے اور ہر انتہا کے بعد

یکتا ہے رب، حبیب (ﷺ) بھی اس کا ہے بے مثال
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

بخشش وسیمؔ کو ہوئی رحمان سے عطا
جب دستِ شرمسار اُٹھے ہیں خطا کے بعد

وسیمؔ قریشی (سکھر)

جب ہیں کریم مصطفیٰ (ﷺ) بھی، کبریا کے بعد
عنقا نہ کیوں ہوں مشکلیں، اِن کی عطا کے بعد

ہر سمت ہیں مضرّتیں اس کائنات میں
ملتی ہیں پر مسرّتیں رب کی رضا کے بعد

دل کی جبیں جھکا کے تُو سجدہ خدا کو کر
رب کا کرم ملے گا تجھے اِس ادا کے بعد

بندے خدا کے، صبح و مسا بندگی میں رہ
آئے گی تیرے کام یہ روزِ جزا کے بعد

اعمال اچھے آخرت میں کام آئیں گے
تفتیش تجھ سے ہو گی جو تیری قضا کے بعد

دنیا و آخرت میں خدا سرخرو کرے
راہیؔ دعا یہ کرتا ہے حمد و ثنا کے بعد

گلزار احمد راہیؔ (سکھر)

نعتیں کہو، غفور کی حمد و ثنا کے بعد
"صَلِّ عَلیٰ الرَّسُوْل (ﷺ)" ہو یادِ خدا کے بعد

رب کا کرم جو خاص ہے بندوں کے واسطے
ملتا ہے وہ مُتابعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

اُسلوب دیکھو کیسا کلامِ خدا کا ہے
ہر خاص خاص بات کہی ہے "اَلَا" کے بعد

پھر پھونکی روح رب نے تو بھیجا زمین پر
آدم کو خاک و آتش و آب و ہوا کے بعد

تھیں سازشیں تو آمدِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پیشتر
اب کچھ خلافِ کعبہ نہیں ابرہہ کے بعد

غسل و وضو نماز سے پہلے ہے لازمی
حمدِ خدائے پاک کہو اتقا کے بعد

وہ ڈیڑھ صدی پیشتر رب نے بتا دیا
پہنچی ہے آج دنیا جہاں ارتقا کے بعد

رب نے جو پیدا امتِ محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کیا
سب حاجتیں تمام ہوئیں اِس عطا کے بعد

ہو لحنِ دلپذیر میں نعتِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سازِ نفس پہ نغمۂ حمدِ خدا کے بعد

بھیجوں میں عرضِ حاضریٔ کعبہ کس کے ہاتھ
اُمڈی ہوئی گھٹا کے، سنکتی ہوا کے بعد

کرتا تھا پہلے خانۂ کعبہ کو میں سلام
شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چلتا تھا اس ابتدا کے بعد

دو نام ہیں جو وجہِ سکون و قرار ہیں
"اک مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ہے، نامِ خدا کے بعد"

محمود میری دُور ہوئی ہیں علالتیں
کھاتا رہا دوائیں بھی، لیکن دعا کے بعد

راجا رشید محمود

نعتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

ان پر درود بھیجیے حمدِ خدا کے بعد
پڑھیے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعت خدا کی ثنا کے بعد

یہ بات مانتے ہیں خلیل و کلیم بھی
خیرُ الوریٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان ہے ذوالکبریا کے بعد

تاجِ سرِ وظائف و اذکار ہے درود
باقی ہر ایک وِرد ہے "صَلِّ علیٰ" کے بعد

بعد از خدا بُزرگ ہیں وہ، قصہ مختصر
"اک مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

کچھ بھی نہ تھا خدا کے سوا کائنات میں
عالم تمام خَلق ہُوا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہیں عالمِ امکاں کی رونقیں
ہر واقعہ ہوا ہے شہِ دوسرا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد

جنت میں ساتھ ہو شہِ دارالسّلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
کچھ اور مانگ ہی نہ سکا اس دعا کے بعد

سرشار کر دیا اسے رحمت پناہ نے
پہنچا درِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ جو بھی خطا کے بعد

شہزآد کو بھی ہے اسی چادر کی جستجو
پائی تھی کعبؓ نے جو حصولِ رِضا کے بعد

شہزآد مجددی (لاہور)

مشکل کوئی نہیں رہی مشکل کُشا کے بعد
مشکل کُشا ہیں آپ (ﷺ) یقیناً خدا کے بعد

ہم آپ (ﷺ) کے حضور یہی سوچتے تو ہیں
ایک اور التجا کریں ایک التجا کے بعد

آؤ رسولِ خیر (ﷺ) کے دروازہ پر چلیں
سامانِ مغفرت ہے وہیں ہر خطا کے بعد

بندہ نوازیوں کی نہیں کوئی انتہا
خوش ہو رہے ہیں آپ (ﷺ) عطا پر عطا کے بعد

"مَا زَاغ" کا مقام بھی کیسا مقام ہے
کیا کیا ادائے ناز ہے کس کس ادا کے بعد

دونوں ہی متفق ہیں اگر ایک بات ہے
کیسی رِضا ہے؟ ربّ و نبی (ﷺ) کی رِضا کے بعد

رزمیؔ وہ سُن رہے ہیں مِرے حرف حرف کو
اُن (ﷺ) پر درود بھیج رہا ہوں دعا کے بعد

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

یہ باب اب تمام ہُوا مصطفےٰ (ﷺ) کے بعد
کوئی نبی نہیں ہے شہِ انبیاء کے بعد

کون و مکاں میں آپ سا ممدوح ہے کہاں
تھا، ہے، نہ کوئی ہوگا مدیحِ خدا کے بعد

اس کے سوائے کوئی نہیں ہے پناہ گاہ
ملجا نہیں ہے کوئی درِ مصطفےٰ (ﷺ) کے بعد

تاباں رہیں گے جس کے ہمیشہ نقوشِ پا
ایسا نہ کوئی ہو گا مِرے رہنما کے بعد

آقا (ﷺ) کا اُمّتی ہوں، یہ اعزاز کم نہیں
مانگوں کچھ اور کیا بھلا مَیں اِس عطا کے بعد

سب کچھ ہے کائنات میں دنیا کے واسطے
میرے لیے حضور (ﷺ) ہیں کافی خدا کے بعد

دو گز زمیں عطا ہو خدایا! بقیع میں
کوئی دعا نہیں ہے مِری اِس دعا کے بعد

میرا وظیفہ تو ہے یہی صبح و شام کا
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

قیصؔر نہ ڈھونڈیے گا کواکب کی روشنی
ہاں! آفتابِ ثور و حرا کی ضیا کے بعد

عبدالحمید قیصؔر (لاہور)

دوجا ہے کون خالقِ ارض و سما کے بعد
"اک نام مصطفےٰ (ﷺ) کا ہے نامِ خدا کے بعد"

جلوہ رسولِ پاک (ﷺ) کا مشکل ہے دیکھنا
ہوتا ہے یہ نصیب بڑی التجا کے بعد

سن کر جو نام آپ (ﷺ) کا، کرتے ہیں احترام
جنّت میں جائیں گے سبھی روزِ جزا کے بعد

جب قبر کی تپش میں پکارا حضور (ﷺ) کو
خوشبو بھی پھیلتی گئی ٹھنڈی ہوا کے بعد

گر چاہتے ہو تم کہ عبادت قبول ہو
ذکرِ حبیب (ﷺ) چاہیے حمد و ثنا کے بعد

میں تو مریضِ عشقِ محمد (ﷺ) ہوں، اے طبیب!
طیبہ کی خاک دیجیے مجھ کو دوا کے بعد

یا رب! نبی (ﷺ) کے شہر میں مدفن ملے مجھے
اُٹھیں گے پھر نہ ہاتھ کبھی اس دعا کے بعد

عاصمؔ رسولِ پاک (ﷺ) کی عظمت تو دیکھیے
اُن کا قدم ہے عرشِ بریں پر خدا کے بعد

غلام علی عاصمؔ (ملتان)

دستِ دُعا دراز ہو حمد و ثنا کے بعد
ہوتی دُعا قبول ہے "صَلِّ عَلیٰ" کے بعد

دل کو بڑا سہارا ہے، دونوں رحیم ہیں
"اِک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

وہ آخری رسول ہیں وہ رہبرِ عظیم
کیا آئے رہنما کوئی خیرُ الوریٰ (ﷺ) کے بعد

وحدت کا نُور، گوشۂ جنّت ملا اسے
کیا شان ہے حجاز کی نُورُ الہُدیٰ (ﷺ) کے بعد

اللہ کے حبیب (ﷺ) کی قربت ملی انھیں
ہے نام غارِ ثور کا، غارِ حرا کے بعد

"اِقْرَأ" وہ پہلا لفظ ہے، گونجا جو غار میں
سرکار (ﷺ) شہرِ علم ہُوئے اُس ندا کے بعد

تفسیر ہے کتاب کی اُسوہ رسول (ﷺ) کا
سیرت رہے نگاہ میں وحیِ خدا کے بعد

مُضمر ہیں اُن (ﷺ) کی ذات میں اَسرارِ کائنات
دیکھا ہے اُن کا نُور ہی "قَالُوْا بَلٰی" کے بعد

کلمے میں ذکرِ حق بھی ہے، ذکرِ رسول (ﷺ) بھی
لازم ہے اُن (ﷺ) کی نعت بھی رب کی ثنا کے بعد

رب نے انھیں بنایا ہے سردارِ کائنات
سب سے بڑے وہی تو ہیں ربُّ العُلیٰ کے بعد

اُن (ﷺ) کا ہی آسرا ہے سدا اِس غلام کو
روزِ جزا سے پہلے بھی، روزِ جزا کے بعد

عُقبیٰ میں اُن (ﷺ) کے قدموں میں ہو پھولؔ کا مقام
کچھ مانگتا نہیں ہے یہ اس التجا کے بعد

تنویر پھولؔ (نیویارک)

آدمؑ کے کام نام وہ آیا خطا کے بعد
تحریر ہے جو عرش پہ نامِ خدا کے بعد

اس کے طلوع سے ہوئی روشن ہر ایک رات
اوقات کیا ہے چاند کی بدرُ الدُّجیٰ کے بعد

دنیا میں گرچہ اور بھی ہیں بے شمار در
لیکن ہر ایک در ہے درِ مصطفےٰ (ﷺ) کے بعد

آب و ہَوا ہے اور بھی شہروں کی خوب تر
لیکن نبی (ﷺ) کے شہر کی آب و ہوا کے بعد

حاتم کا اِک مقام سخاوت میں ہے مگر
خُدّامِ شاہِ طیبہ (ﷺ) کے جُود و سخا کے بعد

میرا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی ہے
رہتی نہیں طلب کوئی اُن کی عطا کے بعد

ہر شام دلپذیر ہے پیرس کی بے گماں
لیکن نبی (ﷺ) کے شہر کے صبح و مسا کے بعد

میں نعت گو ہوں اُن کا، مجھے بھی وہ اپنے ساتھ
جنّت میں لے کے جائیں گے روزِ جزا کے بعد

طیبہ میں موت مانگ کے سب کچھ لیا ہے مانگ
اب اور کچھ نہ مانگ ذکی! اِس دعا کے بعد

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

آیا ہے کام نام وہ ہر اِبتلا کے بعد
تحریر ہے جو عرش پہ نامِ خدا کے بعد

دنیا میں انبیاء و رُسُل جتنے آئے ہیں
ایماں ہے میرا سب پہ مگر مصطفٰے (ﷺ) کے بعد

کتنے تھے خوش نصیب صحابہؓ حضور (ﷺ) کے
جن پر عطائیں آپ نے کیں ہر خطا کے بعد

ایماں ہے میرا اس پہ بھی، کامل یقیں بھی ہے
"اک مصطفٰے (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

اُس کے ہی کام آئے گا ہر لمحہ وہ درود
پڑھتا ہے قبل اور جو ہر اک دعا کے بعد

دیکھی بہت ہیں میں نے فضا ہائے دلربا
اچھی لگیں نہ طیبہ کی نوریں فضا کے بعد

پائے قبولیت کا شرف، گر ہے آرزو
مانگو دعا وظیفۂ "صَلِّ علیٰ" کے بعد

حاتم کی بار بار عطا پر طلب رہے
حاجت کسی کو کب رہے اُن (ﷺ) کی عطا کے بعد

اک بات میں بتاؤں تجھے کام کی ذکی!
کر تذکرہ حضور (ﷺ) کا ذکرِ خدا کے بعد

رفیع الدین ذکی قریشی

"جب مصطفٰے (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"
پھر نعت کیوں نہ ہم کہیں حمد و ثنا کے بعد

کر دی ہے رب نے ختم رسالت جو آپ پر
کوئی نبی نہ آئے گا اب مصطفٰے (ﷺ) کے بعد

وہ نام سب سے ارفع و اعلیٰ ہے اس لیے
لکھا گیا جو عرش پہ نامِ خدا کے بعد

تاریک کفر و شرک سے جو ہو چکے تھے دل
روشن ہوئے وہ آمدِ شمس الضحیٰ کے بعد

سہ بار دس کے ہندسے سے تو ہو گا فیضیاب
اِک بار ہی کے پڑھنے کے صَلِّ علیٰ کے بعد

درد و الم میں گھر کے پکارا ہے جب انھیں
کافور درد و غم ہوئے فوراً صدا کے بعد

پوری دعائے طیبہ ہوئی ہے تو یوں لگا
سب کچھ ہی مل گیا ہے مجھے اِس دعا کے بعد

لاہور کی بھی آب و ہوا خوب ہے مگر
بھائی نہ دل کو طیبہ کی آب و ہوا کے بعد

کب بے اثر ہوئی ہے دعا اُس کی اے ذکی!
"صلِّ علیٰ" کا ورد کرے جو دعا کے بعد

رفیع الدین ذکی قریشی

ہے شانِ اولیاءؒ رُسل و انبیاءؑ کے بعد
اور ان کا مرتبہ ہے حبیبِ خدا (ﷺ) کے بعد

ثابت ہے یہ حدیثِ مبارک سے دوستو!
ہر شے بنی ہے نورِ شہِ دوسرا (ﷺ) کے بعد

محبوب سے محب کی محبّت تو دیکھیے
خوشنودی اُس کی ملتی ہے اِن کی رِضا کے بعد

اے غمزدو! درود پڑھو صبح و شام تم
مٹتے ہیں غم وظیفۂ "صلِّ علیٰ" کے بعد

اہلِ نظر نے دیکھا ہے یہ عرش پر لکھا
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

کرتا عطا ہے عشقِ نبی (ﷺ) دائمی حیات
عُشّاق مَر کے بھی نہیں مرتے قضا کے بعد

آقا (ﷺ) نے یہ دعا کا سلیقہ سکھایا ہے
پڑھنا درود مجھ پہ خدا کی ثنا کے بعد

ہم سے گناہ گاروں کو جنّت میں جانے سے
روکے گا کون مژدۂ "اِنّی لَھَا" کے بعد

بخشی گدائی جب درِ سرکار (ﷺ) کی مجھے
ربِّ علا سے مانگوں میں کیا اس گدا کے بعد

کرتا رہا خطا پہ خطا میں مگر حضورؐ
لطف و کرم ہی کرتے رہے ہر خطا کے بعد

عاجزؔ یہی عقیدۂ صادق ہے بالیقیں
کوئی نبی نہ آئے گا خیر الوریٰ (ﷺ) کے بعد

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

افضل مقام جو ہیں ہیں عرشِ علیٰ کے بعد
لیکن ہے عرش روضۂ خیرُ الورا (ﷺ) کے بعد

بخشے ہیں رب نے انبیاءؑ کو مرتبے بلند
لیکن سبھی کے مرتبے ہیں مصطفےٰ (ﷺ) کے بعد

پہلی شریعتیں سبھی منسوخ ہو گئیں
سرکار (ﷺ) پر نزولِ کتابِ ھدیٰ کے بعد

جُز مصطفےٰ (ﷺ) کے کوئی بتا سکتا ہی نہیں
کیا کچھ ہے اور کیا نہیں عرشِ علیٰ کے بعد

آدمؑ سے عیسیٰؑ تک پھرے گی خلق جا بجا
پر جائے گی کہیں نہ وہ کہفُ الورا (ﷺ) کے بعد

گرچہ جہاں میں آتے ہیں بے شک یہ ماہ و سال
آتے مگر ہیں اذنِ شہِ انبیاء (ﷺ) کے بعد

جس نے خدا سے مانگ لیا قربِ مصطفےٰ (ﷺ)
اب وہ خدا سے مانگے گا کیا اس دعا کے بعد

ملتا ہمیں یہ درس ہے قرآں میں جا بجا
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

توریت میں، زبور میں، انجیل و نور میں
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

عالم کے ذرّہ ذرّہ پہ لکھّا ہوا ہے جو
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

یا رب! دعا ہے تجھ سے کہ عاجزؔ کو موت آئے
دیدِ رخِ شہنشہِ ارض و سما (ﷺ) کے بعد

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

پڑھتا ہوں میں درود شہِ دو جہان (ﷺ) پر
ہر اک دعا سے پہلے بھی اور ہر دعا کے بعد
ناقابلِ عمل بھی ہے، فطرت کے بھی خلاف
ہر فلسفہ ہی، اُسوۂ خیرُ الورٰی (ﷺ) کے بعد
محبوبِ اُنس و جان و حبیب دل و نظر
سب کچھ کہو حضور (ﷺ) کو لیکن خدا کے بعد
آنکھیں ہوں فیض یاب، لقائے رسول (ﷺ) سے
لب پر کوئی دعا نہیں، اب اِس دعا کے بعد
ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہمیں جس سے پیار ہے
"اِک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"
جاؤں کہاں مَیں رحمتوں کی بھیک مانگنے
در، اور ہے کہاں درِ جُود و سخا کے بعد
کیا اِس سے بڑھ کے اور بھی اعزاز ہے کوئی
کیا حق سے مانگوں نسبتِ شاہِ ھدیٰ (ﷺ) کے بعد
اغیار کے اُجالے نظر کا فریب ہیں
مجھ کو قسم خدا کی، حرم کی ضیا کے بعد
پہلے خدا کی حمد ہے، پھر اِس کے بعد نعت
کرتا ہوں ذکر آپ کا، ذکرِ خدا کے بعد
یہ سارا فیض، اُن کی اطاعت کا فیض ہے
اپنی رضا کہاں رہی، اُن کی رضا کے بعد

نازشؔ کسی بھی چیز کی مجھ کو کمی نہیں
خوشحال ہوں، عطائے رسولِ خدا (ﷺ) کے بعد

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

کیوں ذکر آپ (ﷺ) کا نہ کریں ہم خدا کے بعد
افضل مقام آپ کا ہے جب خدا کے بعد
چُھپ ہی گئے، وہ جتنے بھی ماہ و نجوم تھے
چمکا نہ کوئی بھی رخِ شمسُ الضحیٰ (ﷺ) کے بعد
طاعت حبیبِ رب (ﷺ) کی، اطاعت خدا کی ہے
سُنّت بھی تو ہے لازمی فرضِ خدا کے بعد
محبوب (ﷺ) کا تُو عشق عطا کر دے اے خدا!
مانگوں گا کچھ نہ اور میں اِس اک دعا کے بعد
صِدّیقؓ ہوں عمرؓ ہوں یا عثمانؓ یا علیؓ
سب ہیں قبول مُجھ کو مگر مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد
دیوانگانِ شہ (ﷺ) کا تو کعبہ ہے بس یہی
آگے نہ جائیں گے درِ خیرُ الورٰی (ﷺ) کے بعد
جب قبر میں شفیقؔ زیارت نبی (ﷺ) کی ہو
تم سمجھو زندگی ملی تم کو قضا کے بعد

شفیقؔ بریلوی (کراچی)

مدحت کا دور جب چلے ذکرِ خدا کے بعد
پڑھنا درودِ پاک بھی حمد و ثنا کے بعد
کیا پوچھتے ہو مرتبہ خیر الانام (ﷺ) کا
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے، نامِ خدا کے بعد"

جس کے جمالِ فیض سے دنیا چمک اٹھی
دیکھا نہ ایسا مہ جبیں خیر الوریٰ (ﷺ) کے بعد

علم و ہنر کی بھیک نہ مانگیں کسی سے ہم
حاجت نہیں ہے آپ (ﷺ) کے لطف و عطا کے بعد

جس کی زباں میں سوز تھا، باتوں میں تھا خلوص
پیدا کبھی نہ ہو گا اس شیریں نوا کے بعد

خالق نے کہہ دیا ہے کتابِ مبین میں
ہادی کوئی نہ آئے گا اب مجتبیٰ (ﷺ) کے بعد

گوہر جو اترا خالقِ دنیا کے حکم سے
پھیلا وہ نور چار سُو غارِ حرا کے بعد

گوہر ملسیانی (خانیوال)

رب دوسرا نہیں کوئی ربِ علیٰ کے بعد
کوئی بھی مصطفیٰ (ﷺ) سا نہیں مصطفیٰؐ کے بعد

وابستہ اُن کے دامنِ اطہر سے ہوں مدام
کیا دے گا خیر اب کوئی خیرُ الوریٰ (ﷺ) کے بعد

مانگے بغیر آقا (ﷺ) نے سب کچھ عطا کیا
اب کیا سوال ہو بھلا ایسی عطا کے بعد

پڑھتا ہوں میں درود جو ہر دم حضور (ﷺ) پر
کام آئے گا یہی مرے، میری قضا کے بعد

ختمِ رُسُل بھی، ختمِ نبوّت بھی آپ (ﷺ) ہیں
کوئی نبی نہ آئے گا اب مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

وہ آخری رسول ہیں اور آخری نبی
کوئی نبی نہیں ہے شہِ انبیاء (ﷺ) کے بعد

وہ بخشوائیں گے سرِ محشر، یقین ہے
یہ اور بات، ہوں میں پشیماں خطا کے بعد

حسرت یہ آج تک درِ سرور (ﷺ) کا فیض ہے
خالی کوئی گدا نہیں جاتا صدا کے بعد

محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)

جچتا نہیں ہے کچھ بھی تو "صلِّ علیٰ" کے بعد
چلتا نہیں قلم مرا حرفِ ثنا کے بعد

اک اُمتی ہیں سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے ہم
اب اور کیا طلب ہو بھلا اِس عطا کے بعد

منسوخ ہو گئیں جو کتابیں تھیں اس سے قبل
ادیان ختم سب تری (ﷺ) بزمِ ہُدیٰ کے بعد

ہر سر کو ڈھانپتی ہے بلا فرقِ رنگ و نسل
درکار کچھ نہیں ہے تمہاری رِدا کے بعد

دنیا میں جو ہے مدحت و توصیف ان پہ ختم
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

اک شب میں آپ (ﷺ) شاہدِ کونین ہو گئے
اک اور انتہا پہ گئے انتہا کے بعد

جھٹلا سکا ہے کون صداقت رسول (ﷺ) کی
غارِ حرا سے پہلے یا کوہِ صفا کے بعد

کیا کچھ نہیں ملا ترے صدقے میں اے کریم!
کیا کیا نہ اور پائیں گے دستِ دعا کے بعد

انجم کو لے کر پھرتا ہے عفو و کرم ترا
اس کا بھرم بھی ہے تری جُود و سخا کے بعد

محمد افضال انجمؔ (لاہور)

مانگوں دعا ہر ایک میں "صَلِّ عَلیٰ" کے بعد
اور واسطہ دوں آپ (ﷺ) کا ہر اک دعا کے بعد

دونوں کے درمیاں نہ کوئی اور نام ہے
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

سرکار (ﷺ) ٹھہرے ختمِ نبوّت کے تاجدار
کوئی نبی نہ آئے گا شاہِ ھُدیٰ (ﷺ) کے بعد

قبلہ بھی ان کی مرضی سے بدلا دیا گیا
ترمیم ہو سکے گی نہ ان کی رِضا کے بعد

یا رب نبی (ﷺ) کے روضے پہ جانا نصیب ہو
کوئی نہیں نوائے دل اب اِس نوا کے بعد

پورا ہُوا ہے نعت سے ارمانِ شاعری
حسرت نہیں ہے کوئی نبی (ﷺ) کی ثنا کے بعد

سرکار (ﷺ) کے خزانے سے سب کچھ ملا ریاضؔ
دنیا سے مانگوں کس لیے ان کی عطا کے بعد

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

راضی خدائے پاک ہو اُن کی رِضا کے بعد
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

وہ وجہِ کائنات ہیں، خیرُ الوریٰ بھی ہیں
سب سے عظیم رتبہ ہے اُن کا، خدا کے بعد

اُن کے کرم کا کوئی ٹھکانا نہ مل سکا
مفلس کوئی رہا نہیں اُن کی عطا کے بعد

اُن کے سوا جہاں میں کہیں پر اماں نہیں
جاؤں گا مَیں کہاں پہ درِ مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

مجھ جیسے رُو سیہ کا جہاں میں کوئی نہیں
چُپ چاپ اُن کے در پہ کھڑا ہوں صدا کے بعد

اے توسنِ خیال مدینے کی سمت چل
بخشیں گے وہ کلیم تجھے التجا کے بعد

خواجہ محمد سلطان کلیم (لاہور)

صَلِّ عَلیٰ کا وِرد کرو ہر دعا کے بعد
وہ یوں کہ ہیں حضور (ﷺ) ہی افضل خدا کے بعد

صادِق امین آپ سا آیا، نہ آئے گا
دنیائے آب و گِل میں مِرے مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

ہر اُمتی کے دل میں بسیرا ہے آپ (ﷺ) کا
ہیں آپ ہی وسیلۂ بخشش فنا کے بعد

مدحِ حضور (ﷺ) کرتا رہوں راہیؔ عمر بھر
حسرت نہیں ہے کوئی مجھے اِس عطا کے بعد

گلزار احمد راہیؔ (سکھر)

ہر جَور و ظلم، ہر طرح کی ابتلا کے بعد
آئے حضور (ﷺ) دنیا میں سب انبیاءؑ کے بعد

تابِ قلم کہاں کہ لکھے وصفِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہوتی رقم ہے نعت انھی کی عطا کے بعد

اِس مصرعِ عظیم میں ہے کائنات بند
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

میں نے سوال بھی نہ کیا، چُپ کھڑا رہا
گھر بھر گیا حضور (ﷺ) کے لطف و عطا کے بعد

مجھ پر نگاہِ حضرتِ حسانؓ گر رہے
نغمہ ہو لب پہ نعت کا، رب کی ثنا کے بعد

جبریلؑ کے پروں کو تو جلنے کا تھا خطر
چلتے گئے نبی (ﷺ) مگر اس مُنتہیٰ کے بعد

تدفین کے لیے ہو عطا خاکِ ارضِ پاک
مانگوں وسیم اور کیا مَیں اِس عطا کے بعد

وسیم قریشی (سکھر)

پایا نہیں سُکوں درِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) کے بعد
جچتی نہیں کہیں کی فضا اُس فضا کے بعد

تواب کی نگاہِ کرم ہم پہ پڑ گئی
آقا (ﷺ) کے در پہ پہنچے اگر ہم خطا کے بعد

اب حشر تک کوئی نہ اُسے دیکھ پائے گا
رُویت خدا کی ختم ہے شمسُ الضحیٰ (ﷺ) کے بعد

کوشش کرو کہ پاؤ کچھ آقا حضور (ﷺ) سے
لازم ہے رب کا لطف، نبی (ﷺ) کی عطا کے بعد

ڈرنا خدا سے، آقا و مولا (ﷺ) سے مانگنا
سرور (ﷺ) کا پیار ملتا ہے خوفِ خدا کے بعد

چاہو جو استجاب یقینی تو دوستو!
کرنا دعا وظیفہ صَلِّ عَلیٰ کے بعد

جاں دینا حِفظِ حُرمتِ آقا (ﷺ) میں، ہے حیات
آغاز ہی بقا کا تو ہے اِس فنا کے بعد

گھر بھر کو اُس کے، مالکِ عالَم نے بھر دیا
مقصورۂ نبی (ﷺ) پہ صدائے گدا کے بعد

رُوحُ الامینؑ حضور (ﷺ) کے پیچھے پڑا رہا
پیچھا نہ چھوڑا عمر بھر اُس نے حرا کے بعد

معراجِ مصطفیٰ (ﷺ) میں کیا ہفت آسماں کا ذکر
ان کا سفر شروع ہُوا تھا خلا کے بعد

سب کچھ تو مل گیا تھا اُنھیں اِس عطا کے ساتھ
ابنِ زُہیرؓ چاہتے بھی کیا رِدا کے بعد

جو میں نے بارگاہِ حبیبِ خدا (ﷺ) میں کی
اُترا ہے لطفِ رب اُسی آہ و بُکا کے بعد

مانے گئے ہیں نبیوںؑ سے افضل حبیبِ رب (ﷺ)
پیمانِ انبیاءؑ سے، اور اک اقتدا کے بعد

[1] جھوٹوں پہ لعنتیں ہیں خدا کی ہزارہا
ممکن نہیں کہ آئے نبی مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

جچتے ہی جس کے مشکلیں عنقا ہوئیں تمام
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

ضامن ہماری رُستگاری کا بروزِ حشر
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

محمودؔ کو تو مغفرت کا ہو گیا یقیں
دفنِ بقیع کے لیے اپنی دعا کے بعد

راجا رشید محمودؔ

"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"
بس مجتبیٰ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

دیتے ہیں اذنِ رب سے وہ (ﷺ) مخلوق کو پناہ
کہفُ الوریٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

بے شک قمر کو نور دیا ہے قدیر نے
بدرُ الدّجیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

سورج کو رب نے کر دیا جلتا ہوا چراغ
شمسُ الضحیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

مالک خدا جہان کا، وہ (ﷺ) سرورِ جہاں
صدرُ العلیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

ہادی خدا کی ذات ہے، ہادی ہے اُن (ﷺ) کی ذات
نورُ الھدیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

اذنِ خدا سے کرتے ہیں مشکل کشائی آپ (ﷺ)
مشکل کشا (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

قاسم ہیں نعمتوں کے وہ (ﷺ)، معطی ہے ذاتِ حق
حاجت روا (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

ہر حسن شمعِ حسن سے اُن (ﷺ) کی ہے مستنیر
خیرُ الوریٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

محبوبِ ذاتِ حق (ﷺ) پہ دو عالم نثار پھول
اُس دلربا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

تنویر پھولؔ

کس آشنا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد؟
"بس مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

اُلفت کی داستاں میں، رسولِ کریم (ﷺ) کی
ذاتِ عُلا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

ہر شعبۂ حیات میں ہر رہنمائی کو
اک رہنما کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

اُس نامہ و پیام میں جو لایا جبرئیل
ماہِ حرا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

روشن جہانِ جن و بشر جس ضیا سے ہے
بس اُس ضیا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

جن کی رضا کو دیتا ہے رحمان فوقیت
ان کی رضا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

حق کی حقیقتیں ہوئیں طیبہ سے بے نقاب
اور حق نما کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

محمودؔ پختہ اپنا ہے ایماں، اسی لیے
ظلِ خدا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

راجا رشید محمودؔ

نامِ شہِ انام (ﷺ) ہے نامِ خدا کے بعد
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

آدمؑ نے آنکھ کھولی تو دیکھا یہ عرش پر
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

پہنچا حجاز میں تو مرے دل نے کہا
"اک مصطفےٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

کلمے کے پہلے حصے میں اللہ کا ہے نام
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

لولاک اُن (ﷺ) کی شان ہے، ظاہر ہے اس سے یہ
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

دونوں ہیں نام آپ (ﷺ) کے، دونوں میں لفظِ حمد
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

صبح و مسا چمن میں کہا پھول نے یہی
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

تنویر پھول

ذکرِ شہِ انام (ﷺ) ہے نامِ خدا کے بعد
یہ وِرد صبح و شام ہے نامِ خدا کے بعد

پہلے اسی کا ذکر ہے ہر کارِ خیر سے
سرکار (ﷺ) پر سلام ہے نامِ خدا کے بعد

تحریر ہے جو نور کے حرفوں سے عرش پر
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

حمد خدا کے بعد ہے مولائے کل (ﷺ) کی نعت
مدحت کا اہتمام ہے نامِ خدا کے بعد

ہیں حرزِ جاں درود و تحیّت کے زمزمے
جچتا یہی کلام ہے نامِ خدا کے بعد

ہر دم نیا مراقبہ محرابِ نعت میں
اپنا تو بس یہ کام ہے نامِ خدا کے بعد

پڑھتا ہوں ان کے اسمِ گرامی پہ میں درود
پونجی یہی تمام ہے نامِ خدا کے بعد

قطعہ ہو یا رباعی، قصیدہ ہو یا غزل
مدحِ نبی (ﷺ) مُدام ہے نامِ خدا کے بعد

اس نام سے ہے بزمِ عناصر کی ابتدا
اس پر ہی اختتام ہے نامِ خدا کے بعد

اس نام سے ہے خیمۂ گردوں تنا ہُوا
اس نام کو دوام ہے نامِ خدا کے بعد

یہ بات ہر کتابِ مقدّس میں ہے لکھی
سرکار (ﷺ) کا مقام ہے نامِ خدا کے بعد

لوحِ مبیں پہ نام ہے سرکار (ﷺ) کا رقم
یہ نام ہی امام ہے نامِ خدا کے بعد

شہزاد میرے آقا و مولا (ﷺ) کے نام کا
کس درجہ احترام ہے نامِ خدا کے بعد

محمد شہزاد مجددی (لاہور)

اسمِ شہِ انام (ﷺ) ہے نامِ خدا کے بعد
لب پر یہی مُدام ہے نامِ خدا کے بعد

نامِ خدا جُو کہ نبی (ﷺ) سے ہو گفتگو
سرکار (ﷺ) سے کلام ہے نامِ خدا کے بعد

کرتا ہے رم مدینۂ سرکار (ﷺ) کی طرف
اسپِ خیال رام ہے نامِ خدا کے بعد

ناصر خدا جو ہے تو دیارِ رسول (ﷺ) کی
ہر راہ چند گام ہے نامِ خدا کے بعد

قرآں میں چار بار جو آیا ہے، دوستو!
بس اک وہی تو نام ہے نامِ خدا کے بعد

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سلام تو کرتا ہوں بیشتر
پر، ان کو یہ سلام ہے نامِ خدا کے بعد
جن کا برائے سمۂ مومن لزوم ہے
"اک مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"
محمود لب پہ صرف نعوتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) رہیں
ہر اور بات خام ہے نامِ خدا کے بعد

راجا رشید محمود

"سیدِ ہجویر نعت کونسل" کا ۹۵واں

آٹھویں سال کا آخری ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۵ دسمبر ۲۰۰۹

چوپال (ناصر باغ) لاہور میں نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت: محمد ابراہیم عاجز قادری (امیر تبلیغ اسلامی)

مہمانِ خصوصی: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

مہمانِ اعزاز: محمد شہزاد مجددی

مہمان شاعر: صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور شریف)

قاریٔ قرآن: صاحبِ صدارت

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:

"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

شاعر:

سید انوار ظہوری

(وفات: ۱۶ دسمبر ۲۰۰۷)

آٹھویں سال کا آخری مشاعرہ

''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''

سید انوار ظہوریؔ صفحہ۔ ۶۹

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہم سمجھتے ہیں، پۓ نعت حقیقت اپنی
لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی

شرط لازم ہے جو اوصاف نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خاطر
وہ جزالت، نہ فصاحت، نہ بلاغت اپنی

ہاتھ آیا کوئی پیرایۂ اظہار کہاں
ہو سکی قید نہ الفاظ میں چاہت اپنی

وہ مرے دل کی صداقت سے بخوبی واقف
میں نے دنیا کو دکھائی نہ محبّت اپنی

پھر کسی اور تعارف کی ضرورت کیا ہے
رنگ جائے جو اسی رنگ میں سیرت اپنی

کاش یہ بات کسی لمحہ سمجھ لے اُمّت
عزّتِ احمدِ مختار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے عزت اپنی

ہٹ سکے گی نہ کبھی گنبدِ خضرا سے نظر
جب 'الوریٰ' نہ اجنتا ہے ضرورت اپنی

قبلہ و کعبہ سے منسوب تمدّن اپنا
ٹیکسلا میں، نہ ہڑپّہ میں ثقافت اپنی

یاد ہم سب کو رکھا آپ نے معراج کی شب
عرش پر بھی نہ بھلائی گئی اُمّت اپنی

کل بھی دل شاد رکھا اس نے ظہوریؔ مجھ کو
آج بھی عشقِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے ضرورت اپنی

سید انوار ظہوری

حمدِ باری تعالیٰ

عرض کرتا ہوں گزارش پہ صراحت اپنی
تیرے شایاں نہیں مولا یہ عبادت اپنی

تیری تسبیح پہ مبنی ہے روایت اپنی
تیری تحمید سے معمور حکایت اپنی

تیری توفیق پہ موقوف بلاغت اپنی
تیرے قرآن سے ماخوذ وضاحت اپنی

تیرا احسان ہے مخلوق پہ مولا! یہ بھی
تو نے خود کر کے دکھائی ہمیں مدحت اپنی

تیری تکبیر کا معیار وہی ہے بے شک
کی بیاں تو نے جو قرآن میں عظمت اپنی

ساری دنیا پہ کیا تو نے یہ احسانِ عظیم
سونپ کر سرورِ عالم (ﷺ) کو رسالت اپنی

نوعِ انساں پہ یہ اک اور کرم ہے تیرا
تو نے آدم کو عطا کی ہے خلافت اپنی

بندگی کا تری حق ہم سے ادا ہو کیسے
قابلِ عرض نہیں ہے یہ ریاضت اپنی

دل سے اقرار ہے اس عجزِ بیاں کا مجھ کو
لائقِ حمد نہیں کوئی عبادت اپنی

یا الٰہی! ترے الطاف و عنایت کے سوا
کون کرتا ہے بھلا اور کفالت اپنی

دل تری یاد سے معمور ہے مولا! ہر دم
تذکرہ تیری کریمی کا ہے عادت اپنی

سہو و نسیان کے مارے ہوئے انسانوں پر
تو نے ہر حال میں فرمائی ہے رحمت اپنی

ہے ترے لطف و نوازش پہ بھروسا ہم کو
ہم خطا کار ہیں اور سہو ہے فطرت اپنی

یاد ہے روح کو اقرار ''بلیٰ'' کا اب تک
بندگی سے تری مخمور ہے طینت اپنی

اک ترا ذکر ہی خلوت میں انیسِ جاں ہے
بس تری یاد میں لگتی ہے طبیعت اپنی

شکر شہزادؔ جو کر پائے تو کیسے تیرا
تو نے بخشی ہے مجھ ایسے کو رفاقت اپنی

شہزادؔ مجددی (لاہور)

یا خدا! کر تُو عطا مجھ کو بھی جنّت اپنی
اور کراتا مجھے ہر وقت زیارت اپنی

ساری مخلوق میں انساں کو فضیلت بخشی
یا خدا! تُو نے اسے دے کے خلافت اپنی

با مقدّر ہیں وہ بندے جنھیں مولا! تُو نے
بخشی نے صورتِ محبوب (ﷺ) میں رُویت اپنی

بے اجازت تری کچھ بھی کوئی کر سکتا نہیں
جُز ترے کوئی جو رکھتا نہیں طاقت اپنی

عشق میں تیرے فنا خود کو جو کر دیتا ہے
ایسے قُقنُس کی طرح تجھ سے ہو الفت اپنی

معرفت تُو نے عطا کی ہے بہت سوں کو مگر
جز پیمبر (ﷺ) کے عیاں کب کی حقیقت اپنی

مجھ سا عاصی بھی یہ رکھتا ہے تمنّا یا رب!
خواب میں مجھ کو عطا کر دے زیارت اپنی

ہے بھلا اس میں ہمارا ہی، تُو ہے اس سے غنی
فائدہ تجھ کو نہیں دیتی عبادت اپنی

یاد سے تیری صد افسوس ہوئے ہیں غافل
بھول جانا تجھے یا رب! ہے حماقت اپنی

تیرے دربارِ کرم میں یہ خدایا ہے دعا
از پئے سرورِ دیں (ﷺ) پاک ہو طینت اپنی

یا الٰہی! ہے تری ذات رحیم و ارحم
مجھ سے عاجزؔ پہ بھی کر خاص عنایت اپنی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

کیا دکھائیں گے خدایا تجھے صورت اپنی
حشر میں جب تُو لگائے گا عدالت اپنی

یا خدا! تیری عبادت میں ہے عزّت اپنی
زندگانی ہے بغیر اس کے رذالت اپنی

بے نیازی ہے تری یہ کہ عنایت تیری
مُشرکوں پر بھی جو کرتا ہے تُو رحمت اپنی

اپنی مرضی سے تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے
اے خدا! تیری عطا کردہ ہے طاقت اپنی

اپنی اوقات تھی ہرگز نہ الٰہی! ایسی
تیری رحمت ہی سے قائم ہے یہ عزت اپنی

بہرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہو عنایت یہ بھی
مومنوں کی سی خدایا ہو فراست اپنی

یا خدا! تجھ سے یہ اُمید لگا رکھّی ہے
ایک دن بخشے گا مجھ کو بھی تُو رویت اپنی

صدقۂ غوثِ جلیؒ یہ بھی دعا کر لے قبول
میرے دل کو بھی عطا کر دے محبّت اپنی

آہ! دنیا کے جھمیلوں میں ہُوا ہوں غافل
یا خدا! اس سے بچا، ہے یہ ہلاکت اپنی

ہر طرح کی ہمیں گمراہی سے رکھنا محفوظ
بہرِ سرکار (ﷺ) ہمیں بخش حفاظت اپنی

تیرے دربار میں عاجزؔ یہ دعا کرتا ہے
راہِ تبلیغ میں یا رب! ہو شہادت اپنی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

ہے دُعا تجھ سے الٰہی! ہمہ ساعت اپنی
ہم پہ رکھنا تُو سدا چادرِ رحمت اپنی

بابِ کعبہ پہ دُعا گو ہیں بچشمِ پُر نم
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

بے گُماں مولا! تری بندہ نوازی یکتا
ہو کرم ہم پہ کہ ناقص ہے عبادت اپنی

کور چشموں کو نظر آتا نہیں کچھ لیکن
تُو دکھاتا ہے ہمیشہ ہمیں قدرت اپنی

حمد اور نعت ہی کہنے میں سُکوں ملتا ہے
تری توفیق سے مائل ہے طبیعت اپنی

گرمیِ زیست عطا کرنے کو سُورج بخشا
حکم سے تیرے وہ دیتا ہے حرارت اپنی
تُو نے رہنے کو ہمیں فرشِ زمیں کا بخشا
آسماں حکم سے تیرے ہے بنا چھت اپنی
ہم کہ مظلوم ہیں، مجبور ہیں، کمزور بھی ہیں
ہو کرم ہم پہ، دگرگُوں ہُوئی حالت اپنی
نام لیوا ترے محبوب (ﷺ) کا یہ پھولؔ بھی ہے
اُن کے صدقے میں عطا کرنا تُو جنّت اپنی

تنویر پھولؔ (نیویارک)

مُطربِ ہست نے چھیڑا جو سُرودِ ازلی
حرفِ ''کُن'' سے کیا تخلیق جہانوں کو سبھی
خالقِ ارض و سما، سارے جہاں کا داتا
آئے نہ اس کے خزانوں میں کبھی کوئی کمی
نعمتیں اس کی عطا کردہ ہیں بے حدّ و حساب
ہم پہ ہیں اُس کی عنایات بھی کیسی کیسی
سر بہ سر لطف و عطا، جُود و سخا کا مصدر
اُس سا عالم میں کہاں کوئی ہے جوّاد و سخی
وہی ہر عقدہ کو وا، مشکلیں آسان کرے
اور سُلجھاتا ہے ہر گتھی کہ ہو اُلجھی ہوئی
واقفِ سرِّ نہاں، عالمِ ہر غیب و شہود
اس کی قدرت کے احاطے سے نہیں باہر کوئی
پیکرِ نور خدا اس کے حبیبِ حق (ﷺ) ہیں
روشنی ارض و سماوات کی ذاتِ باری

اُس نے بخشی ہے پیمبر کو وہ رفعت، جس سے
''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''
دیکھ کر شانیں نئی قدرتیں اس کی نیّرؔ
ساری مخلوق زمانے کی ہے حیرت میں پڑی

ضیا نیّرؔ (لاہور)

پاس میرے ہے ریاضت نہ عبادت اپنی
اے خدا پیش میں کرتا ہوں ندامت اپنی
میں بُروں سے ہوں بُرا اور تو رحمٰن و رحیم
میرے احوال پہ کرتا ہے تو رحمت اپنی
دشمنِ دیں ہوئے تہذیب کے دشمن یا رب!
اہلِ ایماں کو عطا کیجیے قوّت اپنی
اے خدا! تُو تو ہے رحمت کے سمندر کی طرح
ایک قطرے سے بھی کم تر ہے حقیقت اپنی
ساتھ دھڑکن کے مرے دل میں ہو چاہت تیری
یوں مرے دل میں رواں کر دے محبّت اپنی
تجھ پہ اُمّید لگائے ہوئے بیٹھا ہے سمیرؔ
جُز ترے کس سے کہے جا کے ضرورت اپنی

سمیرؔ آفتاب (لاہور)

حمدِ رحمان ہے دراصل عقیدت اپنی
اپنی خوش بختی سے اس میں ہے صلابت اپنی
رب کی تکوینِ عوالم میں تھی حکمت اپنی
قوّت اپنی، کمال اپنا تھا، قدرت اپنی

بھیج کر صورتِ محبوب (ﷺ) میں رحمت اپنی
وہ دکھاتا ہے جہانوں کو مشیّت اپنی

اُس نے محبوب (ﷺ) کی خاطر رکھی رُویت اپنی
یوں کہ اُن کو ہی دکھائی تھی حقیقت اپنی

حمدِ خلاقِ جہاں کی ہے، تو اس کا باعث
اپنا وجدان ہے، فہم اپنا، فراست اپنی

مُلتزم مرجع ہے دنیا کے مسلمانوں کا
اور حُجر بوسی ہے تمہیدِ ثقافت اپنی

اِس میں مالک کے ہیں احکام عمل کرنے کو
پڑھ کے قرآں کو، کھلی چشمِ بصیرت اپنی

حاکمیّت ہے جہانوں کی سزاوار اُسی کو
جس نے رکھّی ہے دلوں پر بھی حکومت اپنی

رکھّا طاعت میں مگن کرّوبیاں کو، لیکن
سونپی اللہ نے آدمؑ کو نیابت اپنی

بے ادب رب کا ہُوا، حکم عُدُولی کی تھی
سُوئے شیطانِ لعیں یوں بھی ہے نفرت اپنی

بخشی محبوب (ﷺ) کے بندوں کو خدائے کُل نے
بخشش اپنی، عطا اپنی، عنایت اپنی

کیا نہیں جانتا سب میرے حوائج مالک
کیا ضروری ہے کہ بتلاؤں ضرورت اپنی

اپنی بے عملی، گنہگاری، سیہ کاری پر
جا کے کعبے میں کھلی چشمِ ندامت اپنی

حشر میں نعت کی اللہ اجازت دے گا
کام آ جائے گی اِس باب میں منّت اپنی

کیسے انجام پہ پہنچائے گی لوگو! سوچو
دینِ خالق کے شعائر سے بغاوت اپنی

ہر طرف مُلک میں دہشت کی پر افشانی ہے
اسمِ اعظم ہی سے ممکن ہے حفاظت اپنی

لرزہ اعصاب پہ محمودؔ نہ کیوں ہو طاری
جب دکھاتا ہے خدا شانِ جلالت اپنی

راجا رشید محمود

نعت حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسّلام

مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حشر میں فرمائیں شفاعت اپنی
ربِّ کونین! یہی تجھ سے ہے منّت اپنی

دُنیوی دولت و جاگیر کے کیوں پیچھے پڑیں
عشقِ محبوبِ الٰہی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو ہے دولت اپنی

عظمت و شانِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جو ہوتی ہے خلاف
بات ایسی نہیں سُنتی ہے سماعت اپنی

رب کے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے محبوب کہا جب ان کو
اس لیے آلؑ و صحابہؓ سے ہے الفت اپنی

ان کی چشمانِ کرم ہم پہ اٹھیں گی اک دن
آشکارا ہے سبھی ان پہ جو حالت اپنی

میری بُجھتی ہوئی آنکھوں کی یہی ہے فریاد
سبز گنبد کی ہے رُویت میں طراوت اپنی

دولت و منصب و شہرت پہ نہیں ناز ہمیں
نسبتِ شاہِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے عزّت اپنی

گفتگو ہو کہ ہو تحریر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حق میں
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

چھوڑ کر سُنّتِ محبوبِ خدائے برحق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
طرزِ اغیار پہ چلنا ہے حماقت اپنی

دست بستہ ہے یہی آپ سے درخواست حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
اب عطا کیجیے ہم کو بھی زیارت اپنی

جو بھی گستاخِ شہنشاہِ زماں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے عاجزؔ
کیوں نہ تا زیست رہے اُس سے عداوت اپنی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

ذکرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہو جائے جو عادت اپنی
دُور ہو جائے گی ہر ایک مصیبت اپنی

اپنے بارے میں یہ صدّیقؓ سے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا
کس کو معلوم ہے جُز رب کے حقیقت اپنی

اُسوہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا لاریب ہے منشورِ حیات
چھوڑنا اس کو سراسر ہے ہلاکت اپنی

حفظِ ناموسِ رسالت ہی میں گزرے یہ حیات
اور اس راہ میں ہو جائے شہادت اپنی

ہم نے عُشّاقِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہی سیکھا ہے
نعت کہنا بھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی، ہے عبادت اپنی

التجا آپ سے کرتے ہیں گنہ گار حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
ڈالیے ہم پہ بھی چشمانِ عنایت اپنی

جس کو بھاتی نہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان و عظمت
اس سے بالکل نہیں ملتی ہے طبیعت اپنی

پڑھ کے قرآں ہمیں معلوم ہوا، آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

دشمنِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نہ تعلّق جوڑو
دوستو! بس یہی تم کو ہے نصیحت اپنی

التجا آپ سے عاجزؔ کی یہی ہے سرکارؐ
خواب میں آ کے دکھا دیجیے صورت اپنی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

آستانِ شہِ عالم (ﷺ) سے ہے نسبت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

میں بھی دیکھوں گا کبھی گنبدِ خضریٰ اُن کا
رنگ لائے گی کسی روز محبّت اپنی

اے غمِ بزمِ جہاں، غور سے تُو بھی سن لے
طاعتِ سرورِ کونین (ﷺ) ہے راحت اپنی

اے خوشا بخت کہ ہوں میں بھی ثنا خواں اُن کا
کیا یہ کم ہے کہ ہے سرکار (ﷺ) سے نسبت اپنی

یہ بھی ہے حق کی عطا سرورِ دیں (ﷺ) کے صدقے
لِلّٰہِ الْحَمْد، سلامت ہے بصیرت اپنی

اُن کو جب اپنے تصوّر میں بسا لیتا ہوں
ختم ہو جاتی ہے اُس وقت مصیبت اپنی

گلشنِ زیست کی ہیں اُن سے بہاریں قائم
زیورِ سیرتِ سرکار (ﷺ) ہے زینت اپنی

ذکرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے سہارا اپنا
اسمِ محبوبِ خدوند (ﷺ) ہے طاقت اپنی

اِس حوالے سے مَیں اُمّید کرم رکھتا ہوں
گرچہ عاصی ہوں مگر اُن سے ہے نسبت اپنی

یہ اَب و جَد کی توجّہ کا اثر ہے سارا
جانبِ نعت جو مائل ہے طبیعت اپنی

اپنا سرمایہ فقط عشقِ حبیبِ داور (ﷺ)
حُبِّ محبوبِ دو عالم (ﷺ) ہے ضرورت اپنی

اُن کی الفت کے لیے اپنا یہ دل ہے نازشؔ
بہرِ دیدارِ پیمبر (ﷺ) ہے بصارت اپنی

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

ٹوٹ سکتی نہیں ایمان سے نسبت اپنی
رب کے محبوب (ﷺ) سے قائم ہے محبّت اپنی

اس سے بڑھ کر تو نہیں کوئی سعادت اپنی
ہو اگر ارضِ مدینہ میں شہادت اپنی

دستِ سلطانِ مدینہ (ﷺ) پہ یہ بیعت اپنی
نام پر ان کے فدا عزّت و حُرمت اپنی

ہاتھ آ سکتی ہے کھوئی ہوئی عظمت اپنی
ہو اگر اُسوۂ آقا (ﷺ) سے شباہت اپنی

گُنگ ہے نعت کے میداں میں فصاحت اپنی
ہیچ قرآن کے آگے ہے بلاغت اپنی

اہلِ عصیاں کو شفاعت کا سنایا مژدہ
کتنی محبوب ہے سرکار (ﷺ) کو اُمّت اپنی

اس کی شوکت کا عُلُو روحِ امیںؑ سے پوچھو
جس کے سینے میں رکھی حق نے امانت اپنی

یوں تو کعبہ میں بھی اک خاص کشش ہے، لیکن
شہرِ سرکار (ﷺ) میں لگتی ہے طبیعت اپنی

حرف در حرف ہے تابانیٔ اوصافِ حبیب (ﷺ)
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

روبرو سورۂ وَالشَّمس کو رکھ لیتے تھے
جب کبھی دیکھنی ہوتی انھیں صورت اپنی

سورۂ طٰہٰ و یٰسٓ و ضُحیٰ کی صورت
کی ہے قرآں نے کئی بار تلاوت اپنی

دور و نزدیک سے سنتے ہیں وہ یکساں کیونکہ
ان کو اللہ نے دے دی ہے سماعت اپنی

کون ہے سرورِ عالم (ﷺ) کے سوا دنیا میں
جس کی طاعت کو کہا حق نے اطاعت اپنی

جنّتِ عدن کی تقسیم کی بابت حق نے
اپنے محبوب (ﷺ) کو بخشی ہے نیابت اپنی

حشر میں ان کے کرم نے ہی بچایا ہم کو
کام آئی نہ وہاں کوئی عبادت اپنی

اُمتِ سرورِ کونین (ﷺ) جو ٹھہرے ہم لوگ
حشر کے روز مسلّم ہے قیادت اپنی

ہم ہیں منسوب شہِ کون و مکاں (ﷺ) کے در سے
اس سے بڑھ کر بھی کوئی ہو گی فضیلت اپنی

گُل بدن ہم نے مدینہ میں کئی دیکھے ہیں
بھول جاتے ہیں وہاں جا کے نزاکت اپنی

ڈھیر سرکار (ﷺ) کے قدموں میں لگا دیتا تھا
کوئی قوّت، کوئی حشمت، کوئی دولت اپنی

ساتھ ہر لحظہ رہا غار سے جو تا بہ مزار
آپ نے دی اُسی محسن کو خلافت اپنی

فارقِ باطل و حق، عدل کا پیکر فاروقؓ
جس کو بخشی شہِ والا (ﷺ) نے عدالت اپنی

ہادی و مہدی و راشد کیا اور اس پہ مزید
کی عطا حضرتِ عثمانؓ کو لطافت اپنی

حکمت و علم سے حیدرؓ کو نوازا پہلے
اَسَدُ اللہ کہا دے کے ولایت اپنی

ساتھ سرکار (ﷺ) کے روضے میں ہیں آسودۂ خاک
پائی دنیا ہی میں شیخینؓ نے جنّت اپنی

کعبؓ و حسانؓ و بوصیریؒ و رضاؒ کے صدقے
نعتِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) ہے کرامت اپنی

زائرِ شہرِ نبی (ﷺ) حدِ ادب میں رہنا
تم کو کروائیں گے سرکار (ﷺ) زیارت اپنی

رہنما آج بھی ہیں ان کے فرامین تمام
ان کے ارشاد پہ مبنی ہے شریعت اپنی

منبعِ رُشد ہے سرکار (ﷺ) کی ہر اک ادا
ان کی طاعت سے ہے مشروط ہدایت اپنی

شہرِ حکمت سے ہے شہزاد علاقہ مجھ کو
خیر سے علم و ہُنر تو ہیں وراثت اپنی

شہزادؔ مجددی (لاہور)

نعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) رہی عادت اپنی
میرے مولیٰ! ہو یہ مقبول عبادت اپنی

"لفظ ور لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"
پختہ یوں بھی تو ہے سرکار (ﷺ) سے نسبت اپنی

لب پہ ذکر ان کا رہے، دل میں سدا یاد ان کی
وردِ تسلیم و تحیت رہے قسمت اپنی

مدحتِ احمدِ مُرسَل (ﷺ) کی جو توفیق ملی
لِلّٰہِ الحمد کہ ہے اوج پہ قسمت اپنی

والضُّحیٰ کہ کے کرے یاد جسے خالقِ حُسن
وہ نبی (ﷺ) ہم کو دکھاتے ہیں وجاہت اپنی

طالبِ لطف و عنایات و کرم ہیں آقا (ﷺ)!
حشر میں کیجیے عطا ہم کو شفاعت اپنی

رحمت و رافتِ آقا (ﷺ) پہ یقیں ہے ہم کو
بخشوائیں گے قیامت میں وہ اُمّت اپنی

ہر نبی لائقِ تعظیم ہے یوں تو لیکن
ہے محمد (ﷺ) کی خداداد فضیلت اپنی

مَا رَمَیْتَ نے بتایا ہے کہ طاقت ان (ﷺ) کی
عینِ اللہ کی ہے طاقت و قوّت اپنی

رب کی خوشنودی ہے سرور (ﷺ) کی رِضا میں پنہاں
ان کی طاعت کو خدا کہتا ہے طاعت اپنی

فاصلے لاکھوں برس کے کیے طے لمحے میں
ان کے رفرف میں یہ پائی گئی سُرعت اپنی

رچ گئی اس میں جو انفاسِ نبی (ﷺ) کی خوشبو
منفرد اِس لیے طیبہ کی ہے نُزہت اپنی

یہ تو آقا (ﷺ) کی محبت کا اثر ہے نوریؔ
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

صاحبزادہ محمد مُحِبّ اللہ نُوری (بصیر پور)

مستند کرنی ہو جس نے بھی عقیدت اپنی
بابِ جبریل پہ رکھ آئے فضیلت اپنی

نعت ہو جائے جو توفیقِ خداوندی سے
اپنی ہی نظروں میں بڑھ جاتی ہے وقعت اپنی

پاؤں اُکھڑے نہ کبھی آپ کے پسپائی میں
فتح کر کے بھی دکھائی نہیں سطوت اپنی

سنگ ریزے لبِ گویا نہیں رکھتے لیکن
آپ کہ دیں تو بدل لیتے ہیں فطرت اپنی

قتل کرنے کوئی نکلے تو وہ فاروقؓ بنے
ہے درِ شاہِ دو عالم (ﷺ) کی روایت اپنی

دوست دشمن سبھی اب سائے میں آ بیٹھے ہیں
تان دی آپ نے جو چادرِ رحمت اپنی

جب قدم بڑھ گئے سدرہ سے بھی آگے اُن کے
ہفت افلاک کو کم پڑ گئی رفعت اپنی

مدحِ سرکار (ﷺ) کہاں اور کہاں تو واجد
دیکھ آئینے میں جا کر ذرا صورت اپنی

واجد امیر (لاہور)

یاد آتی ہے شہِ دیں (ﷺ) سے وہ قربت اپنی
گنبدِ سبز کا نظارہ تھا جنّت اپنی

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس نہ گئے، گرچہ وطن تھا مکّہ
حشر تک طیبہ میں رکھی ہے سکونت اپنی

دل کی گہرائی سے نکلے ہیں ثنا کے اشعار
''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''

رب نے بھیجا جو سلام، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم پر بھیجا
یاد معراج میں تھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اُمّت اپنی

ظُلمتِ کُفر کو کعبے میں ٹھکانا نہ ملا
روشنی دینے لگا ماہِ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی

فتحِ مکّہ ہو، اُحُد ہو کہ ہو طائف کا سفر
دُشمنوں پر بھی لُٹاتے تھے وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رحمت اپنی

جب نظر پڑتی ہے، آنکھوں کو سُکوں ملتا ہے
ڈالتا گُنبدِ خضرا ہے طراوت اپنی

حمد اور نعت ہوں میزانِ عمل میں بھاری
کاش، مقبول ہو محشر میں سعادت اپنی

شُکر کرتی ہے زباں کاتبِ تقدیر کا پھولؔ
سبز گنبد کے قریں لائی ہے قسمت اپنی

تنویر پھولؔ

نعت لکھنے ہی سے ظاہر ہے عقیدت اپنی
اور ہر لفظ میں پنہاں ہے مُحبت اپنی

نعت گوئی سے ہوئی دہر میں شہرت اپنی
ورنہ بستی میں تو بالکل نہ تھی حُرمت اپنی

نعتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اس واسطے رہتا ہوں مگن
نعت لکھنا بھی تو ہے ایک عبادت اپنی

نعتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھی جب تو یہ احساس ہوا
''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''

نعتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تو لائق نہیں الفاظ مگر
''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''

نعت لکھنے ہی میں رہتا ہوں جو مصروف سدا
خوب آتی ہے مرے کام فراغت اپنی

نعت لکھتا ہوں تو ہو جاتے ہیں غم سارے غلط
یوں بھی کام آئی مری اُن سے مُحبّت اپنی

نعتِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے صلہ یہ بھی ذکی!
جا بجا ہونے لگی دہر میں عزّت اپنی

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

وہ بھی دن تھے کہ تھی ہر جا پہ حکومت اپنی
میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! وہ پلٹ آئے سیادت اپنی

واسطہ جب بھی دیا میں نے خدا کو اس کا
کام آئی ہے بہت اُن سے مُحبّت اپنی

جو بھی دشمن ہیں خدا اور حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
ترک میں کیسے کروں اُن سے عداوت اپنی

جو شہنشاہ بھی آتا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در پر
چھوڑ کر آتا ہے ہر شوکت و سطوت اپنی

اِستعانت مری فرماتا ہے ربِّ قادر
مائلِ نعت جو ہوتی ہے طبیعت اپنی

اُن کی حُرمت پہ فدا میرے دل و جاں ہی نہیں
بلکہ ماں باپ نثار اور ہے عترت، اپنی

میں نے آقا (ﷺ) کے وسیلے سے جو کی پیشِ خدا
اُس نے کی لمحہ میں پوری وہ ضرورت اپنی

میرے دل میں نہ بسے دولتِ دنیا کی طلب
یوں عطا کیجئے سرکار (ﷺ)! مودّت اپنی

دیدِ روضہ میں یہ تاثیر بھی' اعجاز بھی ہے
دیکھ کر اس کو ہوئی تیز بصارت اپنی

آپ کے در پہ میں ہر سال ہی آؤں آقا (ﷺ)!
کیجیے مجھ کو عنایت یہ اجازت اپنی

حشر میں مجھ پہ بھی اُٹھے گی شَفاعت کی نظر
اشکِ خوں رنگ کریں گے جو وضاحت اپنی

التجا آپ سے اے شافعِ محشر (ﷺ)! ہے یہی
مرحمت حشر میں کیجے گا شَفاعت اپنی

اُن کی سیرت پہ تدبُّر جو میں کرتا ہوں ذکی!
اور بڑھ جاتی ہے آقا (ﷺ) سے عقیدت اپنی

رفیع الدین ذکی قریشی

جس کو مطلوب ہو کونین میں عزّت اپنی
رکھّے مضبوط وہ سرکار (ﷺ) سے نسبت اپنی

رحمتیں اُس پہ لُٹاتا ہے مِرا ربِّ کریم
ذکرِ آقا (ﷺ) جو بنا لیتا ہے عادت اپنی

نعتِ محبوبِ خدا (ﷺ) چارۂ دردِ عصیاں
یہی سرمایۂ یہی دولت و ثروت اپنی

کوچۂ سرورِ عالم (ﷺ) کے بھکاری ہیں ہم
مرحبا مرحبا یہ شان' یہ شوکت اپنی

حُبِّ حسنینِ کریمینؓ سے دل ہے معمور
جنّت اپنی ہے' ہر اک نعمتِ جنت اپنی

ہم ہیں مدّاحِ شہنشاہِ مدینہ (ﷺ) عارفؔ
ہے بڑی خَلق میں حیثیت و وَقعت اپنی

محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ)

حرف در حرف رقم ان (ﷺ) سے مُحبّت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

آپ (ﷺ) کے در پہ کُھلی جا کے حقیقت اپنی
پہلے معلوم کہاں تھی ہمیں قیمت اپنی

ان (ﷺ) کا ہو جانے سے ہو جائے گی وُقعت اپنی
ان کا بن جانے سے بن جائے گی قسمت اپنی

اپنی ہر ایک تمنّا ہے اسی پر موقوف
آپ (ﷺ) کی چشمِ عنایت ہے ضرورت اپنی

سایۂ گُنبدِ خضرا میں کٹیں دن باقی
اور اب اس کے سوائے نہیں حسرت اپنی

کہہ گئے اشک خطاؤں کی کہانی ساری
روبرو ان (ﷺ) کے جھکی چشمِ ندامت اپنی

ان (ﷺ) کی چوکھٹ پہ جھکا سر تو سرافراز ہُوا
اللہ اللہ یہ مقام اور یہ عظمت اپنی

مَیں غلامانِ پیمبر (ﷺ) کے غلاموں کا غلام
اک حقیقت ہے یہی وجہِ فضیلت اپنی

نورِ خورشیدِ مدینہ (ﷺ) جو جہاں تاب ہوا
کونوں کُھدروں میں کہیں جا تری ظلمت اپنی

مل گئی چشمِ تصوّر کو گلی آقا (ﷺ) کی
بڑھ گئی وقت کی رفتار سے عجلت اپنی
ان (ﷺ) کے دامن سے جو وابستہ رہے ہم قیصرؔ
رنگ لائے گی سرِ حشر یہ نسبت اپنی

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

نعتِ سرکار (ﷺ) سے ظاہر ہے نجابت اپنی
فضلِ خلاقِ جہاں سے ہے یہ صورت اپنی
چھُٹ گیا ہم سے اگر سیّدِ کونین (ﷺ) کا در
روزِ محشر نہ کوئی دے گا شہادت اپنی
کس میں ہمّت ہے کہ جھٹلائے یہ فرمانِ رسول (ﷺ)
اپنے اعمال کی بنیاد ہے نیّت اپنی
ہم جئیں بن کے سبھی رب کی رضا کے بندے
ہم کو بخشی ہے وہ سرکار (ﷺ) نے سُنّت اپنی
بن کے رہنا ہے ہمیں آپ (ﷺ) کے در کا چاکر
حشر تک زندہ رہے کاش حمیّت اپنی
کتنا احسانِ عظیم ان (ﷺ) کا ہے یہ لطف و کرم
ٹھہری سردار زمانے میں یہ امّت اپنی
ہم کو اللہ نے کتنا بڑا اعزاز دیا
جو حضور (ﷺ)! آپ پہ کی ختم نُبوّت اپنی
درس اُخوّت کا دیا سرورِ کُل (ﷺ) نے انجمؔ
یہ رہے یاد تو قائم رہے وحدت اپنی

محمد افضال انجمؔ (لاہور)

سرورِ کون و مکاں (ﷺ) سے ہے محبّت اپنی
"لفظ در لفظ ہے پوشیدہ عقیدت اپنی"
نام سے آپ (ﷺ) کے ہے دہر میں عزّت اپنی
اُن کے پیغام سے قائم ہے شریعت اپنی
ابتدا عالمِ ہستی کی بھی آقا (ﷺ) سے ہوئی
تا ابَد لے کے جو آئے ہیں رسالت اپنی
حُبِّ سرکار (ﷺ) میں الفاظ وضو کرتے ہیں
نعت لکھتا ہوں تو ہوتی ہے عبادت اپنی
جذبۂ عشقِ پیمبر (ﷺ) ہے قلم کی معراج
کچھ بلاغت یہاں اپنی نہ فصاحت اپنی
جو انھیں چاہتا ہے، ہم بھی اسے چاہتے ہیں
جو عُدُو اُن کا ہے، اُس سے ہے عداوت اپنی
آنکھ مُونْدوں تو ہو سامنے روضہ اُن (ﷺ) کا
اے خدا! مجھ کو دکھا یہ بھی تو قدرت اپنی
صاحبِ صدق و صفا ہی کا کرم ہے حسرتؔ
جھوٹ کے عہد میں زندہ ہے صداقت اپنی

محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)

نعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے عبادت اپنی
ہے اسی ذکر میں پنہاں ولی راحت اپنی
دے ہمیں دل کی طلب سے بھی سوا، یا رازِق!
رحمتِ سیّدِ والا (ﷺ) ہے ضرورت اپنی
آپ (ﷺ) کی نعت کے صدقے ہیں سلاسل سارے
ہم کو معلوم ہے دنیا میں حقیقت اپنی

ہم تو قرآن میں بھی نعت کے مضموں ڈھونڈیں
نعتِ سرکار (ﷺ) سنانا ہے تلاوت اپنی

آپ (ﷺ) کے اذن سے ملتی ہے رِضائے خالق
ورنہ بیکار ہے دنیا میں ریاضت اپنی

کاش ہو نعت مری وردِ زبانِ عالم
آپ (ﷺ) کے در پہ جو مقبول ہو مدحت اپنی

اپنا اعزازِ فضیلت ہے غلامی ان کی
باعثِ فخر ہے سرکار (ﷺ) سے نسبت اپنی

نعت کے شعروں میں ہے سوزِ دروں ایسا ریاضؔ
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

خاص سرکار (ﷺ) بنا لیں ہمیں امّت اپنی
ہم رہیں فرش پہ ہو عرش پہ قسمت اپنی

نعمتیں ساری جو ملتی ہیں نبی (ﷺ) سے سب کو
بخش دیں ہم کو بھی سرکار (ﷺ) محبّت اپنی

حکمِ خالق تھا کہ اعلانِ نبُوّت کیجیے
آپ سے آپ نہ ظاہر کی نبوّت اپنی

دیکھا دنیا نے کہ کروائی مرے آقا (ﷺ) نے
بے زبانوں سے بھی تصدیقِ رسالت اپنی

رب کے محبوب پیمبر (ﷺ) نے، شہِ عالم نے
کی رہِ دیں پہ فدا ساری ہی دولت اپنی

وہ ہیں محبوبِ خدا اور ہم ان کے ناعت
بس یہی لفظ مجسّم ہیں حقیقت اپنی

شفیق بریلوی (کراچی)

عشقِ سرکار (ﷺ) کی صورت ہے محبّت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

زیست اپنی بھی سنور جائے گی ہے شرط یہی
اُن (ﷺ) کی سیرت کے مطابق ہو طبیعت اپنی

اپنی ہو جائیں نہ کیوں ساری مُرادیں پوری
اپنے سرکار (ﷺ) سے محکم ہو جو نسبت اپنی

سرمدی کیف کا حاصل ہوئیں نعتیں ان کی
جنتِ گوش سراسر ہے سماعت اپنی

وہ جو اللہ کے بندے ہیں، محمد (ﷺ) کے غلام
اُن سے رہتی ہے بہر طور مودّت اپنی

کاش ہم اُن (ﷺ) کے لیے خاک بسر ہو جائیں
اُن (ﷺ) کی چوکھٹ سے ہے وابستہ سعادت اپنی

ہم کو درکار ہے خیرات کرم کی آقا (ﷺ)
کیجیے ہم کو عطا چشمِ عنایت اپنی

تارکِ راہِ پیمبر (ﷺ) جو ہوئے ہیں نیّر
سخت ابتر ہوئی جاتی ہے حالت اپنی

ضیا نیر

نعت کہتے ہیں، یہی تو ہے سعادت اپنی
مسلک آپ (ﷺ) کی یادوں سے ہے راحت اپنی

نعتِ احمد (ﷺ) سے جھلکتی ہے محبّت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

اس لیے گھر میں اُجالے ہی اُجالے ٹھہرے
اُن کا ذکرِ رُخِ پُرنور ہے دولت اپنی

یا نبی (ﷺ) کب سے زیارت کی طلب رکھتے ہیں
کیجیے ہم پہ کبھی چشمِ عنایت اپنی

جب اُنھیں یاد کیا، دِل کو سکُوں آیا ہے
ذکرِ احمد (ﷺ) ہے زمانے میں عبادت اپنی

ہم بھٹک جائیں زمانے میں، کہاں ممکن ہے
اُن کی یادوں نے سنبھالی ہے قیادت اپنی

اُن کی نسبت بھی بڑی چیز ہے اِس دنیا میں
اُن کی رحمت سے زمانے میں ہے شہرت اپنی

زندگی کو بھی چلن آپ (ﷺ) کی نسبت سے ملا
آپ کے حکم کے تابع ہے طریقت اپنی

آپ (ﷺ) تقسیم کیے جاتے ہیں رازق کا دیا
خوب ہوتی ہے زمانے میں کفالت اپنی

حشر میں آپ (ﷺ) کی رحمت سے رہائی ہو گی
قابلِ رحم ہے دنیا میں بھی حالت اپنی

ہم نے لکھی ہے محمد (ﷺ) کی ثنا الفت سے
لفظ در لفظ خدا ہی سے ہے نصرت اپنی

اعظمی اپنے لیے ہیں وہ سہارا ٹھہرے
روزِ محشر بھی کریں گے جو شفاعت اپنی

محمد طفیل اعظمی (لاہور)

مجھ پہ سرکار (ﷺ) کریں یوں بھی عنایت اپنی
بخش دیں مجھ کو کسی شب میں زیارت اپنی

مجھ کو ہر سانس ہی لگتی ہے عبادت کی طرح
نعتِ سرکار (ﷺ) ہوئی جب سے عبادت اپنی

جب میں سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا بنا ادنیٰ غلام
پھر میں حیران ہُوا دیکھ کے حُرمت اپنی

پاس تو کچھ بھی نہیں میرے شفیعِ محشر (ﷺ)
لاج ہے ہاتھ ترے روزِ قیامت اپنی

کس لیے خوف ہو طوفانِ حوادث کا مجھے
جب کرم آپ کا کرتا ہے حفاظت اپنی

میرا ایماں بھی یہی، میرا عقیدہ بھی یہی
مجھ کو وہ حشر میں بخشیں گے شفاعت اپنی

ہے ضروری کہ چلوں ان کی میں سیرت پہ سمیر
ہو نہ جائے یہ کہیں عمر اکارت اپنی

سمیر آفتاب (لاہور)

"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"
اور معانی سے جھلکتی ہے محبّت اپنی

میں فقیری میں بھی خوش ہوں کہ گدا ہوں شہ (ﷺ) کا
ایک دن رنگ یہ لائے گی طریقت اپنی

بھیجتا ہوں میں جو دن رات درود آقا (ﷺ) پر
یہ نمازوں سے بھی افضل ہے عبادت اپنی

اور مجھ میں تو کوئی بھی نہیں خوبی لیکن
نعت کہنے کی ہے بس ایک سعادت اپنی

لوگ مشتاق ہیں جنّت میں پہنچنے کے لیے
اور سرکار (ﷺ) کے قدموں میں ہے جنت اپنی

میری آنکھوں میں تو بس جلوۂ طیبہ ہے بسا
مجھ کو کیا روکے گی دیدار سے غربت اپنی
میرے ہر حرف سے آتی ہے نجف کی خوشبو
علم کے شہر سے جو یارؔ ہے نسبت اپنی

سہیل یارؔ (لاہور)

نعتِ سرکار (ﷺ) ہے توجیہِ سعادت اپنی
اس سے ظاہر ہوئی سرشاریٔ الفت اپنی
اپنی اُمّت کے گنہگاروں کی بخشش کے لیے
عام سرکار (ﷺ) نے کی رحمت و رافت اپنی
حشر کے روز دکھائیں گے حبیبِ خالق (ﷺ)
حمد کے جھنڈے تلے شانِ وجاہت اپنی
سبحۂ صَلِّ عَلیٰ تارِ رگِ جاں میں پرو
کیوں نہ فرمائیں نظر لطف کی حضرت (ﷺ) اپنی
طیبہ میں ساتھ ہے تسکین و طمانیت کا
ہجر میں اُس کے تھی، آزُردہ طبیعت اپنی
حاضری ہوتی ہے جب میری نبی (ﷺ) کے در پر
بر میں رکھتا ہوں گناہوں پہ ندامت اپنی
درِ سرکار (ﷺ) پہ جب خود کو پہنچتا پایا
ہم نے دیکھ ہے نکلتی ہوئی حسرت اپنی
جب سے دیکھ آتا ہوں میں اپنے نبی (ﷺ) کا مسکن
خُرمی اپنی، خوشی اپنی ہے، بہجت اپنی

جا پہنچتا تو ہوں ہر سال میں آسانی سے
پر ہے دشوار بہت طیبہ سے رُجعت اپنی
دیدِ کعبہ کے سوا، دیدِ مدینہ کے سوا
میں نے کھولی ہی نہیں چشمِ عقیدت اپنی
عفو کی مجھ پہ نظر میرے نبی (ﷺ) نے ڈالی
دیکھی میزانِ حقیقت پہ یہ قیمت اپنی
جو مدینے میں ہوا دفن، مرے آقا (ﷺ) نے
اس کو بخشش کی عطا کر دی ضمانت اپنی
شعر کی دنیا میں موضوع ہزاروں ہوں گے
صَرف ہے مدحتِ سرکار (ﷺ) کو رغبت اپنی
کام بن جائے گا محشر میں گنہگاروں کا
کام میں لائیں گے جب آپ (ﷺ) شفاعت اپنی
حلِ مشکل کے لیے نامِ پیمبر (ﷺ) لینا
یہی ایمان ہے اپنا، یہی فطرت اپنی
طیبہ وہ شہر ہے دنیا سے نرالا، جس جا
رکھّی سرکار (ﷺ) نے تا حشر سکُونت اپنی
لب سے ناعِت کے جو اک "حرفِ مُنزّہ" نکلا
طیبہ نے کھول دی آغوشِ نظافت اپنی
چتر در چتر نہ کیوں سر پہ ہو رب کی رحمت
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"
اس سے محمودؔ ہُوا خُلد کو جانا آساں
جھانکی جو آئنۂ نعت سے حکمت اپنی

راجا رشید محمود

ہر عقیدت پہ مُقدّم ہے عقیدت اپنی
فیضِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے عقیدت اپنی

دل کہ ہر دم ہے مدینے کے سفر پر مائل
ساتھ با عزمِ مصمّم ہے عقیدت اپنی

مستقل ربط ہے بارانِ کرم سے ہم کو
تپتے صحراؤں میں رِم جھم ہے عقیدت اپنی

فردِ اعمال میں مسطور ہیں نعتیں ان کی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

التفاتِ شہِ کونین (ﷺ) میسّر ہے ہمیں
ایک سرشاریٔ پیہم ہے عقیدت اپنی

بے خودی میں بھی رہا صحو کا عالم طاری
تابشِ نورِ مجسّم ہے عقیدت اپنی

اک تسلسُل ہے تحیات و ثنا کا ہر پل
محوِ تسلیم دمادم ہے عقیدت اپنی

طے کیے ایسے محبّت کے مدارج ہم نے
رب کے محبوب (ﷺ) سے محکم ہے عقیدت اپنی

جب سے شہزاد ہے وابستۂ دامانِ کرم
بے نیازِ الم و غم ہے عقیدت اپنی

شہزاد مجددی (لاہور)

لب و خامہ پہ جو پیہم ہے عقیدت اپنی
پیشِ سرکارِ معظّم (ﷺ) ہے عقیدت اپنی

محترم اور مکرّم ہے عقیدت اپنی
صورتِ نعت منظّم ہے عقیدت اپنی

قصرِ اشعار میں محکم ہے عقیدت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

جب مجھے خالقِ عالم نے جہاں میں بھیجا
شاید اِس سے بھی کچھ اقدم ہے عقیدت اپنی

مَیں مُسن نعت کہا کرتا تھا بچپن میں بھی
اِس حوالے سے مسلّم ہے عقیدت اپنی

گرچہ مجموعے پچاس اپنے چھپے ہیں اب تک
اصل میں پر یہ بہت کم ہے عقیدت اپنی

ابرِ اکرامِ پیمبر (ﷺ) کا نہ کیوں برسے گا
آنکھ میں صورتِ شبنم ہے عقیدت اپنی

اِس کا رُخ صَرف جو ہے سُوئے نبیِّ رحمت (ﷺ)
زخمِ عصیاں کو بھی مرہم ہے عقیدت اپنی

نعت محمود میں کیوں اُوپری دل سے کہتا
اپنے جذبات کی محرم ہے عقیدت اپنی

راجا رشید محمود

رب کو محبوب رہی اپنے نبی (ﷺ) کی مرضی
اِس پہ آیاتِ الٰہی کی گواہی نکلی

خوب مضبوطی سے پکڑیں گے جو رب کی رسّی
حُبِّ سرکار (ﷺ) کی حاصل انھیں ہو گی خوبی

نعت تو وہ ہے جو قرآن میں رب نے لکھی
کیا ہے اوقات ہی اِس باب میں میری تیری

جس کے لُٹ جانے کا ڈر خوف نہیں ہے کوئی
صرف ہے الفتِ سرکار (ﷺ) ہی ایسی پُونجی

آخری آئے جو سرکار (ﷺ) کے در پر ہچکی
کام آ جائے پسِ مرگ وہاں کی مٹی

دور ہم سے نہ ہوئی حکمِ نبی (ﷺ) سے دوری
تو یہ سمجھو ہوئی غرقاب ہماری کشتی

جس کو سرکار (ﷺ) نے یثرب سے بنایا طابہ
خوش مُقدّر ہیں، بہی بخت ہیں اس کے باسی

نکلا وہ حُبِّ پیمبر (ﷺ) کے خزانے میں سے
آنکھ سے جو بھی برآمد ہُوا کوئی موتی

کندہ پُتلی پہ ہُوا آنکھ کی، عرشِ مالک
اُس کے محبوب (ﷺ) کی چوکھٹ جو نظر نے چُومی

شہرِ آقا (ﷺ) کے جو فُٹ پاتھ پہ سونا پایا
ہو گئی زائرِ خوش بخت کی گویا چاندی

کتنا اچھا ہو، جو ہو شہرِ نبی (ﷺ) میں ایسا
ٹوٹ جاتی ہے نَفَس کی تو بالآخر ڈوری

ایک اعلامیہ خلاقِ دو عالم نے کیا تھا
قُربِ قوسین کا، الفت کے محل سے جاری

جن کے اعمال میں کم ہو گی مدیحِ سرور (ﷺ)
ایسے بندوں کی سرِ حشر تو ہو گی سُبکی

جب بھی ہو اذن، یہ طیبہ میں پہنچ جاتا ہے
عرشیوں قدسیوں سے لے گیا بندہ بازی

یوں رہا "صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ" کا عامل
اِس وظیفے کا بنایا مجھے رب نے عادی

وہ تو لے جائے گئے صرف محمد (ﷺ) محمود
اور کب خلوتِ رحمان میں پہنچا کوئی

راجا رشید محمود

شکلِ مدحت میں مسلّم ہے سعادت اپنی
اپنے سرکار (ﷺ) سے محکم ہے محبّت اپنی

نُقطہ در نُقطہ مُنظّم ہے وکالت اپنی
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

اپنے سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) کی باتیں سُن کر
ہونا آنکھوں کا بھی پُر نم ہے روایت اپنی

اپنی ہر حاضریٔ شہرِ رسولِ رب (ﷺ) میں
اپنی تو مُونسِ اعظم ہے ندامت اپنی

اپنے آقا (ﷺ) سے مدد مانگنا ہر مشکل میں
میں سمجھتا ہوں کہ ہر دم ہے ضرورت اپنی

صَرف ہے آقا و مولا (ﷺ) پہ بھروسا ہم کو
بے اعمال تو کم کم ہے اطاعت اپنی

نام کے مومنوں کو، راہِ نبی (ﷺ) سے ہٹ کر
جانے کیوں آج مُقدّم ہے سیاست اپنی

یہ ہے محمودؔ فقط اذنِ خدا سے ممکن
نعت کے باب میں مبہم ہے فراست اپنی

راجا رشید محمود

([illegible])

گرہ بندِ نعت

اپنی ہر نعت میں پنہاں ہے محبّت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

اک حقیر اُمّتی کہتا ہے یہی آقا (ﷺ) سے
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

نُطقِ بے مایہ کو توفیق خدا نے بخشی
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

مل گیا لہجۂ حسانؓ کا صدقہ شاید
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

میرے اشعار صبا! لے جا درِ آقا (ﷺ) پر
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

کیسی توفیق ملی، میری زباں تھی کج مج
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

گُلشنِ طیبہ میں جب پھولؔ گیا، کہنے لگا
"لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی"

تنویر پھولؔ

شہر در شہر ہے مدّاح حضرت (ﷺ) اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

جَیب در جَیب عمل نعت میں کثرت اپنی
حرف در حرف ہے تکثیرِ سعادت اپنی

باب در بابِ صلابت ہے ارادت اپنی
خشت در خشت ہے طیبہ سے محبّت اپنی

خاص در خاص تھی سُنّت سے جو رغبت اپنی
خواب در خواب ہوئی آج وہ وُقعت اپنی

طاق در طاقِ سیاست ہے شرافت اپنی
سُود در سُود بنی جاتی ہے دُرگت اپنی

فوج در فوج تھے آقا (ﷺ) کے سپاہی جب تک
جیش در جیش رہی حشمت و سطوت اپنی

لہر در لہر اگر بُعدِ مدینہ کی ہے رُود
موج در موج ہے طغیانیٔ رقّت اپنی

ہم ہیں مومن تو ہے خوشنودیٔ رب کی خاطر
جوق در جوق مدینے کو مسافت اپنی

وِرد اپنا ہے ہمیشہ سے درودِ سرور (ﷺ)
عین در عینِ عبادت ہے یہ عادت اپنی

نعت ہوتی تو ہے توفیقِ خدا سے، لیکن
بیش در بیش رہی اِس میں ریاضت اپنی

حُبِّ سرکار (ﷺ) کے دامن کو نہ چھوڑے کوئی
گوش در گوش رسا ہو یہ نصیحت اپنی

شر کے حال ہوئے تہذیبِ نبی (ﷺ) کو تج کر
خیر در خیر تھی تمہیدِ ثقافت اپنی

آپ سرکار (ﷺ) اگر چاہیں تو مومن جیتیں
دانگ در دانگِ توازُن سہی طاقت اپنی

جب بھی محمؔود مدد اپنے نبی (ﷺ) کی چاہی
دست در دستِ عزیمت ہوئی ہمّت اپنی

راجا رشید محمود

بس یہی ایک تو ہے آپ (ﷺ) سے نسبت میری
حرف در حرف ہے مدحت میں عقیدت میری

یوں تو اللہ کی فطرت پہ ہے فطرت میری
پھر بھی ہے راہنما آپؐ سے نسبت میری

آپ (ﷺ) کے زیرِ قدم عرشِ معلّٰی دیکھا
کوئی دیکھے تو سہی جھکنے میں رفعت میری

آپ (ﷺ) کی یاد مرے فکر کی رہبر ٹھہری
کام آئی ہے بہت، تھوڑی سی محنت میری

آپ (ﷺ) کے دامنِ رحمت میں چھپا بیٹھا ہوں
عام ہو گی نہ قیامت میں ندامت میری

یاد کرتا ہوں انھیں، چہرہ کھلا جاتا ہے
کھلتی جاتی ہے زمانہ پہ مسرّت میری

شبِ معراج سے تسخیر کے دروازے کھلے
چاہیے چاند ستاروں پہ حکومت میری

آخرت میں بھی یقیناً یہی صورت ہو گی
آپ کے نام سے دنیا میں ہے عزّت میری

سرمۂ چشم بھی ہے غازۂ رخ بھی رزمی
حبّذا! خاکِ مدینہ سے ہے زینت میری

محمد بشیر رزمی (لاہور)

"سیدِ ہجویر نعت کونسل" کا ۹۶۲ واں
نویں سال کا پہلا ماہانہ حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ
۲ جنوری ۲۰۱۰
چوپال (ناصر باغ) لاہور
نمازِ مغرب کے بعد

....

صاحبِ صدارت: محمد شہزاد مجددی
مہمانِ خصوصی: محمد بشیر رزمی
مہمانِ شاعر: غضنفر جاوید چشتی (گجرات)
قاریِ قرآن: قاری نوید ذاکر
نعت خواں: محمد ارشد قادری
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

....

مصرعِ طرح:
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
شاعر:
پروفیسر سلاح الدین الیاس برنی
(وفات: ۲۵ جنوری ۱۹۵۹)

نویں سال کا پہلا مشاعرہ

"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

علامہ الیاسؔ برنی صفحہ ۱۰۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی جی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صورتیا دکھائے بنے گی
"دمِ نزع تشریف لائے بنے گی"

جو چشمِ عنایت کا پاؤں اشارہ
تو دل کی کہانی سنائے بنے گی

ہے اُمت پراگندہ، افسردہ خاطر
"یہ بگڑی تمھارے بنائے بنے گی"

جو کافر ہیں گستاخ شانِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
تو قہرِ الٰہی کو آئے بنے گی

نبیؐ کریمؐ رؤفؐ رحیمؐ
جو پہچانیں، ایمان لائے بنے گی

دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی
جو سمجھیں تو خوشیاں منائے بنے گی

ہے الیاسؔ بے شک غلامِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
غلامی میں سب کچھ لُٹائے بنے گی

پروفیسر محمد الیاسؔ برنی (چشتی قادری فاروقی)

حمدِ ربِّ غفور جلّ جلالہٗ

خدا گر نہ توفیق دے بندگی کی
نہیں پھر ضرورت ہمیں زندگی کی

وہ کیا آشنا ہو گا عرفانِ حق سے
نہیں جس نے لذّت چکھی بے خودی کی

کہا حق نے' محبوب ہے بس وہ میرا
کرے گا اطاعت جو میرے نبی (ﷺ) کی

جہاں بھر میں ہے دربدر قومِ مُسلم
الٰہی! ہیں تصویر ہم بے بسی کی

میسّر ہو اب فتحِ بابِ ہدایت
نہیں کوئی حد اپنی بے رہروی کی

خدایا! یہاں خضر و مہدی کئی ہیں
فزوں تر ہے لیکن رَوِش گُمرہی کی

کھِلے پھر سے مولا چمن آرزو کا
چلیں پھر ہُوائیں یہاں آشتی کی

سحر دم جو تجھ سے کریں التجائیں
ہوں مقبول یا رب! دعائیں سبھی کی

خدا جس کا شہزادؔ ہو آپ ہادی
نہیں اس کو حاجت کسی رہبری کی

شہزاد مجددی (لاہور)

خدا کر رہا ہے جو مدحت نبی (ﷺ) کی
تو پھر کیوں نہ ہم نعت لکھیں اُنھی کی

خدایا! ترے مصطفےٰ (ﷺ) نے ہی آ کر
بدل دی ہے فطرت بُرے آدمی کی

کہا رحمتِ ہر جہاں جس کو تو نے
بہر لمحہ کام آئی رحمت اُسی کی

وہی سُرخرو ہو گا ہر دو جہاں میں
کہ جس نے بھی یا رب! تری بندگی کی

ہو انسان کو پھر عطا یا الٰہی!
ضرورت اسے پھر ہے خود آگہی کی

جسے دیکھتا ہوں' پریشاں ہے یا رب!
بنے کوئی صورت تو دلبستگی کی

ہدایت ہو یا رب! مرے حکمراں کو
یہود و نصاریٰ سے کیوں دوستی کی

خدایا! یہ تجھ سے مری التجا ہے
ہو صورت کوئی پیدا آسودگی کی

مَیں احوالِ مُسلم پہ بیکل ہُوں یا رب!
کروں بات کس سے میں اِس بیکلی کی

دیارِ نبی (ﷺ) میں اسے موت آئے
بر آور ہو یا رب! دعا یہ ذکی کی

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

کروں مَیں نہ جُز رب کے مدحت کسی کی
نہ چاہت کسی کی' نہ طاعت کسی کی

یہ مانا کہ اللہ صورت سے ہے پاک
مگر اُس کی صورت ہے صورت کسی کی

سوا ایک رب کے قدیم اور ذاتی
نہ طاقت کسی کی، نہ قدرت کسی کی

عذابِ الٰہی کو برداشت کرنا
نہیں ہے، نہیں ہے یہ ہمّت کسی کی

خدا جب ہمارا ہے معبودِ برحق
نہیں کرتے یوں ہم عبادت کسی کی

خیالاتِ دل بھی خدا پر ہیں ظاہر
نہیں اُس سے پوشیدہ حالت کسی کی

زمین و فلک میں سوا اک خدا کے
ہے قائم کہاں حاکمیّت کسی کی

ہے اللہ جب ساری خلقت کا رازق
کہاں کوئی کھاتا ہے نعمت کسی کی

سوا تیرے اے ربِّ ارض و سمٰوات!
نہ دل میں ہو میرے محبّت کسی کی

اے عاجزؔ! اگر ہم پہ راضی خدا ہے
نہ کچھ دے گی نقصاں عداوت کسی کی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

تُو رزّاق دیتا ہے تُو سب کو روزی
تُو حاکم ہے، سب پر حکومت ہے تیری

زمیں کو دیے پھول، نیلے گگن کو
ستاروں کی جھلمل ردا تُو نے بخشی

ہر اک چیز سے تیری ظاہر ہے قدرت
نگاہِ بصیرت نے شاں تیری دیکھی

کسی کو بُلایا ہے عرشِ علیٰ پر
کسی کو ملی طور پر تھی تجلّی

لکھی ذات پر اپنی ہے تُو نے رحمت
یہی فصلِ "انعام"[1] کی ہے گواہی

یہاں تُو نے بھیجا ہے رحمت کا پیکر
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

ہمیں راہ سیدھی ہمیشہ دکھانا
عطا ہو سدا ہم کو توفیقِ نیکی

"بَلیٰ" کہہ کے بارِ امانت اٹھایا
نبھائیں اسے ہم بصد حُسن و خوبی

ہمیں دامِ شیطاں سے محفوظ رکھنا
عطا کر ہمیں دائمی تُو بھلائی

تُو غفّار ہے اور توّاب ہے تُو
خطائیں مٹا کر ہمیں دے معافی!

صدا باغِ ہستی میں یہ پھوؔل کی ہے
اَغِثنی اَغِثنی اَغِثنی الٰہی!

[1] ..... سورۂ انعام، آیت: ۵۴

تنویر پھولؔ (نیویارک)

محیط عوالم ہے قدرت اُلوہی
نہیں کوئی شے، کوئی کام اس سے مخفی

ہے قانونِ خالق ہر اک سمت جاری
ہیں تعمیل کو سارے احکامِ باری

اسی سے ملا خلعتِ زندگانی
نہ کیوں سر سے دل تک رہے سجدہ ریزی

صلاحیتِ فکر جس نے عطا کی
ہے معبودیت اس کی، عبودیت اپنی

بلوغت جو حاصل کسی کو ہو ذہنی
تو تحمید گوئی تقاضا ہے خلقی

کوئی آنکھ جس کو نہیں دیکھ سکتی
اسے دیکھتی ہے نظر مصطفیٰ (ﷺ) کی

عزیز و رؤف و رحیم اور ہادی
ہیں تنزیہی رب کی صفاتِ جمالی

وہ رحمان و ارحم ہے، مُنعم حقیقی
نبیّوں کو رتبہ دیا اس نے عالی

جو ذاتِ مہیمن سمجھ میں نہ آئی
تو مستشرقیں کی ہے کوتاہ فہمی

وہ خالق ہے، رازق ہے، وہّاب و کافی
کہ جچتی ہے معبود کو ہر بڑائی

اسی کی ہے تخلیق، جو شے ہے ارضی
دیا ہے نظام اس نے ترتیب شمسی

یہ کویل کا نغمہ، چٹک غنچگاں کی
جو سمجھو تو رب کی ہے تسبیح پڑھتی

ہُوائیں جو پانی اُٹھائے ہیں پھرتی
یہ ہے قدرتِ کاملہ کبریا کی

نظر آ رہی ہے اجازت سے رب کی
گھٹائیں اُڈتی، ہوائیں سنکتی

پہاڑوں میں رکھّیں فِلزات رب نے
چٹانیں ہی رکھّی ہیں لاوا اُگلتی

وہ قدّوس و قیوّم و دائم ہے، اس کے
تصرُّف سے باہر نہیں چیز کوئی

وہ چاہے تو ہر شے کو نابُود کر دے
وہ جس نے ہر اک چیز کو زندگی دی

درِ کعبہ پر جو نچھاور کیے تھے
وہی اشک تھے حمدِ خالق کے موتی

یہ فرمایا مالک نے ''الانبیاء'' میں
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

جو محمودؔ مدحِ نبی (ﷺ) راستہ دے
ثنائے خدا کو ہو میلان فکری

راجا رشید محمودؔ

نعتِ شافعِ یومُ النشور (صلی اللہ علیہ وسلم)

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی
کہ دیدارِ حق ہے زیارت کسی کی

کسی کو کسی سے ہوئی ہے، نہ ہو گی
خدا کو ہے جتنی محبّت کسی کی

رہے دل کسی کی محبّت میں ہر دم
رہے دل میں ہر دم محبّت کسی کی

ترا قبضہ کونین و مافیہما پر
ہوئی ہے نہ ہو یوں حکومت کسی کی

قمر اک اشارے میں دو ٹکڑے دیکھا
زمانے پہ روشن ہے طاقت کسی کی

وہی سب کے مالک، انھی کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کے، نہ جنّت کسی کی

فترضیٰ نے ڈالی ہیں باہیں گلے میں
کہ ہو جائے راضی طبیعت کسی کی

خدا سے دعا ہے کہ ہنگامِ رخصت
زبانِ حسنؔ پر ہو مدحت کسی کی

حسنؔ رضا بریلویؒ

خدا کا تقرّب ہے قربت کسی کی
کہ ہے اصلِ ایمان الفت کسی کی

کلامِ الٰہی کی آیات بن کر
ہوئی جلوہ فرما فضیلت کسی کی

نمازی صلوٰۃ و ثنا پڑھ رہے ہیں
ادا ہو رہی ہے عبادت کسی کی

سبھی انبیاء و رُسل محترم ہیں
مسلّم ہے سب پر قیادت کسی کی

ہے سب اہلِ ایماں کا پختہ عقیدہ
ہمیں کام دے گی شفاعت کسی کی

بہرحال دامانِ سائل کو بھرنا
ہمیشہ رہی ہے روایت کسی کی

خدا کی قسم، نعت بھی خوب شے ہے
کسی کی نجات اور مدحت کسی کی

عجب دلکشی ہے مدیحِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
کسی کی ثنا اور سعادت کسی کی

کسی کے کرم پر لگی ہیں یہ آنکھیں
نوازے گی آخر عنایت کسی کی

ہمارے فضائل بھی قرآن میں ہیں
کہ آخر کو ہم بھی ہیں اُمّت کسی کی

ہمارا بھی شہزادؔ ہے کوئی وارث
ہے حاصل ہمیں بھی حمایت کسی کی

شہزادؔ مجدّدی

کرے جب خدا آپ مدحت کسی کی
کسی سے بیاں کیا ہو عظمت کسی کی

یہاں بھی ضرورت، وہاں بھی ضرورت
بڑے کام کی شے ہے نسبت کسی کی

یہ مانا، خدا سب کا رازق ہے لیکن
وہ دیتا ہے سب کو بدولت کسی کی

قصور اپنے لے کر مدینے چلا ہوں
کہ ہے بخش دینا بھی عادت کسی کی

عبادت ہے کیا، زُہد کیا، تقویٰ کیا ہے
نہ دل میں اگر ہو مَحبّت کسی کی

مَیں عاصی ہوں لیکن مِرے واسطے ہے
سرِ حشر مختص شفاعت کسی کی

دو جگ میں نہیں کچھ سوائے کسی کے
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

بحکمِ خدا بولنا وہ کسی کا
فصاحت کسی کی، بلاغت کسی کی

کرے دوست دشمن کو اُسوہ کسی کا
بھلا چاہنا سب کا سیرت کسی کی

کہاں میں، کہاں نعتِ محبوبِ داور (ﷺ)
کرم ہے کسی کا، عنایت کسی کی

نہ آئے گا جاوِد نبی اور کوئی
دلیل اِس کی مُہرِ نبوّت کسی کی

غضنفر جاوِد چشتی (گجرات)

نہیں محترم اور اُمّت کسی کی
نہیں ان (ﷺ) سے بڑھ کر حمیّت کسی کی

وہی تو ہیں، اللہ نے بعد اپنے
جو کی ہم پہ واجب اطاعت کسی کی

مثال اس کی ہو تو کوئی لے کے آئے
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

بہت سے رسول (ﷺ) ان سے پہلے بھی آئے
مکمل نہ ٹھہری شریعت کسی کی

نبی (ﷺ) اور علیؓ ٹھہرے آپس میں بھائی
نہیں ان سے بڑھ کر اُخوّت کسی کی

نہیں ہے مثال اور مثیل ان (ﷺ) کا کوئی
نہیں ایسی جلوت، نہ خلوت کسی کی

کمر بستہ رہتے تھے رحمت پہ ہر دم
بُری دیکھ سکتے نہ حالت کسی کی

دو عالم کی ہر چیز شاہد ہے انجمؔ
نہ تھی آپ (ﷺ) جیسی دیانت کسی کی

محمد افضال انجم (لاہور)

نبیوں کو بخشی امامت کسی کی
جتائی ہے یوں رب نے رفعت کسی کی

بیاں کی خدا نے کتابِ مبیں میں
شرافت کسی کی، کرامت کسی کی

نہیں رکھتی ہے دُور و نزدیک میں فرق
سماعت کسی کی، بصارت کسی کی

ہلا دیتی تھی قصرِ کفّار کو بھی
فصاحت کسی کی، بلاغت کسی کی

رسولوں نبیوں نے تسلیم کی ہے
امامت کسی کی، قیادت کسی کی

اگر تم نگاہِ حقیقت سے دیکھو
تو سارا ہی قرآں ہے مدحت کسی کی
یہ مکّہ و طیبہ ہی تک کب ہے محدود
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
ہُوا دم بخود دیکھ کر حُسنِ یُوسُف
وجاہت کسی کی، ملاحت کسی کی
دو عالم میں کافی ہمارے لیے ہے
وسیلہ کسی کا، اعانت کسی کی
ہمیں بخشوائے گی روزِ قیامت
حمایت کسی کی، شفاعت کسی کی
ہیں کافر بھی، مُشرک بھی تسلیم کرتے
دیانت کسی کی، عدالت کسی کی
فترضیٰ سے ثابت ہُوا ہے یہ عاجزؔ
کسی کی ہے چاہت میں چاہت کسی کی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

رسولوںؑ میں ارفع ہے عظمت کسی کی
امارت کسی کی، سیادت کسی کی
عجب رتبہ رکھتی ہے صورت کسی کی
جسے دیکھنا ہے زیارت کسی کی
ہمیں درس دیتی ہے سیرت کسی کی
کہ دل میں نہ رکھنا عداوت کسی کی
قسم ان کی عزّت کی کھاتا ہے خالق
ہوئی ہے، نہ ہو گی یہ عظمت کسی کی

خزانے خدا کے ہیں، قاسم کوئی ہے
ہے یوں بھی سخاوت کی شہرت کسی کی
کسی کی تھی وہ تک، کسی کی نگر تک
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
گنہ گار بھی پائیں گے باغِ جنت
سہارا جو اُن کا ہے رحمت کسی کی
کریں دشمنِ جاں بھی تسلیم دل سے
امانت کسی کی، صداقت کسی کی
بیاں جس کی پاکی خدا کر رہا ہے
سِوا مصطفیٰ (ﷺ) کے ہے عترت کسی کی؟
پیمبر (ﷺ) کے ہوتے ہوئے اے مسلماں!
تُو کیوں چاہتا ہے اعانت کسی کی
زمیں کیا ہے، عرشِ بریں پر بھی عاجزؔ
ہے رب کی عطا سے حکومت کسی کی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

خدا کو ہے محبوب صورت کسی کی
پسند اُس کو بے حد ہے سیرت کسی کی
طلب سے فزوں دینا عادت کسی کی
بھرے جھولیوں کو سخاوت کسی کی
جو سورج کو پھیرے، قمر کو جو توڑے
زمانے نے دیکھی ہے قدرت کسی کی
زمیں کیا ہے، دیکھے جو عرشِ بریں کو
ہے رب کی عطا سے بصارت کسی کی

حدیثِ مبارک میں وارد ہُوا ہے
ہے رُویت خدا کی، زیارت کسی کی

کسی کی یہاں تک، کسی کی وہاں تک
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

گلستانِ جنّت میں داخل کرے گی
شفاعت کسی کی، عنایت کسی کی

لگی تھی وہ جو چودہ سو سال پہلے
نہ ایسی لگی ہے عدالت کسی کی

یہ سب کو ہے معلوم، معراج کی شب
ہوئی تھی کسی کو زیارت کسی کی

ہمیں دشمنوں سے نہیں کوئی خطرہ
ہے سایہ فگن ہم پہ رحمت کسی کی

لحد کے اندھیروں میں اور وحشتوں میں
ہمیں کام آئے گی طلعت کسی کی

چمکتی ہے یُوسفؑ کے چہرے پہ عاجزؔ
وجاہت کسی کی، صباحت کسی کی

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

بسی ذہن و دل میں ہے سیرت کسی کی
کہ ہے یادِ طیبہ میں نکہت کسی کی

زباں آبِ زم زم سے دھوئی ہے میں نے
مجھے آج کرنی ہے مدحت کسی کی

کسی کا بنا نور ہے سب سے پہلے
ہُوئی سب سے آخر میں بعثت کسی کی

کیا رب نے احسان دونوں جہاں پر
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

بہت انبیاءؑ یُوں تو آئے جہاں میں
ہے اُمّت سے اتنی محبّت کسی کی؟

جو پتھر کے بدلے لُٹاتا ہو رحمت
بھلا ایسی دیکھی ہے عادت کسی کی؟

لیا ہر پیمبر (علیہم السلام) سے میثاق رب نے
بڑی معتبر ہے نبُوّت کسی کی

جو یثرب تھا، فوراً بنا باغِ طیبہ
ملی بخت سے ہے اقامت کسی کی

ہیں پہلو میں تا حشر صدّیقِ اکبرؓ
بڑی بے بدل ہے رفاقت کسی کی

بلالؓ آئے روضے پہ، رو کر یہ بولے
بنا دیتی بسمل ہے فرقت کسی کی

چلو باغِ طیبہ میں، دربارِ شہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
نہ ہے تشنہ داں پھولؔ حاجت کسی کی

تنویر پھولؔ

مضامینِ قرآں ہیں سیرت کسی کی
بہر سُو مہکتی ہے نکہت کسی کی

میں گرتوں کو تھاموں، جفا پر دعا دوں
جو سوچوں کہ یہ بھی ہے سُنّت کسی کی

جو حُسنِ مجسّم ہے، سرخیلِ خُوباں
مرے رُوبرو ہے وہ صورت کسی کی

کہاں حشر کا دن! کہاں مجھ سا عاصی!
وہاں کام آئے گی نسبت کسی کی
بجز اُن (ﷺ) کے ہر جا ہو زحمت ہی زحمت
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
ہو دنیا یا عقبیٰ، ہو برزخ یا محشر
بشر کو رہے گی ضرورت کسی کی
بہر گام ہونٹوں پہ بس "اُمتی" ہے
نہیں دیکھی ایسی محبّت کسی کی
تہی اِس کا دامن ہے حُسنِ عمل سے
ہے ثاقبؔ کی دولت تو مدحت کسی کی
ثاقب علوی (کاموکی)

نہیں اُن (ﷺ) سے بڑھ کر صداقت کسی کی
نہیں اُن (ﷺ) سے بڑھ کر امانت کسی کی
وہ (ﷺ) سب انبیاء و رُسل سے ہیں افضل
نہیں اُن سے بڑھ کر رسالت کسی کی
وہ (ﷺ) مالک کے ہر حکم کو مانتے تھے
نہیں اُن سے بڑھ کر اطاعت کسی کی
وہ (ﷺ) ہر وقت یادِ الٰہی میں رہتے
نہیں اُن سے بڑھ کر عبادت کسی کی
وہ (ﷺ) خالق کی سب نعمتوں کے ہیں قاسم
نہیں اُن سے بڑھ کر سخاوت کسی کی
وہ (ﷺ) مالک کا ہر حال میں شُکر کرتے
نہیں اُن سے بڑھ کر قناعت کسی کی

وہ (ﷺ) خطرے میں اکثر اکیلے ہی جاتے
نہیں اُن سے بڑھ کر شجاعت کسی کی
وہ (ﷺ) جس کے بھی چاہیں، گُنہ بخشوا دیں
نہیں اُن سے بڑھ کر شفاعت کسی کی
وہ (ﷺ) باطن کی ہر چیز کو دیکھ لیتے
نہیں اُن سے بڑھ کر بصارت کسی کی
وہ (ﷺ) مدّھم سے مدّھم بھی آواز سنتے
نہیں اُن سے بڑھ کر سماعت کسی کی
وہ (ﷺ) کُلّی سے کھارے کنوئیں میٹھے کرتے
نہیں اُن سے بڑھ کر حلاوت کسی کی
وہ (ﷺ) ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتے
نہیں اُن سے بڑھ کر جراحت کسی کی
وہ (ﷺ) دستِ شفا سے شفا بخش دیتے
نہیں اُن سے بڑھ کر طبابت کسی کی
احادیث میں صاف لکھا ہوا ہے
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

اطاعت خدا کی، اطاعت کسی کی!
نہیں اِس سے ظاہر فضیلت کسی کی؟
کسی کے جو دل میں تھی الفت کسی کی
تو چاہا کہ دیکھے وہ صورت کسی کی
جو کی تھی کسی نے ضیافت کسی کی
تو تھی لامکاں تک مسافت کسی کی

ہے ہر شے کو ہر دم ضرورت کسی کی
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

جو تکتا خدا کو، تو اُمّت کی سُنتا
بصارت کسی کی، سماعت کسی کی

سمجھنے کو توحیدِ خلّاقِ عالم
ہمیں کام آئی شہادت کسی کی

ہے ارقامِ نعتِ نبی (ﷺ) مُلہمانہ
نہ کام آ سکی ہے مہارت کسی کی

تھی سارے اِسْرا سے یوں مطمئن ہیں
کسی نے تو جانی حقیقت کسی کی

یہ مختص ازل سے تھی قصرِ دَنا سے
سرِ طور کیوں ہوتی رُویت کسی کی

ہیں گھر والوں کی اور رفیقوں کی باتیں
تھی قربت کسی کی، قرابت کسی کی

رسا ہونا چاہے جو اپنے خدا تک
تو کام آئے گی بس وساطت کسی کی

کسی کو ہوئی تھی وہی بارِ خاطر
جو تھی رات بھر کی عبادت کسی کی

تھے اقصیٰ میں جب تو نبیوں نے مانی
قیادت کسی کی، امامت کسی کی

ہر انسان انسان کے کام آئے
ہمارے لیے ہے ہدایت کسی کی

بہ ہر دم رہی شاملِ حالِ عاصی
عنایت کسی کی، عطوفت کسی کی

ہوں اعزازِ دفنِ مدینہ کا شائق
خدایا! ہے درکار اجازت کسی کی

خوشی ہم مناتے ہیں ہر بارھویں پر
ہے توجیہِ بہجت ولادت کسی کی

جہنّم میں جائے اگر نعت سن کر
مُنقبض ہوئی ہے طبیعت کسی کی

ہے بخشش کی محمود یہ ایک صورت
ملے حشر کے دن شفاعت کسی کی

راجا رشید محمود

ہے ایسے توں ظاہر فضیلت کسے دی
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسے دی"

جہدی معرفت کُل زمانے نوں دتی
شریعت طریقت حقیقت کسے دی

ہزاراں ہی شمسی نظاماں تے حاوی
عطا کر خدایا! محبّت کسے دی

مرے تن دے خلیے کروڑاں ہی چاہون
دنے رات قربت، زیارت کسے دی

میں اسمِ محمد (ﷺ) توں قربان جاواں
مرا لُوں لُوں کردا تلاوت کسے دی

شرافت، شجاعت، صداقت، عدالت
ہے محشر مکمل شفاعت کسے دی

جہناں دے پسینے توں جنّت معطّر
بنی باس صدقے لطافت کسے دی

سدا اِت میں حاضر رواں‘ بخشو طاقت
ملے باویاں نوں عنائت کسے دی

بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ)

یہاں کارفرما ہے رحمت نبی (ﷺ) کی
اسی سے ہے نشو و نما زندگی کی
انھیں (ﷺ) یاد کر کے سکوں مل رہا ہے
اگرچہ نہیں انتہا تشنگی کی
جہاں سوئے طیبہ قدم اپنے اُٹھے
کھلی پائی کھڑکی وہیں آگہی کی
نگاہیں جونہی سبز گنبد پہ ٹھہریں
بہر سمت لہریں اٹھیں روشنی کی
غزل کی بلندی مجھے کہہ رہی ہے
فقط نعت معراج ہے شاعری کی
مجھے آپ (ﷺ) کا آستاں مل گیا ہے
یہی ایک منزل ہے آسودگی کی
جہنم کا ایندھن اسے ہوتے دیکھا
کسی نے اگر آپ (ﷺ) سے سرکشی کی
شیاطین کا سر ہمیشہ جھکایا
خدا کے حضور آپ (ﷺ) نے بندگی کی
گہے بزم آرا‘ گہے رزم آرا
رہی قاہری میں نمو دلبری کی
حضور (ﷺ) آپ کے در کی توصیف کیا ہو
یہیں سے ملی ہے سند خواجگی کی

معینی‘ فریدی‘ حبیبی ہوں رزمی
مرے ساتھ رہتی ہے رحمت نبی (ﷺ) کی

محمد بشیر رزمی (لاہور)

تلاوت میں کرتا ہوں رُوئے نبی (ﷺ) کی
انوکھی ہے چھب ڈھب مری بندگی کی
سوا آپ کے کون تھا ''کُن'' سے پہلے
ہوئی آپ سے ابتدا زندگی کی
یہ اعجاز ہے آمدِ مصطفےٰ (ﷺ) کا
برستی ہے ہر سُو گھٹا روشنی کی
میں حاضر جو ہوتا ہوں ''ولیوں'' کے در پر
مجھے کھینچ لاتی ہے خوشبو نبی (ﷺ) کی
بنا در پہ پہنچے ہوئی دیدِ احمد (ﷺ)
دھری رہ گئی آرزو حاضری کی
غمِ عشقِ احمد (ﷺ) کی تاثیر دیکھو
رواں مجھ میں اک آب جُو ہے خوشی کی
ملے گی عطاؔ بھیک در پہ نبی (ﷺ) کے
دُہائی تو دے فاطمہؓ کی علیؓ کی

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

حضور (ﷺ)! انتہا ہو گئی تیرگی کی
عطا ہو گدا زلف کی روشنی کی
کوئی چیز بھی دل کو بھاتی نہیں ہے
بسی دل میں جب سے محبت نبی (ﷺ) کی

گناہوں کی دلدل میں تھا غرق انساں
نبی (ﷺ) نے ہی امداد کی آدمی کی

کیا جس کو کوثر کے والی نے سیراب
کرو بات اُس کی نہ تشنہ لبی کی

گیا خُلد میں، اِقتدا جس نے بھی کی
عتیقؓ و عمرؓ کی، غنیؓ اور علیؓ کی

جو تھے تنگِ انساں، بنے وہ بھی انساں
ہوئی بارور یہ بھی کوشش نبی (ﷺ) کی

سزا پا رہے ہیں حضور (ﷺ)! آج رب سے
یہود و نصاریٰ سے ہم دوستی کی

میں طیبہ میں جاؤں تو واپس نہ آؤں
ہے سرکار (ﷺ)! دل میں یہ حسرت کبھی کی

مجھے دسترس نعت گوئی پہ کب ہے
وہی لاج رکھتے ہیں مدحت گری کی

بقیعِ مقدّس میں حاصل ہو مدفن
حضور (ﷺ)! آپ سے التجا ہے ذکی کی

رفیع الدین ذکی قریشی

بسی ہے جو دل میں محبّت نبی (ﷺ) کی
بسے اِس میں پھر کیسے اُلفت کسی کی

وہ ہنس دیں جو شب میں تو گھر جگمگائے
نہیں ہے مثال اُن کی رخشاں ہنسی کی

لباسِ نبی (ﷺ) میں تھی پیوند کاری
نظیر اُن کی ملتی نہیں سادگی کی

چُھوا خشک لکڑی کو جب مصطفٰے (ﷺ) نے
شبِ تار میں اُس نے بھی روشنی کی

جو تھے آدمیّت کے دشمن، وہ بدلے
پیمبر (ﷺ) نے بدلی سرِشت آدمی کی

ہُوا دل سے جو بھی حبیبِ خدا (ﷺ) کا
اُسی کی ہے دنیا، ہے عقبیٰ اُسی کی

کہا رحمتِ ہر جہاں جس کو رب نے
بہ ہر لمحہ کام آئی رحمت اُسی کی

مشرّف زیارت سے فرمائیں آقا (ﷺ)
یہ حسرت دلِ زار میں ہے کبھی کی

ذکی! اُن کے در سے نہ لوٹوں گا خالی
ہے مشہور جگ میں سخاوت نبی (ﷺ) کی

رفیع الدین ذکی قریشی

گدائی ملی جس کو اُن کی گلی کی
نہ حاجت رہی اُس کو تختِ شہی کی

کہا اُن کو حق نے سِراجًا مُّنِیرًا
ضرورت تھی انسان کو روشنی کی

ہے سیراب کرتا مجھے ذکر اُن کا
مِرے لب پہ ہو بات کیوں تشنگی کی

رہوں وقفِ توصیفِ شاہِ دو عالم (ﷺ)
یہی آرزو ہے مِری زندگی کی

ملی سوزنِ گمشدہ ایک پل میں
جو دندانِ سرکار (ﷺ) نے روشنی کی

مرا فکر و فن اُن کی مدحت سے چمکا
یہ معراج بھی ہے مری شاعری کی

ہے وردِ زباں ذکرِ محبوبِ داور (ﷺ)
مرے دل کو حاجت ہے آسودگی کی

تری یاد نے جاں کو تسکیں بخشی
ترے نام نے قلب میں روشنی کی

مٹی دہر سے کفر و باطل کی ظلمت
عجب شان ہے اُن کی جلوہ گری کی

ہواؤں سے رفتار میں تیز تر تھی
سخاوت بھی لاریب میرے نبی (ﷺ) کی

جلایا دِیا میں نے یادِ نبی (ﷺ) کا
جو ظلمت میں حاجت ہوئی روشنی کی

بہ فیضِ ہوائے چمن زارِ طیبہ
ہے نعمت ملی ہم کو بھی تازگی کی

ثنا اُن کی قرطاس پر جب رقم کی
ہے دولت ملی میرے دل کو خوشی کی

وہ فرشِ زمیں ہو کہ عرشِ بریں ہو
ہر اک جا پہ ہے دھوم ذکرِ نبی (ﷺ) کی

زہے ہم ہیں اُن کے غلاموں میں شامل
خوشا ہم نے سرکار (ﷺ) کی پیروی کی

خوشا آپ (ﷺ) کی سیرتِ پُر ضیا نے
بہ ہر گام نازشؔ مری رہبری کی

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

تمنّا ہے دل میں اگر سروری کی
تو مانگو گدائی نبی (ﷺ) کی گلی کی

فدا اُن (ﷺ) پہ ہے منزلت عاجزی کی
فضیلت بڑھی آپ (ﷺ) سے سادگی کی

جہاں "اِذْهَبُوْا" انبیاءؑ نے سُنایا
مرے مصطفیٰ (ﷺ) نے وہاں رہبری کی

بکھیریں نبی (ﷺ) دم بدم نورِ قرآں
بنی جان پر پَل بہ پَل تیرگی کی

جہالت مٹائی معلّم (ﷺ) نے آ کر
زمانے کو بخشی فضا آگہی کی

شفاعت کے موتی "کسی" نے لُٹائے
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

ملی ہے جو تابانیٔ اسمِ احمد (ﷺ)
تو دل کے شبستاں میں بھی روشنی کی

شہا (ﷺ)! ثاقبؔ خستہ پھر ملتجی ہے
کہ بر آئے اُمّید اب حاضری کی

ثاقبؔ علوی (کاموکی)

"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
ہمارے نبی کی، ہمارے نبی (ﷺ) کی

زیارت جو کی میں نے شہرِ نبی (ﷺ) کی
تڑپ ہو گئی کچھ سوا حاضری کی

تمنا ہے یہ آخری زندگی کی
مِلوں خاک میں مَیں دیارِ نبی (ﷺ) کی

مدینہ ہے تو، تجھ میں نور الہدیٰ ہیں
جدا شان سب سے تری چاندنی کی

فقط عالمُ الغیب ہے حق تعالیٰ
ہے تکمیل ذاتِ نبی (ﷺ) آگہی کی

حضور (ﷺ) آپ نے ہو کے حق کے مبلّغ
ہمہ وقت باطل کی برحق نفی کی

جو نقشِ قدم آپ (ﷺ) کا سامنے ہو
بدل جائے گی زندگی آدمی کی

اُخوّت کا وہ بیج بویا نبی (ﷺ) نے
عرب سے ہوئی ختم جڑ دشمنی کی

سدا بُخل و اِسراف سے دور رہ کر
کی تبلیغ آقا (ﷺ) نے میانہ روی کی

شفاعت مجھے چاہیے روزِ محشر
بہ سرکارِ ربُّ العلیٰ آپ (ﷺ) ہی کی

درِ پاکِ سرور (ﷺ) پہ گُم صُم کھڑا تھا
نگاہوں نے کی بات دل کی لگی کی

گہر میرے جی کی تھی حالت دِگرگوں
گھڑی آئی طیبہ سے جب رُخصتی کی

گہر اعظمی (کراچی)

بساط اُلٹی کس نے یہاں کج روی کی؟
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

وہ نورُ الہُدیٰ ہیں، مٹی ساری ظلمت
اندھیروں میں آقا (ﷺ) نے ہی روشنی کی

ہیں تا حشر محفوظ قرآن و سیرت
شہِ دیں (ﷺ) نے دُنیا کی یوں رہبری کی

قریں سبز گنبد کے جنت کا گوشہ
ہے کیا بات طیبہ! تری دلکشی کی

ہیں صدیقؓ و فاروقؓ پہلو میں اُن (ﷺ) کے
محبت رکھو دل میں عثمانؓ علیؓ کی

نبی (ﷺ) کے نواسے نے گھر بھر لٹا کر
دکھائی ہے رہ جاوداں زندگی کی

گُلستانِ ہستی میں اے پھولؔ! کر لے
ثنا ربِّ عالم کی، مدحت نبی (ﷺ) کی

تنویر پھول (نیویارک)

مہکتی ہے سانسوں میں خوشبو نبی (ﷺ) کی
معطّر معطّر ہے سیرت انھی کی

انھیں سوچ لینا، انھیں دیکھ لینا
یہی ہے عبادت مری زندگی کی

وہ شاہِ حرم ہیں، مَیں خاکِ حرم ہوں
انھیں لاج ہو گی مری عاجزی کی

جو مکّہ سے چل کر مدینے میں آئی
مجھے آرزو ہے اُسی روشنی کی

کرم چاہتا ہوں، کرم مانگتا ہوں
مرے دل میں بستی ہے چاہت نبی (ﷺ) کی

کلیم اُن کے در نے سخی کر دیا ہے
نہیں فکر مال و زرِ دُنیوی کی

محمد سلطان کلیم (لاہور)

معیت جسے مل گئی آگہی کی
پیمبر (ﷺ) کی اُس شخص نے پیروی کی

مدد جس کو حاصل ہو دیدہ وری کی
کرے گا وہ بندہ ثنا سیّدی (ﷺ) کی

عمل دخل جب بڑھ گیا ظلمتوں کا
تو آقا (ﷺ) نے عالم میں جلوہ گری کی

کڑا وقت اُمت پہ جس وقت آیا
حبیبِ مہیمن (ﷺ) نے چارہ گری کی

عطا ہائے سرور (ﷺ) جہاں میں ہیں وافر
کہاں کوئی گنجائش ان میں کمی کی

انھوں نے، جو خود صادقُ الاَصدقیں تھے
ہمیں بھی تو تلقین کی راستی کی

ملائک کے بھی مصطفیٰ (ﷺ) مقتدا ہیں
تھی آدمؑ کی بھی حیثیت مقتدی کی

دلوں کا کیا تزکیہ مصطفیٰ (ﷺ) نے
دلوں پر حکومت تھی جس دم بدی کی

پہنچنا وہاں، چھوڑ کر اپنی "مَیں" کو
پذیرائی طیبہ میں ہے عاجزی کی

وہ طیبہ میں پائے گا حرفِ بشارت
رہی جس کی عادت وہاں خامشی کی

نہ غیرِ پیمبر (ﷺ) کی تعریف کرنا
کہ نعتِ نبی (ﷺ) اصل ہے شاعری کی

سحابِ کرم نے بھگویا نظر کو
درِ مصطفیٰ (ﷺ) کی زیارت جُونہی کی

درودِ نبی (ﷺ) قلب و لب پر ہو کم کم
یہ تصویر ہے مصطفیٰ (ﷺ) نارسی کی

مدینے کا ویزا، خبر ہے حقیقی
مسرّت کی اور خرمی کی، خوشی کی

ہوں حنفی، مگر بابِ "صلِّ علیٰ" میں
امامت خوش آئی مجھے شافعیؒ کی

ہو تعمیلِ احکامِ سرکارِ والا (ﷺ)
جو سمجھو تو عظمت ہے یہ آدمی کی

مدینے میں حاضر ہوئے ہم سے عاصی
تو حالت ہماری تھی شرمندگی کی

یہاں پڑھتے رہنا درودِ پیمبر (ﷺ)
یہ صورت ہے عقبیٰ میں بھی بہتری کی

جو چلتے نہیں ہم رہِ مصطفیٰ (ﷺ) پر
حقیقت میں ہے راہ یہ خود کُشی کی

مَیں جب شہرِ آقا (ﷺ) میں محمود پہنچا
وہ ساعت تھی ہر رنج سے مخلصی کی

راجا رشید محمود

دو عالم کی زینت رسالت کسی کی
خدا کی عنایت رسالت کسی کی

کمالِ ہدایت رسالت کسی کی
جمالِ نہایت رسالت کسی کی

فروغِ شریعت رسالت کسی کی
ہے روحِ طریقت رسالت کسی کی

کرم کی روایت رسالت کسی کی
سراسر ہے رحمت رسالت کسی کی

رُسُل آئے آدمؑ سے تا ابنِ مریمؑ
کہ تھی غرض و غایت رسالت کسی کی

ہوئی جلوہ فرما صفِ انبیاءؑ میں
بصد خاتمیّت رسالت کسی کی

ازل تا ابد جلوہ گر اب رہے گی
بصد شان و شوکت رسالت کسی کی

ہوئی ضوفشاں عرصۂ تیرگی میں
بصدق و امانت رسالت کسی کی

قسم لَم یزل کی، بنائی گئی ہے
برائے اطاعت رسالت کسی کی

رُسُلؑ مقتدی ہوں گے روزِ قیامت
کرے گی قیادت رسالت کسی کی

نہ کیوں دو جہاں پھر کریں استفادہ
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

جو رسوائے عالم تھے، اب محترم ہیں
ہے وجہِ کرامت رسالت کسی کی

ہماری شفاعت کو شہزادؔ ہو گی
بروزِ قیامت رسالت کسی کی

شہزادؔ مجددی

علوِّ کرامت رسالت کسی کی
رسالت کی زینت رسالت کسی کی

اُنھی سے تو پائی ہے عرفاں کی دولت
بشر کی ہے عزت رسالت کسی کی

دو عالم میں ہے فیض جاری کسی کا
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

زمینِ جفا پر کِھلے پیار کے پھول
وفا کی سفارت رسالت کسی کی

شکستہ ہوئے نفرتوں کے سبھی بُت
ہے روحِ محبت رسالت کسی کی

اُخوت کی مالا میں اَعدا پروئے
علم دارِ وحدت رسالت کسی کی

دُعائیں تھیں کیا ثاقبؔ بے نوا کی
ہے وجہِ اِجابت رسالت کسی کی

غلام رسول ثاقبؔ علوی (کامونکی)

کرے سب پہ شفقت رسالت کسی کی
رکھے سب سے اُلفت رسالت کسی کی

اِسی سے تو ہوتا ہے ایماں مکمل
ہے وحدت پہ حُجّت رسالت کسی کی

تھی آدمؑ سے پہلے، تو محشر تلک ہے
وہ رکھتی ہے وسعت رسالت کسی کی

سب انسانیت کے لیے تا بہ محشر
ہے پیغامِ راحت رسالت کسی کی

جو ایمان والے ہیں، ان سب کی خاطر
ہوئی رحم و رافت رسالت کسی کی

فضیلت بتائی ہے تِلْکَ الرُّسُلُ نے
ہے اعزازِ عظمت رسالت کسی کی

مدینے میں مرنا، ہے جنت کو جانا
ہے اِس کی ضمانت رسالت کسی کی

مجھے دے گی خُلدِ بریں کا خریطہ
یہ رکھتی ہے قدرت رسالت کسی کی

اِسی سے فروزاں ہے محمودؔ دانش
کہ ہے گنجِ حکمت رسالت کسی کی

راجا رشید محمودؔ

رہی سبز گنبد سے وابستہ جو بھی
وہ سرسبز و شاداب ہے زندگانی

خبر دی تھی جنّات نے قومِ جن کو
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

نظر سبز گنبد پہ ڈالی ہے جس نے
ملی اُس کو عمرِ خضر جاودانی

جمالِ نبی (ﷺ) بس وُہی دیکھتا ہے
سمجھتا ہے جو واقعی "لَنْ تَرَانِیْ"

وہ حُبِّ نبی (ﷺ) میں تڑپتا رہا ہے
سُنی جس نے ہو گی اذانِ بلالیؓ

کہاں میں کہاں یارؔ نعتِ محمد (ﷺ)
ہے اُن کی تو ہر ایک خوبی نرالی

سہیل یار (لاہور)

حبیبِ خدائے جہاں (ﷺ) ہیں حمزہؓ بھی
انھیں حق نے یہ بھی عطا کی بڑائی

زمانے نے دیکھا نہیں ہے کوئی بھی
کبھی میرے سرکار (ﷺ) سا انقلابی

یہ میثاق کے دن کی شق تھی اَساسی
ملی انبیاءؑ کی انھیں سربراہی

یہ کرتا ہے ہاتف ہمیشہ مُنادی
ہیں خالق کی سرکار (ﷺ) واحد گواہی

خدا جانے، اسرا کی کیا تھی کہانی
یہ ان کی تھی یا اس کی تھی رُونمائی

وہ بندہ جو چاہے نبی (ﷺ) کی غلامی
وہ خالق کی پائے گا شانِ کریمی

جو تھی ان میں، رحمان میں آشنائی
ہے نعتوں میں اظہار اس کا ضروری

تحمل، رواداری اور بُردباری
ہے آقا (ﷺ) کی سیرت کی یہ بھی نشانی

سرِ حشر اپنی معافی، تلافی
بفضلِ حبیبِ خدا (ﷺ) ہے یقینی

ہوئی جس کی شہرِ نبی (ﷺ) میں حضوری
سرِ حشر پائے گا وہ کامیابی

مسلماں کو جن سے ہے اُلفت حقیقی
وہ ہیں اہلِ بیتؑ ان کے، اور ہیں صحابیؓ

ہیں ناعت تو محسنؒ رضاؒ اور جامیؒ
بنے بات کیسے ہماری تمھاری

کرے غور بندے کی جب بد مذاقی
وہ مدح نبی (ﷺ) پر کرے نکتہ چینی

سمجھ سکتے ورنہ کہاں کبریا کو
سکھائی نبی (ﷺ) نے ہمیں حق پرستی

کیے حل رہے سرورِ ہر جہاں (ﷺ) نے
مسائل معاشرتی، سیاسی، معاشی

محب ایک ہے تو ہے محبوب واحد
وہ ہے کبریائی، یہ ہے مصطفائی

مدد اُن سے مانگیں گے ہم، اور وہ دیں گے
یہ اپنی ہے حق بینی و حق شناسی

-ق-

جو جھوٹے نبی کا تعاقب کیا تو
ہوئے حق کے محبوب الیاسؒ برنیؒ

کہا، اب نبوت نئی آئے کیسے
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

غنی تھے حقیقت میں محمود آقا (ﷺ)
تھا فقرِ حبیبِ خدا (ﷺ) اختیاری

راجا رشید محمود

مسلماں کو حاصل ہے رافت کسی کی
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

وہ ہستی مُشفق حد درجہ پہ مومن ہے
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

صدا ارضِ طائف سے اب تک ہے آتی
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

دُعا نُوحؑ کی ہو گئی وجہِ طوفاں
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

کہا فتحِ مکہ پہ یہ قدسیوں نے
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

ہُوا سب پہ ظاہر بروزِ قیامت
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

چمن میں سدا پھول رطب اللساں ہے
''دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی''

تنویر پھول

منقبتِ امام حسینؓ

نبی (ﷺ) سے تھی تعمیرِ سیرت کسی کی
مسلّم نہ کیوں ہو امامت کسی کی

نتیجہ یہ تاحشر ہے کربلا کا
عزیمت کسی کی، ہزیمت کسی کی

بہتّر کی قربانی یوں دی گئی تھی
کہ بر خود غلط تھی حکومت کسی کی

یہ دیکھا گیا، زندگی بھر رہی تھی
سخاوت ہمیشہ روایت کسی کی

وصیت سے نانا کی، ظاہر ہُوا تھا
وراثت میں پائی شجاعت کسی کی

یہ جانا جہاں والوں نے، زندگی تھی
خدا دوستی سے عبارت کسی کی

یہ تھا تکملہ سیرتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا
پسندِ خدا تھی شہادت کسی کی

یہ محمود مظلومیت تھی کہاں کی
حقیقت میں تھی استقامت کسی کی

راجا رشید محمود

(مشاعرہ ۱۵ محرم ۱۴۳۱ھ کو ہوا تھا۔ اس حوالے سے یہ منقبت پڑھی گئی)

جنوری ۲۰۰۲ سے ۹۷ واں

نویں سال کا دوسرا ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۶ فروری ۲۰۱۰

چوپال، لاہور میں، نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت: الحاج پروفیسر محمد عباس مرزا

مہمانِ خصوصی: غضنفر جاوید چشتی (گجرات)

مہمانِ اعزاز: محمد ارشد قادری

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

نعت خوانان: محمد ارشد قادری

منصور اسلام ہجویری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:

"خاکِ مدینہ سُرمہ بینائیِ خیال"

شاعر:

صاحبزادہ نصیر گولڑوی

(وفات: ۱۳ فروری ۲۰۰۹)

نویں سال کا دوسرا ماہانہ مشاعرہ

"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کا تصوّر اور یہ رعنائیِ خیال
دل اور ذہن محوِ پذیرائیِ خیال

مرکز ہوں اک وہی مرے ذوقِ خیال کے
یکتا ہیں وہ تو چاہیے یکتائیِ خیال

ممکن نہیں کہ وصف بیاں ان کے ہو سکیں
محدود کس قدر ہے یہ پہنائیِ خیال

بے حرف و صوت بھی یہاں ممکن ہے التجا
کافی ہے عرضِ حال کو گویائیِ خیال

ہر ذرہ بارگاہِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چراغِ ذہن
خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال

بے جان اپنی سوچ ہے، بے روح اپنا ذوق
درکار ہے ہمیں بھی مسیحائیِ خیال

ملتی ہے صرف ان کی توجّہ کے نور سے
تنہائیوں میں انجمن آرائیِ خیال

ان کے بغیر رنگ نہ ہو کائنات میں
ہے ان کے دم سے زینت و زیبائیِ خیال

اوروں کے در پہ جانے کا سوچوں میں کیوں نصیر
مجھ کو نہیں قبول یہ رسوائیِ خیال

پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

حمدِ ربِّ ذوالجلال جلّ شانہٗ

اے لا یزال و لم یزل اے ذاتِ لازوال!
اے لا شریک و باقی و قیوّم و ذوالجلال!

مولا مجھے ثنا و تحیت کا دے شعور
جو حرف معتبر ہو وہی حرف دل میں ڈال

کوئی جواب کب ہے، ''اَلف لام میم'' کا
تیری کتاب کا ہے ہر اک حرفِ بے مثال

تیرے سخن کے آگے فصاحت ہے سجدہ ریز
پھوٹی ترے کلام سے ہر شوکتِ مقال

ہے سینۂ فقیر میں اک ناتواں سا دل
چاروں طرف ہے حرص و ہَوا کا مہیب جال

ہر چیز کو فنا ہے تری ذات کے سوا
تو واجب الوجود ہے اے خالقِ کمال

تیرے کرم سے ارض و سما برقرار ہیں
ہے تیری قدرتوں سے نظامِ جہاں بحال

شہزادؔ مجددی (لاہور)

محرابِ حمدِ حق میں جبیں سائی خیال
کس درجہ نیک فال ہے گہرائی خیال

تسبیحِ لا شریک ہے تطہیرِ ذہن و دل
تنزیہہ وحدہٗ سے ہے رعنائی خیال

چھائی ہے دل پہ سورۂ رحمٰن کی بہار
ذکرِ صمد نے کی چمن آرائی خیال

وابستگی اگر ہے درِ لا شریک سے
ہرگز نہ چاہیے کبھی رُسوائی خیال

یہ سرحدِ حریمِ خدائے کریم ہے
سجدے میں کیوں نہ ہو یہاں پہنائی خیال

توحید کے خلاف ہے غیروں سے ربط ضبط
ہے فرضِ عین عشق میں تنہائی خیال

شہزادؔ یہ ہے واحد و یکتا کی بارگاہ
ہر لحظہ چاہیے یہاں یکتائی خیال

شہزادؔ مجددی

تُو قادر و قدیر ہے، تُو ربِّ ذُوالجلال
مُضمر ہر ارتقا میں فقط ہے ترا کمال

واحد ہے، لا شریک ہے، یکتا ہے تیری ذات
بے مثل و بے نظیر، نہیں ہے تری مثال

بخشا گداز دل کو ہے کعبے کی دید نے
''خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائی خیال''

سر خم ترے حضور ہے ہر کج کُلاہ کا
تیرے علو کے سامنے ہر کبر پائمال

قدرت سے تیری گردشِ لیل و نہار ہے
بنتا ہے بدُر حکم سے تیرے نیا ہلال

دیتا فلک پہ روز گواہی ہے آفتاب
تُو نے دیا عُروج ہے، تُو نے دیا زوال

اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تُو نے بنایا سراجِ نُور
تو خُود جمیل ہے، تجھے محبوب ہے جمال

بھائی ادا جو دشت میں زوجِ خلیل کی
زم زم کا تُو نے بخش دیا چشمۂ زُلال

دل کو ہمارے پھیر دے، تُو کر دے متّحد
آپس کی اس لڑائی نے ہم کو کیا نڈھال

دیتا ہے زندگی تُو ہی مُردہ زمین کو
آتی ہے تیرے حکم سے دُنیا میں برشگال

تیرے حضور پھولؔ یہ کرتا ہے التجا
سر سبز اِس حدیقے کو تُو رکھ سبھی نہال

تنویر پھولؔ (نیویارک)

تُو غالب و جلیل ہے اے ربِّ لم یزال!
تیری ہی ذات مالکِ ہر خوبی و کمال

قائم ازل سے تا بہ ابد تیری ذات ہے
ہر چیز کو زوال ہے، تجھ کو نہیں زوال

تُو قادر و سمیع و بصیر و خبیر ہے
تیری صفات کون گنے ربِّ ذوالجلال!

ہر شے سے تیرے حُسن کی رعنائیاں عیاں
ہر سمت جلوہ گر ہے ترا پرتوِ جمال

ممکن نہیں الٰہی! ترے راز پا سکے
عاجز ہر ایک عقل ہے، بے بس ہر اک خیال

کرنے میں جس سے پیار ہے مُضمر تری خوشی
یا رب! ترے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد اور ہے آل

نفرت، عناد، بُغض، تکبّر دلوں میں ہے
ربِّ علا! یہ آج ہمارا ہُوا ہے حال

زیرِ اثر زوال کے یا رب! ہے آدمی
کر کے عطا عُروج اِسے، دُور کر زوال

یا رب! ہے دست بستہ رہی تجھ سے یہ دعا
میرے وطن سے دور کر مہنگائی کا وبال

کرتا ہوں اے خدا! میں یہ بھی تجھ سے التجا
لب پر ترا ہی نام ہو، جب ہو مرا وصال

یا رب! سزا کے خوف سے رو دیتا ہے ذکی
اپنے گناہوں کا اِسے آتا ہے جب خیال

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

کیا تیری حمد ہو رقم اے ربِّ ذوالجلال
ہے ذات لازوال تری، بات باکمال

گر ہو خدائے پاک کی رحمت شریکِ حال
پھر پاس بھی پھٹکتے نہیں رنج، غم، ملال

تُو قادر و قدیر ہے، با اختیار ہے
کوئی بھی مرحلہ نہیں تیرے لیے محال

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ ترا اپنا ہی قول ہے
تُو بے مثال ہے، تری کوئی نہیں مثال

روشن ہیں نجم و شمس و قمر تیرے نور سے
مظہر ہیں تیری شانِ جلالت کے سب جبال

ذات و صفات میں تری کوئی نہیں شریک
ادراک تیرا کر سکے، کیا فکر، کیا خیال

دو جگ کے ذرّے ذرّے پہ ہیں تیری شفقتیں
سایہ فگن ہے سب پہ تری رحمتوں کی شال

ڈر سے ترے ہیں لرزہ بر اندام دو جہاں
چھایا ہوا ہے سب پہ ترا رعب اور جلال

ہر نظمِ کائنات ہے زیرِ اثر ترے
دم مارے تیرے سامنے کوئی یہ کیا مجال

تیرا کرم ہے، تیری عطا، تیری دین ہے
رُخسارِ ہست و بود پہ یہ حُسن، یہ جمال

سورج ہو یا کہ چاند ستارے ہوں، سب کے سب
تجھ سے ہیں مستنیر، ترے لطف سے نہال

ہوتی ہیں مانگ سے بھی زیادہ عنایتیں
نازشؔ کا جب بھی پھیلتا ہے دامنِ سوال

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

کیا کچھ نہیں ملا اے مرے ربِّ ذوالجلال!
پھر بھی ہے میرے لب پہ فقط تجھ سے ہر سوال

بن کر فقط ترا ہی جیوں، ہے یہی دعا
رنج و الم میں ایک فقط تو ہے میری ڈھال

میں بھول جاؤں پا کے جسے، اپنے آپ کو
مجھ کو مرے خدا، نہ کبھی دینا وہ کمال

اک اپنی چاہ دل میں بسا دے مرے خدا
حُبِّ جہان و دنیا کو دل سے مرے نکال

دل ہے کہ وسوسوں میں گھرا ہے بُری طرح
ناکام ہو خدایا، جو شیطان کی ہے چال

لگ جائے میرے دل کو فقط اک لگن تری
سب ہے فریب دنیا کا یہ عزّ و جاہ و مال

مکّہ ہے تیری عظمت و سطوت کا اک نشاں
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائی خیال"

کس چیز سے نہیں ہے تری ذات کا ظہور
کیا کیا کرم ہے جس کی نہیں ہے کوئی مثال

ہر شے تری عطا ہے مگر اے مرے کریم!
دھو ڈال میرے دل کے سبھی رنج اور ملال

تجھ بن نہیں کوئی بھی جو مجھ کو سمیٹ لے
بکھروں نہ ٹوٹ کر، مجھے مالک مرے سنبھال

محمد افضال انجم (لاہور)

اللہ کی صفات ہیں ساری ہی بے مثال
اس کے سوا کسی کی نہیں ذات لم یزال

ہے لائقِ ثنا وہی اور مستحقِ حمد
زیبا اسی کو کبر ہے اور عزّت و جلال

وہ رنگِ کائنات ہو کہ حسنِ کائنات
لا ریب ہے خدا ہی کا وہ حسن اور جمال

وہ چاہے گر تو نار میں کِھل اُٹھتے ہیں گلاب
ربِّ قدیر کے لیے کچھ بھی نہیں محال

جو "ممکن الوجود" ہو، کیسے کرے وہ ناز
ہے "واجب الوجود" ہی کا جب ہر اک کمال

انساں وہی ہے کامل و خوش بخت و کامیاب
حاصل جسے خدا کا ہُوا قرب اور وصال

سب کچھ خدا ہی دیتا ہے مخلوق کو مگر
دیتا ہے با وسیلۂ سرکارِ بے مثال (صلی اللہ علیہ وسلم)

محوِ ثنائے رب سبھی رہتے ہیں رات دن
انس و مَلَک، درند و پرند ہوں کہ ہوں جبال

رنج و غم و الم سے جو زخمی ہُوا ہے دل
ذکرِ خدا سے ہوتا ہے اس دل کا اندمال

پھر سے جمالِ خانۂ کعبہ مجھے دِکھا
دربارِ کبریا میں ہے میرا یہی سوال

بُغض و حَسَد، غرور و تکبّر، ریا و بُخل
یا رب! بپے حضور (ﷺ) مرے دل سے بھی نکال

بہرِ نبی (ﷺ) بچا مجھے رزقِ حرام سے
اللہ! کر ہمیشہ عطا لُقمۂ حلال

یا رب! ثنا لکھے تری اور مدحِ مصطفٰے (ﷺ)
اس کے سوا نہ کوئی ہو عاجزؔ کا اشتغال

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

تائب ہو دل سے، اشکِ ندامت ذرا نکال
ٹوٹا ہُوا خدا سے ہو رشتہ ترا بحال

پھیلا ہُوا ہے دہر میں مولا! ترا جمال
ایسا جمال، جس سے عیاں ہے ترا جلال

فانی ہے خلق اور کمالاتِ خلق بھی
لیکن ترے کمال کو ہرگز نہیں زوال

دیتا ہے، دیتا رہتا ہے، دینا خدا کا کام
دل میں رہے کہ ہونٹوں پہ سائل کے ہو سوال

بے نور دل کو طورِ تجلّی بنائے تو
ہر زخم زخمِ روح کو دیتا ہے اندمال

اُٹھوں جو صبح، پاؤں مَیں تعبیر حسبِ خواب
مولا اگر تو چاہے تو کچھ بھی نہیں محال

بس ایک حرفِ "کُن" سے ہٹا سکتا ہے اُنھیں
ساری مری رکاوٹیں، مجھ پر ہیں جو وبال

مولا عظیم فضل ہو یہ مجھ عقیلؔ پر
تا روزِ حشر صاحبِ ایماں ہو میری آل

عقیل اختر (لاہور)

دل میں ہے حُبِّ غیرِ خدا پالنا وبال
درکار تجھ کو خیر ہے تو اس کو دے نکال

لب پر جو نعت گوؤں کے ہے حمدِ ذوالجلال
اِس میں نہ حُبِّ جاہ ہے کوئی، نہ حُبِّ مال

کیا ہے حقیقت اپنے خدائے ودود کی
انسان کی سمجھ میں ہے آنا بہت محال

کندہ کیا نبی (ﷺ) نے دلِ مومنین پر
خلّاقِ کائنات کا ہر فضل، ہر کمال

ملتا ہے اُس کا بھی درِ رحمان سے جواب
پاتالِ دل میں پا رہا ہے جو نمو سوال

اِفراط اور تفریط پسندِ خدا نہیں
مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہے اعتدال

ہر سمت حاکمیتِ اعلیٰ خدا کی ہے
کیا شرق و غرب، کیا ہے جنوب اور کیا شمال

قرآنِ لم یزل میں بتایا گیا ہمیں
اپنے لیے حرام ہے کیا اور کیا حلال

دہشت ہے فتنہ اور ہے ارشادِ کبریا
فتنے کو ختم کرنے کی خاطر کرو قتال

معراج کے وقائع میں، ربّ و رسول (ﷺ) میں
آتا ہے کیا نظر کسی بندے کو انفصال؟

ہو تو بھروسا خالقِ ہر کائنات پر
گرنے نہ دے گا، دیکھنا، لے گا تمھیں سنبھال

عصیاں شعاریوں سے لگے ہیں جو دل پہ زخم
ممکن ہے فضلِ رب سے فقط ان کا اندمال

مخلوق پر خدایا! تری یوں بھی ہے عطا
ہے سربراہ سب کا تُو، خلقت تری عیال

جب مشکلات آئیں، پکارو کریم کو
حرفِ غلط نہ ہو گا کیوں ہر رنج، ہر ملال

ہم کو ہے اپنے ارحم و رحمان پر یقیں
آئے تو آئے گا دلِ کافر میں احتمال

اَحکام پر خدا کے، عمل ہو، تو ختم ہو
اعمال میں ہمارے جو حسنات کا ہے کال

سوچوں پہ یہ کرم ہے خدا کا، کہ ہو گئی
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

محمود کب یہ ذلت و خواری ہے بے سبب
رب کے کہے پہ ہم نہ چلے، پا لیا وبال

راجا رشید محمود

نعتِ صاحبِ جمال (ﷺ)

اُن (ﷺ) سے اگر ہوئی نہ شناسائیِ خیال
کیا کام اپنے آئے گی دانائیِ خیال

جب سے نظر مدینہ کی نظارگی ہوئی
رعنائیِ مدینہ ہے رعنائیِ خیال

مجھ کو دیارِ صاحبِ رحمت (ﷺ) میں لے گئی
پروازِ شوقِ انجمن آرائیِ خیال

میری نظر میں منظرِ قوسین ہے کہ ہے
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال"

خوشبو میں رنگ، رنگ میں خوشبو ہے موجزن
طیبہ کا عکس ہے چمن آرائیِ خیال

اُن (ﷺ) کا کرم ہے نعت سرائی میں دلکشی
اُن (ﷺ) کی عطا ہے حوصلہ افزائیِ خیال

اشکوں کی جل ترنگ ہے مدحت کا زمزمہ
سانسوں میں نغمہ سنج ہے گویائیِ خیال

ادراکِ شہرِ علم نہ پہنا سکی مجھے
ہر چند اوڑھی چادرِ پہنائیِ خیال

تحریر حرف حرف میں آہنگِ نعت ہے
رزمی صریرِ خامہ ہے گویائیِ خیال

محمد بشیر رزمی (لاہور)

یادِ نبی (ﷺ) ہے باعثِ رعنائیِ خیال
ہے نعت وجہِ زینت و زیبائیِ خیال

کرتی ہے ہر نماز تقاضا خُشوع کا
وقتِ درود چاہیے تنہائیِ خیال

میں نعت لکھ رہا ہوں ترے شاہکار کی
مولا! مجھے نصیب ہو یکتائیِ خیال

واجب ہے جب درود نبی (ﷺ) پر نماز میں
لائے کہاں سے کوئی پھر یکجائیِ خیال

رومیؒ کا ذوق، سعدیؒ و جامیؒ کا رنگ ڈھنگ
مدحِ نبی (ﷺ) میں چاہیے گہرائیِ خیال

رہتا ہے دل حضور (ﷺ) کی چوکھٹ پہ سجدہ ریز
اللہ رے یہ ناصیہ فرسائیِ خیال

سلطانِ دو جہاں (ﷺ) کی ثنا کے محاذ پر
ناقابلِ یقین ہے پسپائیِ خیال

اصلاح کر کے مصرعِ ابنِ زُہیرؓ کی
آقا (ﷺ) نے کی ہے مرتبہ افزائیِ خیال

سامانِ مغفرت ہے ثنائے حبیب (ﷺ) میں
یہ جستجو یہ قافیہ پیمائیِ خیال

تائیدِ جبرئیلؑ کی نعت کو دی دعا
کیسی ہے بے مثال پذیرائیِ خیال

پاؤں میں خود کو بزمِ نبی (ﷺ) میں ثنا بلب
یوں بھی کبھی ہو انجمن آرائیِ خیال

ان (ﷺ) کے سوا ہو قبلۂ قلب و نظر کوئی
اس طرح سے نہ ہو کبھی رسوائیِ خیال

سر پر ہے سائبانِ غبارِ درِ کریم
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

کُھلتی نہیں زبان سرِ آستانِ قُدس
آتی ہے کام اس جگہ گویائیِ خیال

عجزِ بیان ہی ہے بیاں بابِ نعت میں
کب کارگر ہوئی یہاں پہنائیِ خیال

بخشی ہے قلب و جاں کو تحیت نے تازگی
"صلِ علیٰ" نے کی چمن آرائیِ خیال

دی فکرِ مصطفیٰ (ﷺ) نے مرے فہم کو جلا
بخشی ہے ان کی نعت نے گہرائیِ خیال

شہزادؔ بہرہ ور ہوں فتوحِ ثنا سے میں
کیا ہو گی اس سے بڑھ کے پذیرائیِ خیال

شہزاد مجددی

کیوں کر نہ دلنواز ہو تنہائیِ خیال
وابستۂ رسول (ﷺ) ہے رعنائیِ خیال

آتی ہے بُوئے وصل جدائی کے زخم سے
کرتے ہیں جب حضور (ﷺ) مسیحائیِ خیال

آمد جو بزمِ دل میں ہو تو شاہِ عرش (ﷺ) کی
ہوتی ہے نورِ وصل سے زیبائیِ خیال

آئینۂ جمالِ نبی (ﷺ) سے ہے فیض یاب
پُرتاب ہو نہ کیوں مری دانائیِ خیال

چھیڑا جو دل نے زمزمۂ یادِ مصطفےٰ (ﷺ)
ذکرِ نبی (ﷺ) میں ڈھل گئی شہنائیِ خیال

دیدِ نبی (ﷺ) میں محو رہوں کیوں نہ اے عطا
تاباں ہے چشمِ شوق میں بینائیِ خیال

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

سُوئے حرم ہے آج جبیں سائیِ خیال
فضلِ خدا سے نعت میں زیبائیِ خیال

محور خیال و فکر کا آقا (ﷺ) کی ذات ہے
قُدسی بھی کر رہے ہیں پذیرائیِ خیال

آنکھیں ہیں بند، گنبدِ خضرا نظر میں ہے
نظارہ کر رہا ہے تماشائیِ خیال

آئینۂ خیال میں طیبہ کا عکس ہے
زندہ ہے دل بفیضِ مسیحائیِ خیال

خُوشبو جناں کی ملتی ہے دشتِ حجاز میں
مسحور ہو رہا ہے یوں صحرائیِ خیال

پژمُردہ قلب پاتا ہے واں سرمدی بہار
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

شہ رگ سے رب قریب ہے، دل میں ہیں مُصطفےٰ (ﷺ)
طیبہ کی یاد باعثِ رعنائیِ خیال

ذکرِ نبی (ﷺ) میں لہجۂ حسانؓ کی جھلک
رطبُ اللّساں ہے نعت میں سودائیِ خیال

اشکوں میں جالیاں وہ سُنہری ہیں عکس ریز
جلوہ نبی (ﷺ) کا وجہِ دل آرائیِ خیال

رُوئے نبی (ﷺ) کو دیکھوں تصوّر کی آنکھ سے
اے پھولؔ! میرا دل ہے تمنائیِ خیال

تنویر پھولؔ

اُن کا خیال باعثِ رعنائیِ خیال
دیکھے تو کوئی انجمن آرائیِ خیال

اعجاز ہے یہ اُن کی درخشندہ یاد کا
لو دے اُٹھی ہے میری جو تنہائیِ خیال

اُن کی ثنا کرے بھی تو کیسے کرے کوئی
لہجہ، نہ حرف ایسے، نہ یکتائیِ خیال

وہ مرکزِ خیال بھی، حسنِ خیال بھی
اُن کا ہی ذکر زینت و زیبائیِ خیال

پاپوشِ مصطفےٰ (ﷺ) کی ہے تاثیر آج بھی
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال"

بُعد اور بارگاہِ رسالت میں حاضری
سرکار (ﷺ) کی عطا ہے یہ گہرائیِ خیال

محبوبِ کردگار (ﷺ) کی چوکھٹ پہ تا اَبد
قلب و نظر کے ساتھ جبیں سائیِ خیال

کیا جانے اُن کی شان کہ سدرہ پہ آج بھی
بے بس پڑا ہے طائرِ دانائیِ خیال

جاوؔد غمِ جہاں ہو یا عقبیٰ کی فکر ہو
کرتے ہیں آپ حوصلہ افزائیِ خیال

غضنفر جاوؔد چشتی (گجرات)

سیرت میں بے مثال ہیں، صورت میں بے مثال
پھر رُتبۂ رسول (ﷺ) پہ کیسا ہے قیل و قال

کیا پوچھتے ہو مجھ سے "جَمِیْلُ الشِّیَمْ (ﷺ)" کا حُسن
شہرِ جمالیات میں ہیں مصدرِ جمال

تا حشر مستفیض خلائق اُسی سے ہوں
فیضِ نبی (ﷺ) سے جو بھی ہُوا صاحبِ کمال

عرشِ سخن پہ کیوں نہ تصوّر کی ہو نظر
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

چاپ اُن کی مصطفیٰ (ﷺ) نے سنی ہے بہشت میں
دیکھو ہے کیا بفیضِ نبی (ﷺ) عظمتِ بلالؓ

کیا دَور ہے حضور (ﷺ)! کہ اُمّت میں آپ کی
سیرت کے پیروکار نظر آئیں خال خال

شرمندۂ زوال ہُوا ہے ہر اک عروج
محبوبِ لم یزل کا ہے اعراج لا زوال

واللہ! روز افزوں ہے میرے نبی (ﷺ) کا ذکر
مدّاحِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں گویا کہ ماہ و سال

خشتِ تمام قصرِ نبوّت کی آپ ہیں
دینِ متیں کی اُن (ﷺ) پہ ہے تکمیلِ صد کمال

ناقِص شعور و فہم ہے ثاقب کا' مانگے کیا؟
حاضر شہا (ﷺ)! ہوا ہے بدامانِ بے سوال

ثاقب علوی (کامونکے)

دل ہے شہِ اُمم (ﷺ) کا تمنائیِ خیال
رہتا ہے ایک ان کا ہی شیدائیِ خیال

مشکل ہے مدحت شہِ کون و مکاں (ﷺ) کی رہ
ہمراہ جب تلک نہ ہو دانائیِ خیال

سُوجھے خیال اچھا ہمیشہ' ہے یہ دعا
چاہوں نہ نعت میں کبھی رسوائیِ خیال

اکسیر ہے وہاں کی ہَوا جسم و جان کو
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال"

کرتے ہیں مدح و وصف پیمبر (ﷺ) مجھے بیاں
رکھتا ہوں میں جو زینت و زیبائیِ خیال

اشکوں سے ہو وضو تری مدحت سے پیشتر
پھر ہو عطائے رنگِ پذیرائیِ خیال

حیرت کو ان (ﷺ) کے در پہ تماشائی پایا ہے
گویا ہے خامُشی میں بھی گویائیِ خیال

اس در پہ حرف میرے بھی پائیں قبولیت
انجم مجھے بھی بننا ہے سودائیِ خیال

محمد افضال انجم (لاہور)

مانا کہ عقل ہی سے ہے دانائیِ خیال
آتی مگر ہے عشق سے رعنائیِ خیال

ہے خُوش خرام عِلم کا ہر کارواں کہ ہے
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

آئے سمجھ میں کس طرح معراجِ مصطفیٰ (ﷺ)
رفعت کو چھُو نہ پائی ہے پہنائیِ خیال

جب آمنہؓ کے چاند سے یثرب چمک اُٹھا
بجنے لگی یہ دیکھ کے شہنائیِ خیال

پستی سے مجھ کو ذکرِ نبی (ﷺ) نے اُٹھا لیا
ایسا ملا ہے گنبدِ مینائیِ خیال

اُمّید ہے کہ گنبدِ خضرا سے ہو عطا
مجھ کو پھر ایک شعلۂ سینائیِ خیال

ہو جس سے پیدا دل میں مودّت حضور (ﷺ) کی
اُس بات کا ہوں یارؔ تمنّائی خیال

سہیل یارؔ (لاہور)

''خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائی خیال''
خاکِ نجف ہے باعثِ گیرائی خیال

سُوئے مدینہ جادۂ پہنائی خیال
ان کے خیال ہی سے ہے رعنائی خیال

رہ رہ کے پھر نگاہ سُوئے طیبہ ہی اُٹھے
کرتے رہیں آپ ایسی مسیحائی خیال

اُن کا خیال باعثِ تخلیقِ کائنات
خالق ہے خود خیال کا شیدائی خیال

ہے محوِ جستجوئے مدینہ ہر ایک سوچ
ہے دل میں آرزوئے تماشائی خیال

ہم سب حصارِ اُلفتِ آقا (ﷺ) کے ہیں مکیں
مل بیٹھنا سکھاتی ہے یکتائی خیال

دل میں ہیں لاکھ حسرتیں، کہ دیں جو کہ سکیں
اے کاشکے ملے کبھی گویائی خیال

مشکِ ختن نہیں، تو مجھے مشکِ طیبہ دے
ہے صحنِ دل فروغِ گُل آرائی خیال

ان کی تجلّیات ہیں جو رہنما عقیلؔ
اوجِ فلک ہے جادۂ پیمائی خیال

عقیل اختر (لاہور)

نعتِ حضور (ﷺ) ہے فلک پیمائی خیال
پاکیزگی دل ہے یہ دانائی خیال

ذکرِ حضور (ﷺ) باعثِ رعنائی خیال
''خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائی خیال''

ناعت جو ہے پڑھے وہ کلامِ مجید کو
حاصل اِسی سے ہو گی توانائی خیال

خوشنودیٔ خدائے مہیمن کی ہے نوید
دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں پذیرائی خیال

کرتی ہے عہدِ سرورِ کونین (ﷺ) تک رسا
پیشِ درِ حضور (ﷺ) جبیں سائی خیال

کرتا رہے گا ذکر رسولِ جمیل (ﷺ) کا
پیشِ نظر جو رکھّے گا زیبائی خیال

کہتے ہو نعت، ساتھ کہو حمدِ ذوالجلال
مجھ کو سُجھا رہی ہے یہ یکتائی خیال

ہے عظمتِ حضور (ﷺ) تخیّل پہ پرفشاں
عرشِ عظیم تک گئی پہنائی خیال

پائیں گے زندگی نئے مضمون شعر میں
مدحِ نبی (ﷺ) سے ہو گی مسیحائی خیال

قرطاس پر جو نعت رقم کر رہا ہوں میں
ہے یہ بھی گویا صورتِ گویائی خیال

محبوبِ دُنیوی نہ ہدف ہو مدیح کا
بدبختی ہے یہ باعثِ رسوائی خیال

قدحِ عدوئے سرورِ عالم (ﷺ) کے باب میں
ممکن نہیں کہ ہو کبھی پسپائی خیال

اصحابؓ کے کلام سے تحریک پایئے
مدحِ حضور (ﷺ) میں وہی اپنایئے خیال

اصنافِ شعر کا ہے تنوّع نعوت میں
ادراک میں ہے شکلِ بزم آرائی خیال

امکانِ نعت گوئی پہ محمودؔ سوچنا
ہے حکمرانیٔ فکر کی‘ دارائی خیال

راجا رشید محمود

نعتِ حضور (ﷺ) سجدۂ بینائی خیال
اس کو کہو اجارۂ بینائی خیال

پہنچا ہوا ہے شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
دل پر ہوا ہے قبضۂ بینائی خیال

عظمت حضور (ﷺ) کی نہیں آئی گرفت میں
مضبوط گو ہے پنجۂ بینائی خیال

دل پر عطا و لطفِ نبی (ﷺ) کا اثر ہوا
سر پر ہُوا جو سایۂ بینائی خیال

کھولو کتابِ زیست مدینے کی فکر میں
اس میں ہے ایک صفحۂ بینائی خیال

بندے کا منشا طیبۂ سرکار (ﷺ) ہو تو ہے
جنّت نما اشارۂ بینائی خیال

پاتا ہوں میں حضور (ﷺ) کی مجلس کی شکل میں
بیٹھے بٹھائے ثمرۂ بینائی خیال

توسین میں ملن ہوا ربّ و رسول (ﷺ) کا
ہے دید عاجزانۂ بینائی خیال

ہر وقت دل پہ عتبۂ سرکار (ﷺ) نقش ہو
زندہ اگر ہو جذبۂ بینائی خیال

حرمین کے سوا کسی جانب دھیان تو
ہے باعثِ خسارۂ بینائی خیال

غیرِ نبی (ﷺ) کی مدح میں لکھّا جو کوئی حرف
گویا پڑھا ہے نوحۂ بینائی خیال

اِس سر زمیں نے مجھ کو شعورِ سخن دیا
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائی خیال"

تقدیر سے رشیدؔ نے پائی شبانہ روز
قُبّہ کی دید صدقۂ بینائی خیال

راجا رشید محمود

یہ کہ کے ہار مان گئی بینشِ خیال
ان کو تو ان کے حق سے سمجھنا بھی ہے محال

ان کے حرم میں چلتی ہواؤں میں زندگی
ان کی گلی کی خاک میں زخموں کا اندمال

وہ تو وہ ہیں کہ جن کی نہیں ہے کوئی نظیر
وہ تو وہ ہیں کہ جن کی نہیں ہے کوئی مثال

حق یہ ہے‘ ان کے ہوتے ہوئے ذرّے سر بلند
حق یہ ہے‘ ان کی ہو کے‘ ہوئی خاک با کمال

ان کا ہر ایک فعل ہے منشائے کردگار
ان کا ہر ایک قول ہے قرآن کا جمال

افکار‘ ان کی نکتہ وری پر ہیں سحر یاب
اذہان میں انھی کے کمالات کا دھمال

منظر ہماری خیر اسی میں ہے بالیقیں
ان کے ہی در کا رکھے رہے ربِّ ذوالجلال
منظر عارفی (کراچی)

پڑھ لے درودِ پاک تو ہو گی خوشی بحال
اُس کے لیے نوید ہے جو غم سے ہے نڈھال
خالق نے مجھ کو دولتِ تسکین بخش دی
آیا جو غم میں سرورِ کونین (ﷺ) کا خیال
قربت ملے گی ربِّ دو عالم کی بالیقیں
محبوبِ رب (ﷺ) سے رشتۂ الفت کرو بحال
مدحِ رسول (ﷺ) میرے سخن کا عروج ہے
وردِ درود ہے مِرے اعمال کا کمال
حق کی متابعت ہے اطاعت رسول (ﷺ) کی
قربِ خدا، نبی (ﷺ) کی محبت کا ہے مآل
ہم جانتے ہیں اس کو بھی صدقہ حضور (ﷺ) کا
جس میں بھی کوئی سا نظر آئے ہمیں کمال
بجز آپ (ﷺ) کے ہے حشر میں پُرسانِ حال کون
بس آپ ہی کی ذات ہے ہم عاصیوں کی ڈھال
یادِ نبی (ﷺ) ہے گلشنِ افکار کی مہک
''خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال''
لحظہ بہ لحظہ حامی و ناصر حضور (ﷺ) ہیں
لمحہ بہ لمحہ آپ کی رحمت شریکِ حال
پڑھتے درود آپ پر اور بھیجتے سلام
سلطانِ کائنات (ﷺ) کو جب دیکھتے جبال

صلِّ علیٰ! مقام و مراتب حضور (ﷺ) کے
ہے ذات لازوال تو اوصاف بے مثال
قرآن اور حدیث کا لُبِّ لُباب سن!
نازش کوئی نہیں مِرے آقا (ﷺ) سا خوش خصال
قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

حُسنِ نبی (ﷺ)، مصوّرِ اعظم کا ہے کمال
ہیں وہ سراجِ نور، نہیں اس میں قیل و قال
بادل میں منہ چھپاتا ہے خورشید اس لیے
افزوں ہے مہر و ماہ سے سرکار (ﷺ) کا جمال
فرعون کے گروہ کو قرآں نے کیا کہا؟
اُن (ﷺ) کے جو مخلصین ہیں وہ سب ہیں اُن کی آل
قرآن معجزہ ہے جو قائم ہے حشر تک
سیرت کی ہر کتاب میں آقا (ﷺ) کے ماہ و سال
اللہ کی کتاب کی تفسیر آپ (ﷺ) ہیں
خُلقِ عظیم آپ (ﷺ) کا، ہیں آپ خوش خصال
فردوس کی فضائیں ریاضِ جناں میں ہیں
''خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال''
آمد سے اُن (ﷺ) کی مٹ گئی ظلم و ستم کی دھوپ
بنجر زمیں پہ برسی ہے رحمت کی برشگال
طیبہ کے گلستاں میں ہے نکہت رسول (ﷺ) کی
دیتا سُرور دل کو ہے ہر برگ، ہر نہال
تا عمر اُن کے ذکر میں تنویر پھول رہ
نعتِ نبی (ﷺ) کے نور سے ہر دل کو تو اُجال

رب نے نبی (ﷺ) کو بخشے ہیں وہ حُسن اور کمال
جن کی نہیں نظیر کوئی، اور نہیں مثال
صورت ہو یا ہوں سیرت و کردارِ مصطفیٰ (ﷺ)
ملتی نہیں ہے دہر میں اِن کی کہیں مثال
محبوبِ رب (ﷺ) نے اُس کا بھرا دامنِ طلب
سائل نے اُن کے در پہ جو آ کر کیا سوال
چشمِ خیال میں بھی لگا لیجیے کہ ہے
''خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال''
دانشورانِ دہر کا ہے فیصلہ یہی
ہو گا، نہ ہے، نہ تھا، نبی (ﷺ) سا کوئی خوشِ خصال
پلکوں پہ جھلملانے لگیں کہکشائیں سی
جب جنّتِ مدینہ کا آیا مجھے خیال
یا رب! دعائے دل یہ مری مُستجاب ہو
قدموں میں اُن کے سر ہو مرا، جب ہو اِرتحال
شافع جو ہوں گے حشر میں محبوبِ کردگار (ﷺ)
محشر کا ہو گا کیسے مجھے حُزن اور ملال
جب بیکلی بڑھی مری، در پر بُلا لیا
میرا ذکی! حضور (ﷺ) کو ہے کس قدر خیال

رفیع الدین ذکی قریشی

رب نے نبی (ﷺ) پہ ختم کیا اپنا ہر کمال
صورت کی اُن کی اور نہ سیرت کی ہے مثال

جن کے نبی (ﷺ) سے عشق کی ملتی نہیں مثال
یاد آ رہے ہیں آج مجھے حضرتِ بلالؓ
اُمت کے واسطے رہے کرتے سدا دعا
بڑھ کر حضور (ﷺ) سے کسے اُمت کا ہے خیال
تاریخ داں ہیں جتنے بھی، سب کا ہے فیصلہ
رب کے حبیب (ﷺ) جیسا نہیں کوئی خوشخصال
ہے اِس لیے عزیز مجھے جاں سے بھی، کہ ہے
''خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال''
پیشِ نظر ہو جس کے بھی اُسوہ حضور (ﷺ) کا
بھولے وہ راہِ راست، نہیں اِس کا احتمال
یا رب! تری جناب میں ہے یہ دعا مری
پڑھتا رہے درود سدا میرا بال بال
سایہ فگن جو مجھ پہ ہے رحمت حضور (ﷺ) کی
خورشیدِ حشر کی نہیں حِدّت کا کچھ ملال
یا رب! بصد نیاز ہے تجھ سے مری دعا
لب پر مرے درود ہو، جب ہو مرا وصال
میری تو زندگی کا وہ حاصل ہیں اے ذکی!
گزرے جو نعت کہتے مرے یوم و ماہ و سال

رفیع الدین ذکی قریشی

بادِ مدینہ دافعِ حُزن و غم و ملال
''خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال''
دنیا میں جلوہ گر ہوئے جب شافعِ اُمم (ﷺ)
''یا ربِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ'' کا لب پہ تھا سوال

سورج کو پھیرا، چاند کو دو لخت کر دیا
انگشتِ شاہِ دین (ﷺ) کا ہے یہ بھی اک کمال

دیتے ہیں وہ طلب سے فزوں دشمنوں کو بھی
بخشے انھیں خدا نے ہیں وہ جُود اور نوال

کھائی ہیں قسمیں جن کی خدا نے کتاب میں
کیسے حسین ہوں گے نبی (ﷺ) کے وہ خدّ و خال

پاکیزگی بیاں کرے جن کی خدائے پاک
وہ ہیں رسولِ پاک (ﷺ) کے اہل و عیال و آل

یا رب! ترے حضور ہے میری یہی دعا
قدمانِ مصطفےٰ (ﷺ) میں ہو میرا بھی ارتحال

حمدِ خدا لکھیں، کبھی نعتِ نبی (ﷺ) لکھیں
بخشا ہے یہ خدا نے ہمیں خوب اشتغال

تاریک دل میں بھی مرے جل اُٹھتے ہیں چراغ
طیبہ کی نوریں شام کا آتا ہے جب خیال

خیرات ان کے عشق و محبّت کی دیجیے
آقا (ﷺ)! یہ التجا ہے پئے حضرتِ بلالؓ

رب کو نبی (ﷺ) کی حکم عدولی نہیں پسند
عاجزؔ کوئی بھی حکمِ نبی (ﷺ) اس لیے نہ ٹال

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

ہے مُوسوی کمال بھی سرکار (ﷺ) کا کمال
اور یُوسُفی جمال بھی آقا (ﷺ) کا ہے جمال

رنج و الم نے جب بھی کیا دل کو پُر ملال
ذکرِ مدینہ سن کے طبیعت ہوئی بحال

"لولاک" کی حدیث سے ثابت ہوا یہی
مقصودِ کائنات ہیں محبوبِ ذوالجلال (ﷺ)

مظہر خدائے پاک کا ٹھہرے ہیں جب حضور (ﷺ)
پھر کیسے کوئی پائے گا ان کی کہیں مثال

آتے ہیں مصطفےٰ (ﷺ) کی اجازت سے بالیقیں
دن رات ہوں کہ ہفتہ ہو، یا ہوں وہ ماہ و سال

بخشا انھیں مقام یہ کیسا حضور (ﷺ) نے
ہوتی نہیں سَحَر نہ دیں جب تک اذاں بلالؓ

دیکھا نبی (ﷺ) کا معجزہ یہ بھی صحابہؓ نے
جاری ہر ایک انگلی سے ہے چشمۂ زُلال

ہو فرقتِ مدینہ سے مجروح جو بھی دل
اس زخمی دل کا طیبہ میں ہوتا ہے اندمال

اللہ نے نبی (ﷺ) کو یہ بخشا ہے اختیار
جس کو کریں حرام وہ جس کو کریں حلال

بلوائیے مدینہ میں اک بار پھر مجھے
دربارِ مصطفےٰ (ﷺ) میں ہے میرا بھی یہ سوال

راضی خدا بھی اس پہ ہو، اس کا حبیب (ﷺ) بھی
عاجزؔ کی شاعری کا ہو اے کاش! یہ مآل

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

دیکھا جہاں کی آنکھ نے ان (ﷺ) سا نہ خوش خصال
ہو گی، نہ آپ کی کوئی دنیا میں ہے مثال

چادر میں اپنی کاش وہ (ﷺ) ہم کو لپیٹ لیں
پھر دیکھیے کہ حشر میں ہوتا ہے کیا کمال

پہلے کسی نبی کو خدا نے عطا کیا؟
عمارؓ کوئی، کوئی صہیبؓ اور کوئی بلالؓ

ہوتا ہوں جالیوں کے تو ہر سال سامنے
نظریں اُٹھاؤں اُس طرف، میری کہاں مجال!

سرکار (ﷺ)! حکمرانوں کا ہے یہ کیا دھرا
صیہونیوں کے ہاتھ میں ملت ہے یرغمال

آب و ہَوا سے اس کی، ہے شاداب روح و جاں
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

میں اِس خیالِ خوش پہ ہوں محمودؔ مطمئن
ہو گا بفضلہٖ مرا طیبہ میں ارتحال

راجا رشید محمود

اصحابِ صُفّہ علمِ لدنّی کا ہیں جمال
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

نُور الھدیٰ (ﷺ) کے نُور سے طیبہ سے مُستنیر
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

پاتی جِلا ہے زیست وہاں اُن (ﷺ) کے نور سے
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

آنکھیں سکون پا گئیں گُنبد کو دیکھ کر
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

طیبہ میں جا کے دیکھیے فیضانِ شہرِ علم (ﷺ)
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

بدر الدجیٰ (ﷺ) کے نور سے طیبہ ہے ضوفشاں
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

نکہت سے واں کی پھول معطر مشامِ جاں
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

تنویر پھولؔ

جنت توں ودھ مقام اے، جگّاں تو نقش جمال
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

آقا (ﷺ) دے سوہنے شہر چ ہر دن اے نور نور
ہر رات دن دے وانگ اے، سورج دی تک مثال

جوڑے سنے حضور (ﷺ) انج کیتا ہے عرش فرش
معراج دا عروج اے آقا (ﷺ) دا اُچ کمال

رتبہ جویں بشیر اے ہادیؐ تویں نذیر
قرآن وچ جمال اے، قرآن وچ جلال

کندھے تے خود اُٹھایا اے جھٹ آخری رسول (ﷺ)
اس پاک سرزمین تے اُتری نبی (ﷺ) دی آل

آقا (ﷺ) مدینے شہر ول وہندے نیں دن تے رات
صدقے حسینؓ و حسنؓ ای کڈھن غریب سال

راضی اے ذوالجلال ای راضی نیں خود حضور (ﷺ)
باواؔ جھدے خیال چ کربل دا ہے ملال

بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ)

خاکِ مدینہ

خاکِ مدینہ جب ہے تمناؤں کا مآل
خاکِ مدینہ کی ہے ثنا میں زبان لال

خاکِ مدینہ سے تو تعلّق نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ہے
خاکِ مدینہ کو کبھی کہنا نہ تم سفال

خاکِ مدینہ مٹی نہیں، دُھول بھی نہیں
اِس پر تو گرد ڈال نہ پائے ہیں ماہ و سال

جَاءُ وُکَ کی نویدِ خدا سے کُھلا یہ راز
خاکِ مدینہ زخمِ خطا کا ہے اندمال

چاہو تو خاک چھان کے دیکھو جہان کی
خاکِ مدینہ کی نہیں کوئی کہیں مثال

دل کی نظر سے دیکھو تو دیکھو گے تم کہ ہے
خاکِ مدینہ رُوئے زمیں پر حسین خال

خنجر بدست کفر و تظلّم ہزار ہو
خاکِ مدینہ کیوں نہ بنے گی ہماری ڈھال

دھرتی کے رُخ پہ معصیت کا دھبّا جب لگا
خاکِ مدینہ کو ملا سرنامۂ جمال

طیبہ میں آندھی سے ہُوا میرا معانقہ
خاکِ مدینہ نے سر و رُخ کو کِیا نہال

چوبیس بار دیکھا تو پایا یہی کہ ہے
خاکِ مدینہ وجہِ کرم ہائے ذوالجلال

ناعت کا ذہن اِس سے ہوا دُور بیں کہ ہے
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال"

محمودؔ کے لیے کریں احباب سب دعا
خاکِ مدینہ دے اِسے خوشخبریٔ وصال

راجا رشید محمودؔ

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا